بفیض روحانی
تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحدالدین قدوۃ الکبریٰ
مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی
سامانی نور بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیادگار
اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ شبیہہ غوث الثقلین محبوب ربانی مولانا الحاج
ابواحمد سید علی حسین اشرف اشرفی الجیلانی
المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ
حضور سید العرفاء قطب المشائخ سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
الاشرفی جنتری
۱۴۴۳ھ ۲۰۲۲ء
2022-1443
حسب فرمائش الشاہ
مجاہد اسلام حضرت سید عالمگیر اشرف صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی
کچھوچھہ شریف یو پی
مرتبہ ابو محمد الحاج آل رسول احمد کٹیہاری
شائع کردہ
انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور
برائے ایصال ثواب: مرحوم شیخ محمد عقیق الدین صدیقی اشرفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نذرانہ عقیدت: ریحانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہ وسلم دلبند علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نور دیدۂ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا راحت جان خلیفہ راشد پنجم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سید الشہداء امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ، محبوب ربانی سید اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ، شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ، سیدی مرشدی حضور قطب المشائخ شہزادۂ رسول سید قطب الدین اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین و عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے محبوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر اس **جنتری** کو عوام وخواص میں مقبول فرمائے اور تمام مؤمنین ومؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔ (ابو حامد الحاج آل رسول احمد کٹیہاری بن محمد عقیق الدین مرحوم)

حمد باری تعالیٰ

کلام: قلندر اعظم سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت علامہ الحاج سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

گلستان حقیقت کی ہوا اللہ ہی اللہ ہے
زبان مرغ بسمل کی صدا للہ اللہ ہے

نہ چھوٹے جام و مینا ساقی کوثر کی محفل میں
مزا اللہ ہی اللہ ہے نشہ اللہ ہی اللہ ہے

حیات و موت کی اتنی حقیقت میں نے پائی ہے
فنا اللہ ہی اللہ ہے بقا اللہ ہی اللہ ہے

جو اہل درد ہیں ان کی زباں پر شورحق ھو ہے
جو دل والے ہیں ان کا مدعا اللہ ہی اللہ ہے

شریعت میں جدا ہیں پیر و مرشد اور پیغمبر
طریقت میں جہاں کا پیشوا اللہ ہی اللہ ہے

زبان و دل ہمارا ورد کرتا ہے ہر اک لمحہ
دوا اللہ ہی اللہ ہے دعا اللہ ہی اللہ ہے

ہیں جیلانی مناظر دونوں عالم میں رای الحق کے
جہاں دیکھو وہاں پر رہنما اللہ ہی اللہ ہے

(تحائف اشرفی صفحہ ۸۸)

کلام: حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ

☆☆☆☆

اللہ عطا پاشی اللہ خطا پوشی
کملی میں چھپائے ہیں مجرم کی سیہ گوشی

دربار مدینہ میں منگتا کی بھی خاموشی
اعلان ہے جو آئے آئے پئے سرگوشی

اس یاد کے میں صدقے جس یاد نے بخشی ہے
مجھ کومری خود اپنی ہستی سے فراموشی

مرتے ہیں ان آنکھوں پر جیتے ہیں ان آنکھوں سے
دیکھے کوئی مستوں کی بیہوشی میں با ہوشی

ان مست نگاہوں نے وہ چیز پلائی ہے
جو تقوی کا تقوی ہے مینوشی کی مینوشی

تم شمع سے بھی سیکھو پر وانوں سے بھی سیکھو
خاموشی میں گویائی گویائی میں خاموشی

محبوب کی فرقت کے یہ غم کی نشانی ہے
بے وجہہ نہیں سید کعبہ کی سیہ پوشی

(فرش تا عرش صفحہ ۱۹۹)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

کلام: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ

منتخب اشعار

ذرا چہرے سے پردہ کو اٹھاؤ رسول اللہ ﷺ
مجھے دیدار اب اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ ﷺ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ ﷺ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا، سناؤ یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بھی یاد رکھیو، ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہ گاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ ﷺ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ ﷺ

جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو، ڈباو یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ ﷺ

(کلیات امدادیہ/البراہین النافعہ صفحہ ۲۹)

نعت شریف صلی اللہ علیہ وسلم

مخدوم المشائخ صوفی سید شاہ گل اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

منتخب اشعار

فلاح دین اور ایمان آقا
مرا دل اور میری جان آقا

نبی کا مرتبہ بس یوں سمجھ لو
خدا کے گھر ہوئے مہمان آقا

تو ہی تو رحمۃ اللعالمیں ہے
نہیں کس پر ترا احسان آقا

تیرے دولتکدہ پہ سب گداہیں
فرشتے ہوں کہ ہوں انسان آقا

خدائے پاک کا تو ہے پیمبر
ترا سچا ہے سب فرمان آقا

غم عالم غم امت غم دل
انوکھا ہے ترا سامان آقا

مری کشتی کنارے سے لگادے
بہا لے جائے نہ طوفان آقا

کرے گلؔ اشرفی بھی تیری مدحت
بڑا اچھا ہو یہ عنوان آقا

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اور شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے فارسی ترجمہ قرآن کا تقابلی مطالعہ

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی نہایت جلیل القدر اولیاء کرام میں سے ہیں جنھوں نے کثیر تصانیف فرمائیں۔ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا خود ارشاد ہے کہ اس فقیر نے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ النورانی کی تصانیف سے پانچ سو کتابیں دیکھی ہیں، دو سو پچاس کتابوں کا دیباچہ اور خطبہ مجھ کو یاد ہے۔ نیز مکتوبات اشرفی میں حضرت نورالعین علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ اس فقیر کو سند علم قرأت پانچ پشتوں تک اپنے آباء واجداد سے علی الاتصال پہنچی ہے۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ میرے زمانہ سلطنت میں میرے خاندان سادات نوربخشیہ سے ستر حافظ قرآن و قاری فرقان ایک زمانے میں موجود تھے۔ کیا شان ہے حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ النورانی کی کہ پانچ پشتوں میں سلطان بن سلطان، سید بن سید، ولی بن ولی، حافظ بن حافظ، قاری بن قاری اور عالم بن عالم برابر نسلا بعد نسل حضرت تک ہوتے چلے آئے۔ (بحوالہ: صحائف اشرفی / اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ جلد ا صفحہ ۱۱۸-۱۱۹ مطبوعہ ادارہ فیضان اشرف ممبئی۔ ۱۹۸۴ء) یہ فضیلت خاص حضرت ہی کے خاندان کو اللہ تعالی نے عطاء فرمائی تھی۔

قرآن شریف کا فارسی ترجمہ: حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کی اہم تصانیف میں قرآن شریف کا فارسی ترجمہ بھی ہے۔ جس کے قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی مختار اشرف لائبریری میں موجود ہے۔ یہ نسخہ بانی جامع اشرف حضرت شیخ اعظم علیہ الرحمہ کے ذریعہ ۱۳ر رمضان المبارک ۱۴۰۲ہجری بمطابق ۵ر جولائی ۱۹۸۲عیسوی بروز دوشنبہ حاصل ہوا۔ جس پر پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کی مشہور شخصیت شیخ ہاشم رضا اور علامہ ڈاکٹر سید مظاہر اشرف کی تصدیق ہے۔ اس کا اصلی نسخہ کراچی (پاکستان) میں ڈاکٹر علامہ سید مظاہر اشرف علیہ الرحمہ کی خانقاہ میں ہے جس کی زیارت سلسلہ اشرفیہ کے مشائخ نے کی ہے۔ پھر حضرت شیخ اعظم علیہ الرحمہ کی کوششوں سے اس کی طباعت کا کام مخدوم اشرف اکیڈمی کراچی نے صفر ۱۴۲۶ھ / مارچ ۲۰۰۸ء میں انجام دیا۔ جو **اشرف البیان مع اظہار العرفان** کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے جس میں قرآن شریف کے ساتھ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ کا فارسی ترجمہ ہے پھر اس کا ترجمہ و تفسیر اردو میں ہے جس کو مولانا سید ممتاز اشرفی استاذ دارالعلوم اشرفیہ رضویہ کراچی نے کیا ہے۔ بہر کیف حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ کے تصانیف میں قرآن کریم کا فارسی ترجمہ بھی ہے جس کا ذکر سمنان کی ایک خاتون ریسرچ اسکالر نیرہ ابیات نے بھی انگریزی زبان میں اپنے تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی میں ان کی تصانیف بیان کرنے کے بعد اس طرح کیا ہے:

There is holy Quran translated by Syed Ashraf Jahangir Simnani (Ref: Mir Syed Ashraf Jahangir Simnani/The Thought and Simnani Page No: ١٤٧) Note: Thesis submitted for Doctor of Philosophy in Hamdard University New Delhi.

یعنی حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی نے قرآن کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ مذکورہ مقالہ انگریزی زبان میں ہے جس کو ہمدرد یونیورسیٹی نئی دلی کے شعبہ اسلامیات میں پی ایچ ڈی کے کئے داخل کیا گیا ہے اور اس مقالہ پر ایرانی خاتون نیرہ ابیات کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔ جب کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ماہرین کے ذریعہ مقالہ کے ہر جزء کی تحقیق و جرح و بحث کے بعد سند دی جاتی ہے۔ مذکورہ خاتون نے مقالہ کی ایک کاپی مختار اشرف لائبریری میں بھی پیش کی ہے۔ الغرض حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی نے ان تصانیف کے ذریعہ نہایت عظیم دینی خدمات انجام دئے ہیں جن سے رہتی دنیا تک علماء مستفید ہوتے رہیں گے۔ ان کا وصال ۲۸ر محرم الحرام ۸۰۸ھ بمطابق ۱۴۰۵ء کو ہوا۔

اب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے حالات ملاحظہ کریں: شاہ ولی اللہ دہلوی کی ولادت ۴ر شوال ۱۱۱۴ھ بمطابق ۲۱ر فروری ۱۷۰۳ء بروز چہارشنبہ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں ہوئی۔ ان کا نسب والد کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک اور والدہ کی طرف سے حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے تعلیم حاصل کی، ۱۴ر سال کی عمر میں شادی

ہوئی۔۱۵؍سال کی عمر میں اپنے والد سے بیعت ہوئے اور خلافت بھی ملی۔والد کی رحلت کے بعد ان کی جگہ درس وتدریس اور وعظ وارشاد میں مشغول ہوگئے۔اور ۱۲؍سال تک درس دیتے رہے۔اس کے بعد ۱۱۴۳ھ میں حج بیت اللہ سے سرفراز ہوئے اور ۱۱۴۴ھ میں مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔اس کے بعد مدینہ منورہ گئے اور وہاں کے مشائخ سے علم حدیث وسند حدیث حاصل کئے۔۱۱۴۴ھ میں بھی حج کئے۔۱۴؍رجب ۱۱۴۵ھ بمطابق ۹؍جولائی ۱۷۳۲ء کو دہلی واپس آئے۔

تصانیف: مصنف کی حیثیت سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا درجہ بہت بلند ہے۔ان کا شمار جلیل القدر مصنفین میں ہوتا ہے۔علوم دینیہ میں ان کی تصانیف نوے کے قریب ہیں۔جو تفسیر، حدیث، اصول، فقہ اور کلام سے متعلق ہیں۔جن میں سے اہم ہیں: فتح الرحمن، الفوز الکبیر، فتح الخبیر، مصفی، مسوی، حجۃ اللہ البالغہ، البدور البازغہ، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین وغیرہ۔(فقہائے ہند/محمد اسحاق بھٹی۔جلد ۵ حصہ دوم ص۳۱۶-۳۳۱۔ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔۱۹۸۱ء)

فارسی ترجمہ قرآن: شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی سب سے نمایاں اور رفیع المرتبت خدمت قرآن شریف کا فارسی ترجمہ ہے۔وہ اس برصغیر کے پہلے عالم ہیں جنہوں نے فارسی ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی اور شروع سے آخر تک پورے قرآن پاک کا ترجمہ کر ڈالا۔جس کی تکمیل رمضان المبارک ۱۱۵۱ ہجری بمطابق ۱۷۳۸ء میں ہوئی۔ان کا وصال ۲۹؍محرم ۱۱۷۶ھ بمطابق ۱۷۶۲ء ہوا، نئی دلی میں مدفون ہیں۔(فقہائے ہند۔محمد اسحاق بھٹی۔جلد ۵ حصہ دوم ص۳۴۱-۳۴۳۔ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔۱۹۸۱ء)

دونوں ترجموں میں فرق: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مخدوم اشرف علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ ہی کا ہے،۔لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی نے ۷۷۲ ہجری میں اس کو تحریر فرمایا ہے، جبکہ شاہ صاحب نے ۱۱۵۱ ہجری میں لکھا ہے۔اور دونوں ترجموں کے درمیان فرق بھی ہے۔نمونہ کے طور پر چند آیتوں کا دونوں ترجمہ پیش ہے:

الحمدللہ رب العالمین۔(القرآن/الفاتحہ آیت ۱)

حضرت سید مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا ترجمہ: ثنائی وستائش خدائے راست پروردگار عالمہا بخشائندہ مہربان۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا ترجمہ: ستائش خدا راست پروردگار عالم بخشائندہ مہربان۔

ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر (القرآن/القمر آیت ۱۸)

حضرت سید مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا ترجمہ: وہر آئینہ آسان کردیم قرآن را برائے یاد کردن پس آیا ہست پند گیرندہ۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا ترجمہ: وہر آئینہ آسان کردیم قرآن را تا پند گیرند پس ایا ہیچ پند پذیرندہ است۔

فبای آلاء ربکما تکذبان (القرآن/الرحمن آیت ۱۳)

حضرت سید مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا ترجمہ: پس بکدام از نعمتہائے پروردگار خود تکذیب می کنید۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا ترجمہ: پس کدام یک را از نعمتہائے پروردگار خویش دروغ می شمرید۔

قل اعوذ برب الناس ملک الناس (القرآن/الناس آیت ۱)

حضرت سید مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا ترجمہ: بگو پناہ گیرم پروردگار مردماں پادشاہ مردماں۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا ترجمہ: بگو پناہ میگیرم بہ پروردگار مردماں بادشاہ مردمان۔ اس طرح دونوں ترجمہ سے واضح ہے کہ حضور مخدوم اشرف قدس سرہ النورانی کا ترجمہ الگ ہے اور شاہ صاحب کا الگ۔ مختار اشرف لائبریری میں موجود فارسی ترجمہ قرآن حضرت مخدوم اشرف ہی کا ترجمہ

ہونے پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ لطائف اشرفی میں موجود آیات قرآنی کا ترجمہ بعینہ وہی ہے جیسا ترجمہ قرآن مخدوم اشرف میں ہے، نمونہ کے طور پر چند آیات پیش ہیں:

ان ابراھیم لاواہ حلیم (القرآن/التوبۃ آیت ۱۱۴)

لطائف اشرفی میں مذکور ترجمہ: ہر آئینہ ابراہیم دردمند بردبار بود (لطائف اشرفی / اول لطیفہ ۹ ص ۲۸۶)

فارسی ترجمہ قرآن مخدوم اشرف: ہر آئینہ ابراہیم دردمند بردبار بود (فارسی ترجمہ قرآن مخدوم اشرف ص ۴۶۳)

ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لا یحب المعتدین (القرآن/الاعراف آیت ۵۵)

بپرستید پروردگار خود رازاری کناں و پوشیدہ از مردماں ہر آئینہ او دوست ندارد از حد گذرندگاں را۔ (لطائف اشرفی / اول لطیفہ ۹ ص ۲۸۶)

بپرستید پروردگار خود رازاری کناں و پوشیدہ از مردماں ہر آئینہ او دوست ندارد از حد گذرندگاں را۔ (فارسی ترجمہ قرآن مخدوم اشرف ص ۳۵۵)

یا ایھا اللذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللّٰہ کثیرا (القرآن/الانفال آیت ۴۵)

اے مسلماناں چوں روبرو شوید با گروہے پس ثابت باشید و یاد کنید خدا را بسیار (لطائف اشرفی جلد اول لطیفہ ۹ ص ۲۸۷ مکتبہ سمنانی فردوس کالونی کراچی)

اے مسلماناں چوں روبرو شوید با گروہی پس ثابت باشید و یاد کنید خدا را بسیار (فارسی ترجمہ قرآن مخدوم اشرف ص ۴۱۲، مطبوعہ مخدوم اشرف اکیڈمی کراچی)

اس سے واضح ہو گیا کہ مختار اشرف لائبریری میں موجود ترجمہ قرآن حضرت مخدوم اشرف ہی کا ہے۔ اس پر کچھ لوگ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مخدوم اشرف کا ترجمہ قرآن ۷۲۷ ہجری کا ہے، لیکن اس میں جو تحریر ہے وہ خط نستعلیق ہے تو اس وقت یہ خط موجود نہیں تھا لہٰذا یہ تحریر مخدوم اشرف کی نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت خط نستعلیق وجود میں آچکا تھا، جیسا کہ اطلس خط (خط انسائیکلوپیڈیا) میں ہے:

در تعلیق چند نمونہ از خطوطی کہ در سالہائے ۶۰۲، ۶۱۰، ۶۱۱ ہجری نوشتہ شدہ بود آرائے و اشارہ شد کہ بعض آں خطوط و امثال آنہاں کہ در نوشتہ ہا و کتابہاء آں زماں موجود است ہمہ مبشر و الہام دہندہ خط نستعلیق بودہ اند۔ زیرا در آنہا علائم پیدائش و حرکات حروف نستعلیق آشکار است (اطلس خط / حبیب اللہ فضائل، صفحہ ۴۴۴، مؤسسہ انتشارات مشعل اصفہان ۱۳۶۲ء) **ترجمہ:** تعلیق میں خطوط کے چند نمونے جو ۶۰۲، ۶۱۰، اور ۶۱۱ ہجری میں لکھے گئے تھے اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ کی کتابوں کے کچھ خطوط خط نستعلیق ہے اس لئے کہ اس میں نستعلیق کی علامتیں ظاہر ہیں۔

لہٰذا ان شواہد کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختار اشرف لائبریری میں موجود فارسی ترجمہ قرآن شریف حضرت مخدوم اشرف ہی کا ہے۔ اور یہ اعزاز مختار اشرف لائبریری کو حاصل ہے کہ سب سے پہلے حضرت مخدوم اشرف کے فارسی ترجمہ قرآن کو ہندو بیرون ہند میں متعارف کرایا اور اس کے بانی حضرت شیخ اعظم علیہ الرحمہ نے اپنی انتھک کوششوں سے کراچی (پاکستان) سے شائع کرا کر منظر عام پر لایا۔ جو یقیناً شیخ اعظم کا ایک بے مثال دینی وملی کارنامہ ہے۔ اسی فارسی ترجمہ قرآن کو دیکھ کر حضرت ڈاکٹر سید طلحہ رضوی برق سجادہ نشین داناپور، وسابق صدر شعبہ اردو فارسی ویر کنور سنگھ یونیورسیٹی آرہ (بہار) نے کہا تھا کہ اب تک میں یہی سمجھ رہا تھا اور ہر جگہ یہی بیان کرتا تھا کہ ہندوستان میں فارسی ترجمہ قرآن صرف دو ہیں: ایک شاہ ولی اللہ صاحب کا اور دوسرا حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا، لیکن اب یہ کہنا ہوگا کہ ہندوستان میں تین فارسی ترجمہ قرآن ہیں۔

نوٹ: موصوف حفظہ اللہ نے ۲۰۰۳ عیسوی میں جامع اشرف (کچھوچھہ شریف) کے سلور جوبلی کے موقع پر مقالہ نگار کے سامنے مختار اشرف لائبریری میں بیان دیا تھا۔

اس طرح شیخ اعظم علیہ الرحمہ نے غوث العالم حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ کے اس علمی خزانہ کو شائع کر کے ایک تاریخ ساز علمی انقلاب پیدا کیا ہے۔ مولی تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت و انوار کی بارش برسائے اور ان کے جانشین حضرت قائد ملت قبلہ (حفظہ اللہ) کے دینی وملی عظیم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔ (**بشکریہ:** مولانا قمر الدین اشرفی حفظہ اللہ استاذ جامع اشرف کچھوچھہ شریف)

حضرت سیدنا خواجہ عبدالحفیظ لطیفی کٹیہاری علیہ الرحمہ

قدوۃ العلماء حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین برہانی لطیفی کٹیہاری علیہ الرحمہ کا مزار مقدس مردم خیز خطہ رحمن پور (تکیہ شریف) بارسوئی، کٹیہار بہار میں واقع ہے۔ **ولادت باسعادت:** ۱۲۴۵ ہجری ضلع پورنیہ کے چشتی نگر، کنہریا میں ہوئی۔ آپ علیہ الرحمہ کے والد ماجد شیخ حسین علی نوراللہ مرقدہ ایک دیندار و رئیس اور بہت اثر ورسوخ کے حامل و معزز انسان تھے۔ آپ نے جب ہوش سنبھالا تو والد ماجد کا انتقال ہو چکا تھا اب اکیلی ایک ماں تھی جس کے کاندھے پر آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بوجھ پڑا۔ **تعلیم و تربیت:** آپ علیہ الرحمہ جب سن شعور کو پہونچے تو گھریلو مکتب میں تعلیم و درس کا آغاز کیا۔ **شادی اور اولاد:** تحصیل علوم سے فراغت کے بعد پٹنہ سیٹی متصل بہ تکیہ عشق میں مقیم تھے۔ اسی دوران وہاں کے کسی قریبی شخص کے ذریعے مگڑاواں بہار شریف میں جناب سید عبدالکریم صاحب مرحوم کی لڑکی سے آپ کی رسم شادی خانہ آبادی طے ہوئی۔ جناب سید صاحب ایک دیندار اور پاکیزہ اوصاف و خصائل کے مالک، لیکن مالی لحاظ سے کمزور انسان تھے۔ مگر چونکہ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ کو انتخاب میں دین پرور مذہب پسند خاندان مطلوب تھا۔ سو وہ سادات گھرانے کی صورت میں موجود تھا۔ اس لئے بصد رضا و رغبت اس رشتے کو قبول فرمایا۔ اور پھر بہر نوع اس کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں تادم آخر اسوۂ رسول کی پیروی کی، آپ کی چھ اولادیں ہوئیں ۔ تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں، صاحبزادوں کے نام حسب ترتیب یوں ہیں۔ (۱) حضرت مولانا امام مظفر حسین (۲) حضرت مولانا مخدوم شرف الہدیٰ (۳) حضرت مولانا خواجہ وحید اصغر علیہم الرحمہ والرضوان۔ **بیعت و خلافت اور مرشد:** بیعت و خلافت کی سعادت سے دوران تدریس ہی میں آپ منسلک ہوئے۔ پٹنہ سیٹی میں دریائے گنگا کے ساحل پر پُر سکون محلہ "متن گھاٹ" آباد ہے۔ یہاں اڑھائی صدی قبل ایک مرد درویش و صاحب دل صوفی اور ممتاز ترین اہل دیوان شاعر حضرت سیدنا مولانا شاہ رکن الدین عشق علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۰۳ ہجری) نے ایک خانقاہ بنام "خانقاہ عشق" کی بنیاد رکھی، اور سجادہ فقر و تصوف بچھا کر باطنی امراض کا مداوا شروع فرمایا۔ ان کے بعدِ وصال ان ہی کی نسل اور حسب نسب کے لائق و فائق افراد و رجال اس مبارک سلسلے کو آگے بڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا شاہ خواجہ لطیف علی علیہ الرحمہ کا مقدس زمانہ آیا۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ ان ہی بلند پایا بزرگ سے وابستہ ہوئے۔ اور ان کی صحبت میں بارہ سال رہ کر منازل سلوک و جادۂ طریقت سے آشنائی حاصل کی۔

ہم درس مشائخ و اساتذہ کرام: اپنے دیار میں ابتدائی فارسی و عربی درجات کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے فرنگی محل لکھنؤ کا رخ کیا۔ فرنگی محل کی درسگاہ ان دنوں معیار و شہرت کے لحاظ سے ہفت افلاک کو چھو رہی تھی۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ وہاں پہونچے تو بحر الاسرار حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری ثم غازی پوری، حضرت مولانا سید شاہ شہود الحق بہاری، حضرت مولانا فاروق چڑیا کوٹی علیہم الرحمہ جیسے نہایت ذہین و ذی استعداد اور شریف و مخلص ہمدرس ملے۔ آپ نے فرنگی محل (لکھنؤ) کے اساتذہ کے پاس ایک عرصہ دراز تک زانوئے ادب طے کیا۔ بعدہ تکمیل تعلیم کے لئے دہلی کا سفر فرمایا اور یہاں حضرت مولانا شاہ مخصوص اللہ و حضرت مولانا شاہ موسیٰ علیہما الرحمہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور دستار و سند سے سرفراز ہوئے۔ **دینی خدمات و تصنیفات:** مدرسہ شاہجہاں پور یوپی، مدرسہ مگواں بھاگلپور، مدرسہ و خانقاہ کبیریہ سہسرام، مدرسہ اساقتِ رحمت محمدیہ اسٹیٹ پورنیہ میں برسہا برس تعلیم دی اور سینکڑوں و ہزاروں طالبان علوم نبویہ کے قلب و جگر کو دولت علم و معرفت سے مالا مال فرمایا۔ مدرسہ و خانقاہ کبیریہ سہسرام آپ کی تدریسی زندگی کے اہم پڑاؤ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں آپ نے کم و بیش بارہ سال تک بطور صدرالمدرسین و مہتمم قیام فرمایا۔ اور اپنے علمی و قلمی، اخلاقی و باطنی محاسن و اوصاف کے لازوال اثرات و نقوش ثبت کئے۔ درس و تدریس کے علاوہ یہاں آپ نے کار افتاء و تصنیفات و تالیفات نیز تبلیغ و ارشاد کا بیش بہا کارنامہ بھی انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہیں آپ کی علمی شخصیت نے

اپنے حیرت انگیز کمالات وحسنِ استعداد کے جلوئے دکھائے۔ یہاں آپ کی درسگاہ فیض بخش میں جس نے بھی خوشہ چینی کی، وہ بڑے صاحب فضل وکمال بن کر نکلے اور دین ودنیا میں عظیم مراتب پر فائز ہوئے۔ ان حضرات کی لمبی فہرست ہے صرف دونامور وبلند اقبال ہستیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک ہیں جامع معقول ومنقول حضرت مولانا محمد عثمان شاہ آبادی سابق مدرس اول مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ، جو اپنی تصنیفات وتالیفات اور تدریسی تجربہ کے سبب عرب وعجم میں متعارف ہوئے۔ اور علمی وفکری دنیا میں بہت نام کمایا۔ مولانا موصوف منطق وفلسفہ میں قابل رشک عبور رکھتے تھے ان فنون میں آپ نے ایک درجن سے زائد کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ اہلِ حجاز کے اصرار پر جب آپ مدرسہ صولتیہ میں وارد ہوئے تو وہاں جی کھول کر تصنیفی کام کیا۔ ایک قلیل مدت میں "حمد اللہ"، "صدرا"، اور ان جیسی دیگر کئی اونچی اونچی کتابوں کی شرح وحاشیہ اپنے قلم خشک خرام سے رقم فرمائی۔ دوسرے ہیں فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا فرخند علی فرحت سہسرام (والدماجد مولانا کامل سہسرامی) بانی دارالعلوم خیریہ نظامیہ سہسرام، جو فقہ وافتاء اور تفسیر وحدیث میں بے نظیر بصیرت کے حامل تھے۔ شمال مشرقی ہند کے معاصر ارباب فقہ وافتاء آپ کو قدر ووقار کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور بروقت ضرورت آپ سے استفادہ ومراجعت بھی کیا کرتے تھے۔ مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام کی درسگاہ سے آپ نے کثیر نابغہ روزگار علماء، فضلاء پیدا کئے ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ نے تصنیفات وتالیفات کا مشغلہ بھی یہاں خوب زور شور سے جاری رکھا۔ فارسی وعربی شعروادب پر ایک ضخیم دیوان "**دیوان لطیفی**" تصوف کے اسرار ورموز پر مشتمل "**لطائف حفظ السالکین**" درس نظامیہ کی معروف نصابی کتاب "**میزان منطق**" کی نہایت عمدہ محققانہ اور مبسوط شرح "**فوائد نوریہ**" وغیرہ زیور تحریر سے آراستہ ہوئی۔

بعض مشہور رفقاء: "تحریک جدوہ در ردتحریک ندوۃ" کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، تاج الفحول حضرت علامہ عبد القادر بدایونی، اور حافظ بخاری حضرت علامہ عبد الصمد سہسوانی علیہم الرحمہ کے ساتھ آپ کی قربت اور ہم مجلسی کا ثبوت ملتا ہے واقعہ یہ ہے کہ جب تحریک ندوۃ کی شرانگیزی وفتنہ سامانی حد سے فزوں ہوئی تو ان مذکورۃ الصدر حضرات نے اس کے بالمقابل تحریک جدوہ کی داغ بیل ڈالی اور اس کے پلیٹ فارم سے اصلاح امت اور دین کا کام شروع فرمایا۔ اس مہم کی بھرپور کامیابی کے لئے چونکہ ہم فکر وخیال افراد ورجال کی ضرورت تھی اس لئے ان بزرگوں نے ملک بھر کے طول وعرض سے اکابر واصاغر علماء ومشائخ اہلسنت کو اس تحریک سے جوڑنا چاہا۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ اسی موقع پر ان حضرات سے قریب ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ ان بزرگوں کے درمیان باہمی وابستگی استوار ہوئی۔

آخری بات: حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برھانی علیہ الرحمہ اہلسنت وجماعت پر نہ صرف گامزن بلکہ اس کے بہادر سپاہی اور سرفروش مردمجاہد تھے۔ چودھویں صدی ہجری میں شیخ المشائخ محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی، مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی، بحر الاسرار حضرت شاہ عبد العلیم آسی غازی پوری، شیخ الاسلام حیدر آبادی وغیرہم کی ذوات قدسیہ سے عالمی سطح پر اہلسنت وجماعت کی پہچان بنی۔ حضرت لطیفی علیہ الرحمہ اسی نورانی قطار کے ایک فرد اور اسی زریں سلسلے کی ایک اٹوٹ کڑی ہیں۔ اس مشرقی بہار دیار پر بہار میں آپ ہی کی ہستی باکمال اہلسنت وجماعت کی علامت وشناخت سمجھی گئی ہے۔ اور گم گشتگان منزل نے آپ ہی کے نقش قدم پر چل کر نشان مقصود کو پالیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی بطفیل احمد مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی علیہ الرحمہ کے فیضان سے ہم سب کو مالامال فرمائے۔ **نوٹ:** الاشرفی جنتری ۲۰۲۲ عیسوی میں "مختصر حیات حفیظی علیہ الرحمہ" شامل کرنے کے لئے مجھ فقیر کو حضرت مولانا ابومحامد الحاج آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری حفظہ اللہ نے لکھنے کے لئے میرے پاس فون کیا اور حکم دیا مگر میرے پاس کوئی کتاب یا مضمون نہیں تھا تو میں نے صاحبزادہ والاتبار حضرت مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی لطیفی حفظہ اللہ کو فون کیا اور مقصد کا اظہار کیا تو آپ نے بخوشی بذریعے واٹش ایپ کچھ تحریرات ارسال فرمائیں جس سے مضمون تیار ہوگیا۔ خواجہ صاحب قبلہ کا بہت بہت شکریہ (ابو ضیاء غلام رسول سعدی اشرفی رضوی کٹیہاری خلیفہ حضور شیخ الاسلام / بلگام کرناٹک)

الاشرفی جنتری	جنوری 2022	جمادی الاولی 1443	پوس فصلی 1428	پوس بنگلہ 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	1	۲۷	14	16	عرس حضرت مولانا غلام ربانی فائق علیہ الرحمہ
اتوار	2	۲۸	15	17	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
پیر	3	۲۹	16	18	عرس حفیظ الدین لطیفی رحمانپور تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہما الرحمہ
منگل	4	۳۰	17	19	جمادی الآخر کا چاند دیکھئے
بدھ	5	یکم جمادی الآخرۃ	18	20	عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور (مرید و خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
جمعرات	6	۰۲	19	21	وصال حضرت سید معین الدین اشرف جیلانی کچھوچھہ شریف / غوث بنگالہ علیہما الرحمہ
جمعہ	7	۰۳	20	22	عرس محمد عبد الحکیم جوش صدیقی میرٹھی اشرفی / سید شاہ فقیر باشاہ قادری سہروری علیہما الرحمہ
سنیچر	8	۰۴	21	23	عرس حضرت عبد الباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی لکھنؤ
اتوار	9	۰۵	22	24	عرس مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ / عرس نعیم الدین بلگرامی علیہ الرحمہ
پیر	10	۰۶	23	25	عرس سید نیاز بے نیاز علیہ الرحمہ بریلی / حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ بستی
منگل	11	۰۷	24	26	عرس حضرت مخدوم ماہمی (ماہم شریف ممبئی) / حضرت سید شاہ مرشد پیر سہروری علیہما الرحمہ
بدھ	12	۰۸	25	27	اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں فقیہ و علم شریعت کا (ماہر) بنا دیتا ہے۔
جمعرات	13	۰۹	26	28	عرس حضرت شمس الدین ترک علیہ الرحمہ (پانی پت)
جمعہ	14	۱۰	27	29	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہروری علیہ الرحمہ
سنیچر	15	۱۱	28	یکم ماگھ	عرس مولانا جلال الدین رومی سہروردی / صوفی الشاہ اعظم آفاق صابری علیہما الرحمہ (جالے دربھنگہ)
اتوار	16	۱۲	29	2	عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
پیر	17	۱۳	30	3	قبر پر گل و سبزہ رکھیں یہ جب تک تر و تازہ رہتے ہیں تسبیح کرتے رہتے ہیں (مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)
منگل	18	۱۴	یکم ماگھ	4	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
بدھ	19	۱۵	2	5	عرس حضرت مخدوم عبد الحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
جمعرات	20	۱۶	3	6	عرس حضرت عبد الصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حاجی علی بخاری ممبئی / سید شاہ عالم احمد آباد
جمعہ	21	۱۷	4	7	حضرت عبد القہار ضیاء الدین سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	22	۱۸	5	8	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
اتوار	23	۱۹	6	9	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
پیر	24	۲۰	7	10	عرس شاہ حبیب اللہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
منگل	25	۲۱	8	11	عرس سید احمد کبیر المعروف دادا حیات قلندر علیہ الرحمہ
بدھ	26	۲۲	9	12	یوم جمہوریہ / وصال خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
جمعرات	27	۲۳	10	13	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
جمعہ	28	۲۴	11	14	عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
سنیچر	29	۲۵	12	15	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا بہار
اتوار	30	۲۶	13	16	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی کچھوچھہ شریف
پیر	31	۲۷	14	17	عرس ابن سعید بن مجدد الف ثانی / حضرت شاہ گوہر ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ علیہما الرحمہ

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ

ملک العلماء، قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ، غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی [متوفی: ۸۰۸ ہجری] کے ایک جلیل القدر خلیفہ ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ ہمہ جہت فضل و کمال کے حامل اور شریعت وطریقت کے جامع تھے، مختلف علوم وفنون میں امامت وعبقریت کا درجہ حاصل تھا، اور اپنے دور کے ممتاز علمائے کرام کے میر کارواں اور مشہور ومعروف مصنفین میں سر فہرست تھے۔

ملک العلماء کا نام ونسب: آپ علیہ الرحمہ کا نام: احمد، لقب: شہاب الدین اور ملک العلماء ہے۔ آپ کے والد کا نام: عمر، کنیت: ابو القاسم اور لقب: شمس الدین ہے۔ والد کے لقب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے دور کے مشاہیر ارباب فضل وکمال میں سے تھے۔ **آبائی وطن:** آپ علیہ الرحمہ کے آباواجداد زابل / زابُلستان" کے ایک مشہور ومعروف شہر غزنہ / غزنین" میں رہتے تھے۔ (تاریخ فرشتہ / ملا محمد قاسم ہندو شاہ / جلد دوم / صفحہ ۳۰۶) اور ان کی ولادت چونکہ ملک ہندستان میں ہوئی ہے؛ اس لیے انہیں "ہندی" کہا جاتا ہے اور ان کی خاص جائے ولادت" دولت آباد کی طرف نسبت کرتے ہوئے انھیں دولت آبادی" کہا اور لکھا جاتا ہے، اور یہی نسبت زیادہ مشہور ہے۔ **ولادت اور تعلیم وتربیت:** قاضی شہاب الدین دولت آبادی ۷۶۱ ہجری میں" دولت آباد، دہلی" میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کی نشو ونما ہوئی۔ [تذکرہ علماء مع حواشی تعلیقات صفحہ ۲۹]

ملک العلماء کی علمی شان وشوکت: قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ کی علمی شان وشوکت کا اندازہ ان الفاظ وکلمات سے لگایا جا سکتا ہے جو ان کے معاصر علما ومشائخ، مؤرخین وسوانح نگار، بالخصوص ان کے استاد گرامی حضرت علامہ قاضی عبد المقتدر دہلوی اور ان کے پیرو مرشد غوث العالم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہم الرحمہ کی زبان سے نکلے اور تاریخ کے صفحات پر نقش ہو گئے۔

علامہ عبد المقتدر دہلوی علیہ الرحمہ کے کلمات: حضرت علامہ قاضی عبد المقتدر دہلوی علیہ الرحمہ اپنے اس شاگرد رشید کے بارے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے "میرے پاس ایک ایسا طالب علم آتا ہے جس کا گوشت، پوست اور ہڈی علم ہی علم ہے اس طالب علم سے ان کی مراد قاضی شہاب الدین ہوتے تھے۔ (اخبار الاخیار فی سر الاسرار صفحہ ۱۴۸) **پیرومرشد سید اشرف جہانگیر سمنانی کے کلمات:** قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے شیخ طریقت، غوث العالم، مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی اپنے اس نامور خلیفہ کے فضل وکمال کا اظہار ان گراں قدر کلمات سے کرتے ہیں: ترجمہ فارسی "ہم نے ہندستان میں قاضی شہاب الدین جیسی فضیلت وبزرگی کسی دوسرے شخص میں کم ہی دیکھی ہے"۔ (لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:۲ ص ۱۰۵) مزید آپ قدس سرہ النورانی اپنے ایک مکتوب میں قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ کو اس طرح یاد کرتے ہیں:" برادر اعزوارشد، جامع العلوم، قاضی شہاب الدین نورالله تعالی قلبہ بأنوار الیقین [اخبار الاختیار فی اسرار الابرار ص:۱۶۲، مطبع مجتبائی، دہلی)

برادر روحانی حضرت نظام الدین غریب یمنی علیہ الرحمہ کے کلمات: قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ کے برادر روحانی شیخ نظام الدین غریب یمنی علیہ الرحمہ نے "لطائف اشرفی" کے صفحات پر ان الفاظ میں ان کا ذکر جمیل کیا ہے:" آپ دور کے امام اور علاقے کے میر کارواں قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ جو اجلہ علمائے کرام کے مقتدی اور اصول وفروع کے ماہرین کے پیشوا ہیں، وہ پناہ ولایت اور سرمایہ ہدایت حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ شیخ موصوف اس کتاب میں چند سطروں کے بعد اس امام روزگار اور ہمام دیار کا بیان درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں: ترجمہ فارسی "وہ (قاضی شہاب الدین) ولایت مآب (سید اشرف جہانگیر سمنانی) کے جلیل القدر خلیفہ اور بہترین ہمنشیں اصحاب میں سے ہیں، وہ علوم ظاہری وباطنی کے جامع، معاملات یقینی کے حامل، واردات دینی سے بہرہ ور اور شریعت

کے مسائل سے خوب آگاہ اور ان پر عامل ہیں، انھوں نے ریاضات شدیدہ اور مشاہدات جدیدہ میں اس قدر جدوجہد کی کہ بہتر اجازت وخلافت سے شادکام ہوئے"۔(لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:ا،ص:۲۱۰) **خواجہ تاش شیخ واحدی علیہ الرحمہ کے کلمات:** ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے ایک خواجہ تاش اور غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ شیخ واحدی نے ان کے علم وفضل کی وسعت کا ذکر ایک قطعہ میں اس طرح کیا ہے: فارسی ترجمہ "تیرے علم کی فوج، تیغ زبان کے ذریعہ عجم سے عرب تک کے تمام شہروں کو فتح کر چکی ہے، جب تو نے عراق کی عربیت کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے تو فارسی کو واحدی کے لیے چھوڑ دو۔(لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:۲،ص:۱۰۲)

ملک العلماء کے معروف ومشہور اساتذہ: آپ علیہ الرحمہ کے اساتذہ کرام میں صرف دو نام کتابوں میں ملتے ہیں: (ا) قاضی عبد المقتدر بن رکن الدین شریحی کندی علیہ الرحمہ۔(۲) مولانا خواجگی بن مدینی دہلوی علیہ الرحمہ۔ قاضی صاحب کی شخصیت سازی میں ان دونوں اساتذہ کی توجہ نے بڑا کام کیا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان ہی اساتذہ کرام کی نگاہ کیمیا اثر نے قاضی صاحب کے اندر ملک العلماء بننے کی استعداد بخشی۔ **تدریس کا آغاز:** قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ جب مروجہ علوم وفنون کی تحصیل وتکمیل سے فارغ ہوئے تو دہلی ہی میں تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ **کالپی کی طرف روانگی:** مولوی رحمان علی اپنی کتاب "تذکرہ علمائے ہند" میں تحریر کرتے ہیں: ترجمہ فارسی "جس وقت امیر تیمور کی فوج نے دہلی کا رخ کیا تو اس کے دہلی پہنچنے سے پہلے ہی قاضی شہاب الدین اپنے استاذ مولانا خواجگی کے ساتھ دہلی سے کالپی کی طرف چل پڑے۔ مولانا خواجگی نے "کالپی" میں سکونت اختیار کر لی اور قاضی صاحب جون پور چلے گئے"۔[تذکرہ علماے ہند:۸۸: طبع: نول کشور، لکھنو] قاضی صاحب کس تاریخ یا کس سنہ میں "جون پور تشریف لائے، اس سلسلے میں تذکرہ نگار خاموش نظر آتے ہیں۔ مختلف کتابوں کی ورق گردانی سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ جون پور تشریف لائے اس وقت وہاں سلطان ابراہیم شاہ شرقی کی حکمرانی تھی اور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ بقید حیات تھے۔ سلطان ابراہیم شاہ شرقی اپنے بھائی مبارک شاہ شرقی کے انتقال کے بعد ۸۰۴ ہجری میں تخت نشیں ہوا اور حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کا وصال ۸۰۸ ہجری میں ہوا، گویا ۸۰۴ ہجری سے ۸۰۸ ہجری کے درمیان کسی وقت قاضی صاحب علیہ الرحمہ جون پور تشریف لائے۔

مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ سے پہلی ملاقات: سلطان ابراہیم شاہ شرقی نے جب حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب دنیا میں حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ اور حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمہ جیسے فقیر نہیں رہے۔ ایک شب خواب میں اسے ہدایت ہوئی کہ اس زمانہ میں بھی ایسے فقراء موجود ہیں جو جنید و شبلی سے کم نہیں ہیں، مگر طلب شرط ہے۔ صبح ہوتے ہی سلطان نے فقراء کی تلاش وجستجو اور ہر درویش وصوفی سے ملاقات شروع کر دی۔ ان ہی ایام میں غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ اپنے خدام واحباب کے ساتھ روح آباد، کچھوچھہ شریف سے جون پور تشریف لائے اور سلطان ابراہیم شاہ شرقی کی جامع مسجد میں قیام فرمایا۔ سلطان کو جب اس کی خبر ہوئی تو اس نے اپنی عادت کے مطابق شرف دیدار حاصل کرنے کا ارادہ کیا، اس وقت ملک العلماء، قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ نے سلطان سے کہا: ترجمہ فارسی " آنے والے درویش اجنبی ہیں (ان کے مزاج سے ہمیں کچھ بھی واقفیت نہیں ہے) جاننے والے بتارہے ہیں کہ وہ سید ہیں اور بڑے پایہ کے بزرگ ہیں، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ پہلے میں جاؤں اور ان کے طور طریقے اور مزاج سے واقفیت حاصل کروں۔ سلطان ابراہیم نے اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا: "بسیار خوب" ۔یعنی بہتر ہے، آپ تشریف لے جائیں۔ قاضی صاحب ارباب علم وفضل کی ایک جماعت کے ساتھ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سید صاحب اس وقت ظہر کی نماز ادا کر کے اوراد ووظائف میں مشغول تھے، جب ان کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ملاقات کے لیے آرہے ہیں تو دریافت فرمایا کہ کون ہیں؟ خدام نے عرض کیا:"

ترجمہ فارسی" قاضی شہاب الدین جو تمام علوم میں ماہر اور جملہ فنون میں مشہور و معروف ہیں، یہی ہیں۔ قاضی شہاب الدین صاحب نے بزرگوں کی بارگاہ کے آداب کو خوب ملحوظ رکھا اور ابھی جامع مسجد سے دور ہی تھے کہ پالکی سے اتر پڑے اور اپنے ہمراہی علماو فضلا سے فرمایا: ترجمہ فارسی "اس ملاقات میں ہر گز کوئی شخص اپنی برتری کا اظہار نہ کرے اور نہ ہی کوئی علمی مسئلہ چھیڑے؛ کیوں کہ سید صاحب کی پیشانی کے حسن وجمال میں ولایت کا نور جگمگا رہا ہے۔ اس کے بعد قاضی صاحب یہ قطعہ گنگناتے ہوئے سید صاحب سے ملاقات کے لیے آگے بڑھے: ترجمہ فارسی "ان کی پیشانی سے کیسا نور چمک رہا ہے کہ فلک کا آفتاب اس کے سامنے ذرہ معلوم ہو رہا ہے۔ سید اپنی ذات میں لہریں مارنے والا دریا ہیں کہ اس کے مقابلہ میں دنیا کے دریا قطرہ کی طرح ہیں"۔ سید صاحب بھی قاضی صاحب کے استقبال کے لیے باہر تشریف لائے، ملاقات ہوئی اور انھیں نہایت ادب واحترام سے بٹھایا، دونوں میں مختلف موضوعات پر دیر تک گفتگو جاری رہی۔ اس موقع کا ذکر کرتے ہوئے لطائف اشرفی کے مرتب شیخ نظام الدین غریب یمنی علیہ الرحمہ نے بڑا شاندار شعر لکھا ہے۔ ترجمہ فارسی "جب ادھر سے قند اور ادھر سے دودھ بکھرے تو پھر قند اور دودھ کے امتزاج سے مٹھاس کیوں کر نہ پیدا ہو۔ قاضی صاحب نے اپنے ہمراہی علماو فضلا کو سید صاحب کی بارگاہ میں اظہار برتری اور علمی مباحث چھیڑنے سے منع کر دیا تھا، جس کی وجہ سے انھوں نے کوئی سوال تو نہیں کیا لیکن ان میں سے ہر ایک کے دل میں کوئی نہ کوئی پیچیدہ مسئلہ کھٹک رہا تھا اور وہ حضرات اس کا جواب چاہ رہے تھے۔ اس مجلس میں سید صاحب کے ایک مرید شیخ ابو الوفا خوارزمی موجود تھے، جو تمام علوم وفنون میں کمال رکھتے تھے، انھوں نے نور فراست سے ان حضرات کی دلی کیفیت جان لی اور ان پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے ایسی عمدہ اور جامع تقریر فرمائی کہ تمام حاضرین مطمئن ہو گئے اور قاضی صاحب بھی بہت مسرور ہوئے۔ آخر میں قاضی صاحب نے سید صاحب سے عرض کیا: ترجمہ فارسی "سلطان ابراہیم آج آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہونا چاہتے تھے، مگر اس نے چاہا کہ پہلے آپ کا یہ نیاز مند خود شرف زیارت حاصل کر لے، ان شاء اللہ کل ہم سلطان کے ساتھ حضرت کی قدم بوسی کا شرف حاصل کریں گے"۔ اس کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا: ترجمہ فارسی "فقیر کے نزدیک آپ کا مرتبہ سلطان سے بہت زیادہ بلند ہے، اگر سلطان آتے ہیں تو بادشاہ وقت ہیں، ان کو اختیار ہے"۔ ملاقات کے بعد قاضی شہاب الدین صاحب اپنے ہمراہی علم وفضلا کے ساتھ رخصت ہو گئے۔ ان کے جانے کے بعد سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے اپنے مریدین ومعتقدین کے درمیان قاضی صاحب کے بارے میں ان کلمات کے ذریعہ اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا: "ہندستان میں اس قدر فضیلت والے علما ہم نے کم ہی دیکھے ہیں"۔ [لطائف اشرفی فارسی ج:۲ ص:۱۰۴]

مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ سے دوسری ملاقات: دوسرے دن سلطان ابراہیم شاہ شرقی اپنے امرا، وزرا، علماو فضلا کے ہمراہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کی خدمت میں حاضری کے ارادہ سے نکل پڑا، قاضی شہاب الدین دولت آبادی بھی ساتھ تھے، جب سلطان مسجد کے دروازہ پر پہنچا تو قاضی صاحب نے سلطان سے فرمایا: ترجمہ فارسی "اس سلطانی خدام وحشم اور لوگوں کے جم غفیر کے ساتھ سید صاحب سے ملاقات کرنا مناسب نہیں ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کا یہ بڑا ازدحام سید صاحب کے لیے کلفت اور پریشانی کا باعث ہو۔ یہ سن کر سلطان ابراہیم شاہ شرقی اپنی سواری سے اتر پڑا اور اپنے ہمراہی امرا، وزرا اور ارباب فضل وکمال میں سے قریب بیس افراد کا انتخاب کیا، پھر یہ منتخب جماعت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی زیارت اور ان کی قدم بوسی سے سرفراز ہوئی اور ان کی بارگاہ کا اس درجہ ادب واحترام ملحوظ رکھا کہ سید صاحب، سلطان سے بہت خوش ہوئے۔ اس زمانہ میں سلطانی فوج "قلعہ جنادہ" کا محاصرہ کیے ہوئے تھی اور خود سلطان کو اس سلسلے میں بڑی فکر تھی جس کا تذکرہ اشارۃً و کنایۃً سلطان ابراہیم شاہ شرقی نے سید صاحب سے کیا۔ سید صاحب نے اسی انداز میں فتح کی بشارت دی اور جب سلطان رخصت ہونے لگا تو اپنی خاص مسند جو ولایت سے لائے تھے اس کو عنایت فرمائی جس سے سلطان بہت خوش ہوا، اور دربار میں پہنچنے کے بعد

سید صاحب کے متعلق اس طرح سے اپنے تاثرات کا اظہار کیا: ترجمہ فارسی "سید صاحب کس قدر عالی مرتبہ اور با مقصد بزرگ ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ ہندستان میں ایسے اشخاص تشریف لا چکے ہیں۔ اس واقعہ کے تین روز بعد "قلعہ جنادہ" کی فتح کی خوش خبری آئی تو سلطان ابراہیم شاہ شرقی چند افراد کے ہمراہ سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، فتح کی خوش خبری سنائی اور عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا: ترجمہ فارسی "ناچیز حضرت میر کا دست ارادت تھام چکا ہے (ان سے مرید ہو چکا ہے)، البتہ چند خادم زادے ہیں، وہ سب آپ کے حلقۂ ارادت و بیعت میں داخل ہوں گے، چنانچہ اسی دن دو تین شہزادوں کو سید صاحب نے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ اس کے بعد سلطان ابراہیم شاہ شرقی نے خوب نذر پیش کی لیکن مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے قبول نہیں فرمایا، پھر سلطان نے جون پور میں مستقل قیام کرنے پر اصرار کیا تو مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا ہم سلطنت کے دیار سے باہر نہیں جائیں گے۔ سلطان ابراہیم شاہ شرقی، مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ان باتوں سے بہت پر امید اور خوش ہوا اور سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے بھی دو مہینے سے زیادہ جون پور میں قیام فرمایا اور وہاں کے اکابر و اصاغر آپ سے مستفید و مستفیض ہوئے اور آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے [لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:۲ص:۱۰۵،۱۰۲ مطبوعہ: مکتبہ سمنانی ۱۳/۱۷، فردوس کالونی، کراچی]

مخدوم صاحب سے قاضی صاحب کی عقیدت و محبت: اس مدت میں ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی عقیدت و محبت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی سے اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اگر روزانہ قاضی صاحب، مخدوم صاحب کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو پاتے تو ہر دوسرے تیسرے دن ضروران کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ اس درمیان قاضی صاحب نے اپنی تصانیف کا ایک ایک نسخہ مخدوم صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان تمام تصنیفات کو قبول کر کے ان کی تحسین فرمائی اور اپنے بہتر تاثرات کا اظہار فرمایا "الارشاد" جو فن نحو میں قاضی صاحب کی ایک عمدہ تصنیف ہے، اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: ترجمہ فارسی " یہ بات جو لوگ کہتے ہیں کہ جادو ہندستان سے نکلا ہے، وہ جادو غالباً یہی کتاب ہے"۔ [لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:۲ص:۱۰۲] اس سفر میں معاملہ یہیں تک رہا لیکن جب مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ دوبارہ جون پور تشریف لے گئے تو قاضی شہاب الدین دولت آبادی کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور ہدایہ کا ایک خاص نسخہ بھی عنایت فرمایا۔ چنانچہ شیخ نظام الدین غریب یمنی فرماتے ہیں: ترجمہ فارسی "(مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی) جب دوسری بار شہر جون پور تشریف لائے تو حضرت قاضی شہاب الدین کو خرقہ اور کتاب ہدایہ جو ولایت کی یادگار تھی، عطا فرمائی۔ (لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:۲، ص:۱۰۲، مطبوعہ: مکتبہ سمنانی کراچی)

مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی سے ارادت و خلافت: سچ ہے کہ اگر علم و فضل کے ساتھ ادب و نیاز مندی بھی ہو تو اس کی برکتیں بہت بڑھ جاتی ہیں چنانچہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ جب دوسری بار جون پور تشریف لائے تو قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے علم و فضل اور ان کے حسن ادب کا ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا، جس سے متاثر ہو کر مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے انھیں "ملک العلماء" کا خطاب عطا فرمایا اور اجازت و خلافت سے بھی نوازا۔ اس کی تفصیل شیخ نظام الدین غریب یمنی نے اس طرح بیان کی ہے: ترجمہ فارسی "اپنے دور کے امام اور علاقے کے میر کارواں قاضی شہاب الدین دولت آبادی جو اجلہ علمائے کرام کے مقتدی اور اصول و فروع کے ماہرین کے پیشوا ہیں، وہ پناہ ولایت اور سرمایہ ہدایت حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کے خلفاء میں سے ہیں۔ [لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، ج:ا ص:۴۱۰، مکتبہ سمنانی]

جس زمانہ میں حضرت قدوۃ الکبری کی زبان سے جون پور میں (اللہ جل شانہ اسے بربادی سے محفوظ رکھے) بحالت سکر یہ کلمہ نکل گیا تھا "الناس کلھم عبد لعبدي" اور علماء کی ایک جماعت بوجہ تعصب و عناد ان کے خلاف تیار ہو گئی تھی، اس وقت قاضی صاحب کی طرف سے نہایت شائستہ انداز میں خدمات ظاہر ہوئیں، حضرت قدوۃ الکبریٰ نے انھیں خرقہ خلافت پہنایا اور ملک العلماء کے خطاب سے مخاطب فرمایا۔ وہ (قاضی شہاب الدین)

ولایت آپ (سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ) کے جلیل القدر خلیفہ اور بہترین ہم نشیں اصحاب میں سے ہیں، وہ علوم ظاہری و باطنی کے جامع، معاملات یقینی کے حامل، واردات دینی سے بہرہ ور اور شریعت کے مسائل سے خوب آگاہ اوران پر عامل ہیں، انھوں نے ریاضات شدیدہ اور مشاہدات جدیدہ میں اس قدر جد وجہد کی کہ بہتر اجازت وخلافت سے شاد کام ہوئے۔ان تصریحات سے خوب واضح ہو جاتا ہے کہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ مشائخ کی بارگاہ میں کس قدر ادب واحترام سے پیش آیا کرتے تھے اور مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ سے ان کے علمی وروحانی تعلقات کس درجہ مستحکم تھے۔ان کے ادب واحترام اور مشائخ کرام کی تعظیم وتکریم کو بخوبی سمجھنے کے لیے اس واقعہ کی تفصیل "لطائف اشرفی" کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔**الناس کلھم عبد لعبدي کا واقعہ:** اس واقعہ کی قدرے تفصیل قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے ایک خواجہ تاش شیخ نظام الدین غریب یمنی علیہ الرحمہ نے "لطائف اشرفی" میں اس طرح بیان کی ہے کہ دوسرے سطر میں حضرت قدوۃ الکبری (سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ) جون پور تشریف لائے اور وہاں کی جامع مسجد میں قیام فرمایااس وقت خدام و مخلصین میں شیخ کبیر، قاضی رفیع الدین اودھی علیہ الرحمہ، شیخ ابوالمکارم علیہ الرحمہ اور خواجہ ابوالوفا خوارزمی علیہ الرحمہ ساتھ تھے۔ان ہی ایام اقامت میں ایک دن حضرت قدوۃ الکبریٰ پر ایسے عجیب وغریب جدوجہد وجذب کی کیفیت طاری تھی کہ حاضرین میں سے کسی کو لب کشائی کی مجال نہ تھی،اس عالم وجد وجذب میں یہ شعر ان کی زبان پر جاری ہوا۔ترجمہ فارسی: اس کے دل نے بحر عمان کی طرح جوش مارا، پھر دوموتی گرا کر خاموش کر دیا، پھر فرمایا: الناس کلھم عبد لعبدي. ترجمہ: **تمام لوگ میرے غلام کے غلام ہیں۔** حاضرین جو حضرت قدوۃ الکبریٰ علیہ الرحمہ کے حال وقال سے واقف تھے، انھوں نے یہ جملہ بغور سنالیکن اس کے افشا کو اس خیال سے پسند نہیں کیا کہ بہت سے علمائے ظاہر جو اسرار باطنی سے واقف نہیں ہیں، اگر وہ یہ جملہ سن لیں گے تو ناپسندیدگی اور انکار کی روش اختیار کر لیں گے۔کچھ دنوں کے بعد حاجی صدرالدین نامی ایک عالم نے ارباب علم وفضل کی مجلس میں دوران گفتگو حضرت قدوۃ الکبریٰ علیہ الرحمہ کا یہ جملہ نقل کر دیا۔اسے سن کر بعض حضرات نے اعتراض کیا اور اس کی تحقیق کے پیچھے پڑ گئے۔شدہ شدہ یہ بات میر صدر جہاں اور قاضی شہاب الدین علیہ الرحمہ تک پہنچی۔ قاضی شہاب الدین صاحب علیہ الرحمہ نے کہا: ترجمہ فارسی "یہ درویش ہیں، معلوم نہیں انہوں نے کس معاملہ میں اور کس حالت میں یہ بات کہی ہے اور کس وجہ سے یہ کلمہ ان کی زبان سے صادر ہوا ہے، بہتر یہ ہے کہ ہم اس کی تحقیق تفتیش میں نہ پڑیں اور یوں بھی وجد وکیف کی باتوں پر غور وفکر کرنا مناسب نہیں ہے، خصوصا یہ سید صاحب بہت بلند حال اور بڑے باکمال ہیں، ان کی زبان میں بڑا اثر ہے، مجھے تو اس وقت کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا جس کے بازو میں ان سے مقابلہ کی طاقت ہو۔کوئی شخص اپنے بازو میں ایسی طاقت نہیں رکھتا جو بہادری میں ان کا ہم پلہ بھی ہو سکے۔ یہ سن کر ایک شخص نے کہا: ترجمہ فارسی "ایسے شہر میں جو تبحر علماء، قابل فخر فضلا، ارباب علم ودانش اور درویشوں سے معمور ہو، عجیب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص تکبر آمیز اور سرکشی پیدا کرنے والی بات کہے اور پھر اس سے اس بارے میں سوال وجواب نہ کیا جائے۔بالآخر یہ طے پایا کہ میر صدر جہاں محمود بھیا کو حضرت قدوۃ الکبریٰ کی خدمت میں بھیج کر اس جملہ کا مطلب معلوم کریں (یہ محمود بھیاایک سخت کلام اور درشت خو طالب تھا) قاضی شہاب الدین صاحب نے کہا: ترجمہ فارسی "محمود بھیا مشائخ کی مجلس کے آداب سے واقف نہیں ہے، مبادا وہ کوئی ایسی بات کہہ دے جو سید صاحب کے خلاف طبع ہو؛ اس لیے کل میں خود حضرت سید صاحب کی خدمت میں جاؤں گا اور مناسب انداز میں جیسا کہ مشائخ سے دریافت کرنے کا طریقہ ہے، اس کلمہ کی حقیقت اور وضاحت طلب کروں گا تاکہ حضرت سید کی طبیعت پر بار نہ ہو۔دوسرے دن قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خدمت میں پہنچے، اس وقت سید صاحب اوراد ووظائف سے فارغ ہو کر اپنے حلقہ احباب ومریدین میں تشریف فرما تھے، قاضی صاحب کی آمد کی خبر سن کر حسب عادت

استقبال کیااور تکریم تعظیم کے ساتھ بٹھایا، رسمی بات چیت کے بعد بعض فقہی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی، اس سے قاضی صاحب اوران کے ساتھیوں کو سید صاحب سے انس پیدا ہو گیا اور ان کے مخالف جذبات سرد پڑ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت قدوۃ الکبری فقہی مسائل سے فارغ ہوئے اور قاضی صاحب کی خاطر مدارات میں لگ گئے۔ قاضی صاحب رخصت ہونا چاہتے تھے، حضرت نے نور باطن سے ان کی آمد کا سبب جان لیا اور فرمایا: ترجمہ فارسی "فقیر کی معمولی کٹیا میں قاضی صاحب کی تشریف آوری کا مقصد شاید کسی خاص کلام سے متعلق دریافت کرنا ہو۔ یہ سن کر قاضی صاحب نے بڑی حیرانی اور پشیمانی کے ساتھ عرض کیا: ترجمہ فارسی "کل یہاں کے بعض علماوفضلا نے میر صدر جہاں اور اس ناچیز کے سامنے بیان کیا کہ ایسی بات (الناس کلھم عند لعبدي) حضرت سید کی زبان سے جاری ہوئی ہے جو ظاہری اعتبار سے مبہم ہے، اس بارے میں حضرت اب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ یہ سن کر حضرت قدوۃ الکبری نے برجستہ فرمایا: ترجمہ فارسی "اس کا مفہوم نہایت آسان ہے؛ کیوں کہ کلمہ الناس کلھم عبد لعبدي "الف ولام سے شروع ہوا ہے، اور الف ولام عہد کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، میں نے اس سے اپنا کلمہ شروع کیا؛ اس لیے کہ اس زمانہ کے عام لوگ اپنی ہوا وہوس کے محکوم غلام ہیں اور حق تعالی نے میری ہوائے نفس کو میرا محکوم اور غلام بنا دیا ہے؛ جب اہل دنیا ہوائے نفس کے محکوم ہو گئے تو گویا میرے غلام کے غلام ہیں اور عام نفسانی خواہشوں کے اعتبار سے میرے محکوم کے محکوم ہو گئے ہیں۔ پھر تقریب فہم کے لیے اس کی ایک مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بادشاہ نے ایک درویش کو لکھا کہ ہم سے کچھ مانگو۔ اس درویش نے جواب میں یہ رباعی لکھ کر بھیج دی: ترجمہ فارسی "خواہش اور لالچ میرے دو غلام ہیں اور میں خدائے وحدہ لاشریک کے ملک میں بادشاہ ہوں، تو میرے غلاموں کا غلام ہے، تو میں غلاموں کے غلام سے کیا مانگوں؟ اس توضیح وتشریح سے قاضی صاحب اور ان کے تمام رفقاء مطمئن ہو گئے اور خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے۔ [لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی جلد ۲ صفحہ ۲۰۸/۴۰۷] **ملک العلماء کا خطاب:** اس واقعہ کے بعد مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے قاضی شہاب الدین دولت آبادی کو خرقہ پہنایا، اجازت وخلافت سے سرفراز کیا اور ملک العلماء کا خطاب بھی عطا فرمایا، جیسا کہ لطائف اشرفی کے حوالے سے بیان ہوا۔ اس واقعہ کا ذکر صحائف اشرفی میں محبوب ربانی حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف لکھتے ہیں کہ سنوات الاتقیاء جو تصنیف شیخ ابراہیم سرہندی کی ہے اس کو حضرت مولانا سید اسماعیل حسن صاحب قادری مارہروی قدس سرہ نے مجھے (اعلی حضرت اشرفی میاں کو) دکھلایا۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک دن قاضی شہاب الدین ملک العلماء خدمت عالی حضرت محبوب یزدانی میں اس خیال سے حاضر ہوئے کہ حضور محبوب یزدانی قدس سرہ مجھ کو میرے لائق خطاب عطا فرمائیں اور وہ چیز کھلائیں۔ جو میں نے کبھی نہ کھائی ہو۔ جیسے ہی خیمے مبارک کے قریب آئے طناب خیمہ سے الجھ کر قاضی صاحب کی پگڑی گر پڑی۔ حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ نے فرمایا۔ ملک العلماء دستار سر پر رکھو۔ جب خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو حضرت نے باورچی سے فرمایا کہ طعام ماحضر قاضی صاحب کے لئے لاؤ۔ باورچی نے ایک پیالہ کھیر کا قاضی صاحب کے سامنے پیش کیا۔ قاضی صاحب دل میں سوچنے لگے کہ کھیر کوئی نایاب کھانا نہیں۔ میں نے تو بارہا کھیر کھائی ہے۔ حضور محبوب یزدانی قدس سرہ نے فرمایا کہ فقیر کے ساتھ گائے بھینس نہیں رہتی ہیں۔ جہاں فقیر جاتا ہے جنگل کے ہرن، نیل گاؤ آکر دودھ دے جاتے ہیں۔ بھلا ایسی کھیر آپ کو کب میسر ہوئی ہو گی۔ یہ سن کر قاضی صاحب دل ہی دل میں پشیمان ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کو "ملک العلماء کا خطاب مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے عطا فرمایا ہے۔ (صحائف اشرفی حصہ دوم صفحہ ۱۱۱)

باہمی مراسم وروابط: جس طرح قاضی صاحب علیہ الرحمہ، سید مخدوم کچھوچھہ قدس سرہ النورانی سے بے پناہ عقیدت والفت رکھتے تھے، اسی طرح سید صاحب بھی قاضی صاحب سے غایت درجہ محبت فرماتے تھے اور ان دونوں بزرگوں کے درمیان خط وکتابت کے ذریعہ بھی رابطہ رہتا تھا۔

شاہ مدار کا انکار، پھر اقرار: حضرت سید شاہ بدیع الدین مدار مکن پوری قدس سرہ کی شخصیت بڑی پر اسرار اور مختلف فیہ تھی، ان کا ظاہر حال سخت قابل اعتراض تھا؛ اس لیے قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ ابتدا میں ان کی مشیخت و بزرگی کے منکر تھے مگر بعد ملک العلماء قاضی شہاب الدین نے اپنے ظاہری و باطنی خیالات کو حضرت مخدوم (سید اشرف جہانگیر سمنانی) کی خاص توجہ سے درست کیا اور بہت ہی بے چینی و عقیدت و محبت کے ساتھ حضور اقدس سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقصیرات گزشتہ کی معافی چاہی اور سلسلہ عالیہ مداریہ میں داخل کرنے کی درخواست کی، حضور اقدس (سید بدیع الدین شاہ مدار) نے آپ پر نہایت شفقت و محبت فرمایا اور سلسلہ کی پاک برکتوں و نسبتوں سے سرفراز فرما کر اجازت و خلافت سے نوازا"۔[تاریخ سلاطین شرقی اوا ور، ج:۲، ص:۳۹۶ ۱شیر از ہند پبلشنگ ہاؤس، محلہ رضوی خان، جون پور]

ملک العلماء کا ذوق شعر و شاعری: قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ شعر و شاعری کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ قاضی عبدالمقتدر شریحی کندی علیہ الرحمہ جیسے فصیح و بلیغ اور ادیب و شاعر کی شاگردی و ہم نشینی نے قاضی صاحب کے اندر شعر و سخن کا بڑا استھرا ذوق پیدا کر دیا تھا۔ لیکن ان کے اشعار کا مجموعہ نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قاضی صاحب کا اصل میدان درس و تدریس اور تصنیف و تالیف تھا، شعر و شاعری سے صرف ذوق کی حد تک تعلق تھا؛ اس لیے انہوں نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ **مشہور و معروف تلامذہ:** قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے دہلی کی سرزمین پر تدریس کا عمل شروع فرمایا اور پھر ابراہیم شاہ شرقی کے دور میں جون پور میں بساط درس و تدریس بچھائی اور پوری زندگی تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے جلیل القدر عالم و فاضل کی درس گاہ کے فیض یافتہ اور ان کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہوگی مگر افسوس یہ ہے کہ ان کے خرمن علم سے خوشہ چینی کرنے والے علما و فضلا میں صرف چند حضرات کے بارے میں ہی یہ صراحت ملتی ہے کہ انہوں نے قاضی صاحب کی بارگاہ میں زانوے تلمذ تہ کیا اور ان کی درس گاہ فیض بار سے اکتساب علم و فن کیا ہے۔ ان مشہور و معروف تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں: (۱) خلیفہ مخدوم کچھوچھہ حضرت شیخ صفی الدین ردولوی (۲) خلیفہ مخدوم کچھوچھہ حضرت شیخ قاضی رضی الدین ردولوی۔ (۳) شیخ فخر الدین جون پوری۔ (۴) شیخ محمد عیسی جون پوری۔ (۵) علامہ عبد الملک عادل جون پوری۔ (۶) شیخ قطب الدین ظفر آبادی۔ (۷) شیخ علاء الدین جون پوری (۸) مولانا الہ داد جون پوری (۹) قاضی سماء الدین جون پوری۔ **تصنیفات و تالیفات:** ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ کی تدریسی خدمات کے ساتھ ان کی تحریری خدمات کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے، انہوں نے مختلف علوم و فنون میں ایسی معیاری کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کی جن تصنیفات و تالیفات کے بارے میں معلوم ہو سکا ہے وہ درج ذیل ہیں: (۱) الارشاد فی النحو (۲) المعافیہ فی شرح الکافیہ (۳) البحر المواج (۴) شرح اصول بزدوی (۵) شرح قصیدہ بانت سعاد (۶) شرح قصیدہ بردہ (۷) رسالہ در تقسیم علوم (۸) رسالہ افضلیت عالم بر سید (۹) مناقب السادات (۱۰) ہدایۃ السعدا (۱۱) بدیع البیان بدیع المیزان (۱۲) جامع الصنائع (۱۳) رسالہ در طہارت زباد (۱۴) عقیدہ شہابیہ (۱۵) فتاوی ابراہیم شاہی (۱۶) ایک کتاب تفسیر میں (۱۷) رسالۂ معارضہ (۱۸) المصباح (۱۹) اسباب الفقر والغنی (۲۰) اصول ابراہیم شاہی۔ **سفر آخرت:** قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ نے درس و تدریس، ارشاد و افتا اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ پوری زندگی علوم اسلامیہ کی خدمت میں بسر کی۔ دہلی، کالپی اور جون پور ہر جگہ ان کا علمی و روحانی فیض جاری رہا مگر جون پور میں ان کی زندگی کا تقریباً چالیس سالہ تعلیمی و تدریسی زمانہ ان کی حیات کا حاصل ہے، ان کی زندگی کے حالات کا بیشتر حصہ اسی دیار سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کی وفات ۲۵/ رجب ۸۴۸ بمطابق ۲۷/ اکتوبر ۱۴۴۵ء میں جون پور میں ہوئی، اور سلطان ابراہیم شاہ شرقی کی مسجد اور مدرسہ کے جنوب میں دفن کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر رحمت و انوار کی بارش نازل فرمائے۔ (بشکریہ: حضرت مولانا ساجد عالم مصباحی صاحب قبلہ استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ)

الاشرفی جنتری	فروری 2022	جمادی الثانی 1443	ماگھ فصلی 1429	ماگھ بنگلہ 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
منگل	1	۲۸	15	18	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
بدھ	2	۲۹	16	19	عرس حضرت شاہ پیرن بندگ سہروردی علیہ الرحمہ بھاگلپور / رجب کا چاند دیکھئے
جمعرات	3	یکم رجب	17	20	عرس حضرت علاؤالحق پنڈوی (پیرومرشد مخدوم کچھوچھہ) ولادت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
جمعہ	4	۰۲	18	21	وصال مولانا نقی علی خان (والد حضور اعلی حضرت) علیہما الرحمہ
سنیچر	5	۰۳	19	22	شہادت امام نقی رضی اللہ عنہ / وصال حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ رانی گنج بنگال
اتوار	6	۰۴	20	23	وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ / مخدوم سید محمد لاہوری علیہ الرحمہ
پیر	7	۰۵	21	24	ولادت حضرت سیدنا امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ اسلام پور نالندہ
منگل	8	۰۶	22	25	عرس سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ النورانی (اجمیر شریف)
بدھ	9	۰۷	23	26	عرس حضرت احمد حسین علیہ الرحمہ دھنباد
جمعرات	10	۰۸	24	27	عرس مولانا عبدالرب علیہ الرحمہ اورنگ آباد
جمعہ	11	۰۹	25	28	عرس مجاہد دوراں سید مظفر حسین کچھوچھوی / حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف کچھوچھوی علیہما الرحمہ
سنیچر	12	۱۰	26	29	ولادت حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ / عرس خواجہ باقی باللہ / مخدوم شاہ عظمت اللہ علیہما الرحمہ بائسی پورنیہ
اتوار	13	۱۱	27	30	عرس محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ / مخدوم محمد منعم علیہ الرحمہ پٹنہ
پیر	14	۱۲	28	یکم پھاگن	وصال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ
منگل	15	۱۳	29	2	ولادت سیدنا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
بدھ	16	۱۴	30	3	عرس حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ (بہرائچ شریف) / عبدالولی شاہ علیہ الرحمہ سدھولی
جمعرات	17	۱۵	یکم پھاگن	4	نیاز حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
جمعہ	18	۱۶	2	5	عرس سید محمد اشرفی (المعروف حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ (کچھوچھہ شریف)
سنیچر	19	۱۷	3	6	عرس سید بدھن شاہ علیہ الرحمہ اناؤ
اتوار	20	۱۸	4	7	عرس حضرت شاہ بسنت علیہ الرحمہ پٹنہ / وصال علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف
پیر	21	۱۹	5	8	عرس حضرت ارجن شاہ بابا سہروردی علیہ الرحمہ گجرات / شاہ عبدالرزاق شیر نگ علیہ الرحمہ نوادہ
منگل	22	۲۰	6	9	وصال حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمہ
بدھ	23	۲۱	7	10	وصال مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ
جمعرات	24	۲۲	8	11	کونڈے کا نیاز / عرس امام المحدثین سید دیدار علی علیہ الرحمہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعہ	25	۲۳	9	12	وصال حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ
سنیچر	26	۲۴	10	13	مخدوم العالم شیخ عمر علاء الحق والدین گنج نبات لاہوری علیہ الرحمہ (پنڈوہ شریف بنگال)
اتوار	27	۲۵	11	14	وصال خلیفہ حضور مخدوم کچھوچھہ حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ
پیر	28	۲۶	12	15	شب معراج شریف (مہاشیوراتری) / عرس چادر والے بابا علیہ الرحمہ بنگلور

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

WhatsApp: +91-7282896933 Email: aalerasoolahmad@gmail.com Follow on **Twitter**: https://twitter.com/AaleRasoolAhmad

https://www.facebook.com/SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif Join **Telegram**: https://t.me/AlAshrafiLibrary

شب برأت؛ آزادی کی رات

شبِ برأت کی رات بہت مبارک ہے رات میں سال بھر میں ہونے والے سارے انتظامات فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں کہ اس سال میں فلاں فلاں کی موت ہے، فلاں فلاں جگہ اتنا پانی برسایا جاوے گا، فلاں کو مالدار اور فلاں کو غریب بنایا جائے گا، اور جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں ان کو عذاب الٰہی سے چھٹکارا یعنی رہائی ملتی ہے۔ اسلئے اس رات کا نام شبِ برأت عربی میں براءت کے معنی رہائی اور چھٹکارا ہیں۔ یعنی یہ رات رہائی کی رات ہے قران کریم فرماتا ہے کہ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ اس رات کو زمزم کے کنوئیں میں پانی بڑھایا جاتا ہے اس رات حق تعالیٰ کی رحمتیں بہت زیادہ اترتی ہیں۔ (تفسیر روح البیان، پ ۲۵، تحت ۴، ج ۸ ص ۴۰۴)

اس رات کو گناہ میں گزارنا بڑی محرومی کی بات ہے آتشبازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔ ہندو پاک میں یہ رسم مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھی، مگر افسوس کہ ہندو تو اس کو چھوڑ چکے ہیں مگر مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ سالانہ اس رسم میں برباد ہو جاتا ہے اور ہر سال خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ سے اتنے گھر آتشبازی سے جل گئے اور اتنے آدمی جل کر مر گئے۔ اس میں جان کا خطرہ اور مال کی بربادی مکانوں میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے اپنے مال میں اپنے ہاتھ سے آگ لگانا اور پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال سر پر ڈالنا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے اس بیہودہ اور حرام کام سے بچو۔ اپنے بچّوں اور قرابت داروں کو روکو جہاں آوارہ بچے یہ کھیل کھیل رہے ہوں وہاں تماشا دیکھنے کیلئے بھی نہ جاؤ۔ آتشبازی بنانا اس کا بیچنا۔ اس کا خریدنا اور خریدوانا اس کا چلانا یا چلوانا سب حرام ہے۔

مغرب کے بعد چھ نوافل: معمولات اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام سے ہے کہ مغرب کے فرض و سنت کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازی عمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتوں میں یہ نیت فرمایئے: "یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما"۔ تیسری دو رکعتوں کے لئے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ جل جلالہ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر" ان ۶ رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تین تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار سورۃ الاخلاص یا ایک بار سورہ یاسین شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اسلامی بھائی بلند آواز سے یاسین شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ (آقا کا مہینہ)

شب برأت کے نفل نماز: غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب برأت میں سو رکعت نماز ادا کرے پچاس سلام کے ساتھ۔ اس کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سجدے میں سر رکھ کر یہ دعا پڑھے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اعوذبنوروجھک الذی بصارت بہ السموات والارض السبع وکشف بہ الظلمات وصلح علیہ امر من الاولین و الآخرین من فجاء نعمتک ومن تحویل عاقبتک ومن شر کتاب سبق۔ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک اعوذبک منک جل ثناء ک وما ابلغ ولا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اس کے بعد بیٹھ جائے اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگے: اللھم ھب لی قلبا نقیا من الشرک بریا ولا شقیا اس کے بعد اللہ تعالی سے حاجت طلب کرے البتہ قبول ہوگی۔ (لطائف اشرفی حصہ دوم صفحہ ۳۴۵)

ولادت / وصال / عرس / تعطیلات	پھاگن بنگلہ 1428	پھاگن فصلی 1429	رجب المرجب 1443	مارچ 2022	الاشرفی جنتری
وصال حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ / عرس حضرت نوح بھکری سہروردی علیہ الرحمہ	16	13	۲۷	1	منگل
نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی	17	14	۲۸	2	بدھ
اعلی حضرت میر سرخ سید جلال الدین علیہ الرحمہ میٹھا نیم ناگپور	18	15	۲۹	3	جمعرات
شعبان کا چاند دیکھئے	19	16	۳۰	4	جمعہ
عرس مولانا سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)	20	17	یکم شعبان	5	سنیچر
ولادت امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ	21	18	۰۲	6	اتوار
ولادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	22	19	۰۳	7	پیر
عرس بابا بدرالدین شاہ نظامی کمہریا شریف (مہوبا)	23	20	۰۴	8	منگل
وصال حضرت حکیم سید مقبول اشرف اشرفی الجیلانی علی الرحمہ کچھوچھہ شریف	24	21	۰۵	9	بدھ
وصال شمس العلماء حضرت مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی علیہ الرحمہ کشن گنج	25	22	۰۶	10	جمعرات
عرس حضرت ابو البرکات علیہ الرحمہ / عرس مخدوم شاہ بنارسی علیہ الرحمہ	26	23	۰۷	11	جمعہ
عرس حضرت بابا میاں چنو سہروردی علیہ الرحمہ	27	24	۰۸	12	سنیچر
عرس حضرت مخدوم شاہ سیتاپوری علیہ الرحمہ / حضرت حمید الدین ناگوری سہروردی علیہ الرحمہ دہلی	28	25	۰۹	13	اتوار
عرس قطب گوگی حضرت سید چندا حسینی علیہ الرحمہ	29	26	۱۰	14	پیر
وصال مفتی زین الدین علیہ الرحمہ بنگال	30	27	۱۱	15	منگل
شہادت محمد بن قاسم (فاتح اول ہندوستان)	یکم چیت	28	۱۲	16	بدھ
وصال حضرت سید فضل حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف	02	29	۱۳	17	جمعرات
شب برات / ہولی / وصال مفتی مظہر اللہ مسجد فتح پوری دہلوی علیہ الرحمہ	03	30	۱۴	18	جمعہ
عرس حضرت شاہ داؤد قریشی سہروردی علیہ الرحمہ بہار شریف	04	یکم چیت	۱۵	19	سنیچر
عرس بابا چندن بنارسی علیہ الرحمہ / وصال پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ	05	2	۱۶	20	اتوار
سواجی جینتی / وصال خواجہ بایزید بسطامی / حضرت مولانا حنیف قادری علیہما الرحمہ نیپال	06	3	۱۷	21	پیر
وصال مولانا عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ / وصال سید یحییٰ میاں علیہ الرحمہ مارہرہ شریف	07	4	۱۸	22	منگل
عرس حضرت سید اکمل شاہ اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف	08	5	۱۹	23	بدھ
وصال مفسر قرآن سید ابو الحسنات اشرفی علیہ الرحمہ پاکستان (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ)	09	6	۲۰	24	جمعرات
عرس حضرت سید شاہ ہادی اشرف بیتھو شریف / حضرت سید لعل شہباز قلندر سہروردی پاکستان علیہما الرحمہ	10	7	۲۱	25	جمعہ
وصال حکیم سید نذر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ / عرس سید رسول نما بنارسی علیہ الرحمہ	11	8	۲۲	26	سنیچر
عرس بسم اللہ قادری علیہ الرحمہ مبارکپور	12	9	۲۳	27	اتوار
وصال خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	13	10	۲۴	28	پیر
عرس سید عبد اللطیف بڑی امام (پاکستان) / حضرت سید یحییٰ ترمذی سہروردی گجرات علیہما الرحمہ	14	11	۲۵	29	منگل
وصال حضرت ولی اللہ بخاری علیہ الرحمہ / عرس مولانا نور الحق علیہ الرحمہ لکھنؤ	15	12	۲۶	30	بدھ
عرس خواجہ وحید اصغر تکیہ شریف بارسوئی کٹیہار / حضرت وجیہہ الدین سہروردی علیہما الرحمہ	16	13	۲۷	31	جمعرات

نیا فیشن اور مغربی تہذیب

نئے تعلیم یافتہ لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ان کی بیماریوں کا علاج یہ سوچا ہے کہ مسلمان مغربی تہذیب میں اپنے آپ کو فنا کرڈالیں اس طرح کے مرد تو داڑھیاں منڈوادیں مونچھیں لمبی کریں، نیکر (جانگھیا) کوٹ پتلون، ہیٹ استعمال کریں، نماز کو خیر باد کہہ دیں اور اپنے کو ایسا ظاہر کریں کہ یہ کسی انگریز کے فرزند ہیں اور عورتوں کو گھروں سے باہر نکالیں، پردہ توڑدیں، اپنی بیویوں کو ساتھ لے کر بازاروں، کمپنی باغوں اور تفریح گاہوں میں گھومتے پھریں، رات کو بیگم کو لے کر سینما جائیں۔ بلکہ کالج اور اسکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصِل کریں بلکہ مرد وعورتیں مل کر ٹینس، ہاکی وغیرہ کھیلیں یہ بھوت ان عقلمندوں پر ایسا سوار ہوا ہے کہ جو ان کو سمجھاتا ہے اس کے یہ دشمن ہیں اس کو مولوی جی / مُلا جی یا مسجد کا لوٹا یا پرانی ٹائپ کا بڈھا کہہ کر اس کا مذاق اڑا کر رکھ دیتے ہیں اخباروں اور رسالوں میں برابر پردہ کے خلاف مضامین چھپ رہے ہیں قرآنی آیتوں اور احادیث شریفہ کو کھینچ تان کر پردہ کے خلاف چسپاں کیا جارہا ہے میں تو اب تک نہ سمجھ سکا کہ ان حرکتوں سے مسلم قوم ترقی کیوں کر سکے گی۔ اور جن صاحبوں نے اپنے گھروں میں پیرس اور لندن کا نمونہ پیدا کیا ہے انہوں نے اب تک کتنے ملک جیتے اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنی ذات سے کیا فائدے پہنچائے۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: یٰاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً (القرآن، البقرہ:۲۰۸) ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ۔

انسان کو قدرت نے دو قسم کے اعضاء دیئے ہیں ایک ظاہری دوسرے چھپے ہوئے ظاہری عُضو تو صورت چہرا آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چھپے ہوئے عضو دل، دماغ، جگر وغیرہ۔ مسلمان کامل ایمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صورت میں بھی مسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے دل میں اللہ سبحانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو اس میں ایمان کی شمع جل رہی ہو اور صورت ایسی ہو جو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پسند تھی یعنی مسلمان کی سی اگر دل میں ایمان ہے مگر صورت بھگوان داس کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے سیرت بھی اچھی بناؤ اور صورت بھی۔ غور سے سنو! حضرت مغیرہ ابنِ شیبہ جو کہ صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ایک بار ان کی مونچھیں کچھ بڑھ گئی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مغیرہ! تمہاری مونچھیں بڑھ گئیں۔ کاٹ لو انہوں نے خیال کیا کہ گھر جاکر قینچی سے کاٹ دوں گا۔ مگر سرکاری فرمان ہوا کہ ہماری مسواک لو۔ اس پر بڑھے ہوئے بال رکھ کر چھری سے کاٹ دو۔ یعنی اتنی بھی مہلت نہ دی کہ گھر جاکر قینچی سے کاٹیں، نہیں یہاں ہی کاٹ دو جس سے معلوم ہوا کہ بڑی مونچھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھیں۔ دنیا میں ہزاروں پیغمبر تشریف لائے مگر کسی نبی نے نہ داڑھی منڈائی اور نہ مونچھیں رکھائیں، لہٰذا داڑھی فطرت یعنی سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے حدیث پاک میں ہے داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو اور مشرکین کی مخالفت کرو۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۹، ص ۱۵۴) تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے صاف کپڑے پہنے صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔ اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ سؤر کھانا شریعت نے اسی لئے حرام فرمادیا کہ اس سے بے غیرتی پیدا ہوتی ہے کیونکہ سؤر بے غیرت جانور ہے اور سؤر کھانے والی قومیں بھی بے غیرت ہوتی ہیں جس کا تجربہ ہو رہا ہے غرضیکہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک ثابت ہوگی اس لئے حدیث پاک میں آیا ہے "مَنۡ تَشَبَّہَ بِقَوۡمٍ فَہُوَ مِنۡہُمۡ" (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۲۷، ج ۲، ص ۱۵۱) جو کسی دوسری قول سے مشابہت پیدا کرے وہ ان میں سے ہے۔ (اسلامی تعلیمات صفحہ ۸۳ / مفسر شہیر حکیم الامت حضرت احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ)

الاشرفی جنتری	اپریل 2022	شعبان المعظم 1443	چیت فصلی 1428	چیت بنگلہ 1428	ولادت/ وصال/ عرس/ تعطیلات
جمعہ	01	۲۸	14	17	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
سنیچر	02	۲۹	15	18	عرس حضرت نعمت اللہ پھلواری شریف بہار / رمضان کا چاند دیکھئے
اتوار	03	یکم رمضان	16	19	ولادت حضور غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی (امبیڈکر جینتی)
پیر	04	۰۲	17	20	عرس سید شاہ تراب الحق علیہ الرحمہ (پاکستان)
منگل	05	۰۳	18	21	ولادت حضرت غلام قادر جیلانی علیہ الرحمہ
بدھ	06	۰۴	19	22	وصال حضرت خاتون جنت سیدتنا بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا (مدفن جنت البقیع مدینۃ المنورہ)
جمعرات	07	۰۵	20	23	وصال سید تقی اشرف جیلانی جائسی / علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی / آل حسن اشرفی ہاپوری علیہما الرحمہ
جمعہ	08	۰۶	21	24	عرس ابو البرکات علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
سنیچر	09	۰۷	22	25	عرس سید ہاشم پیر دستگیر بیجاپوری علیہ الرحمہ
اتوار	10	۰۸	23	26	عرس اکبر شاہ وارثی میرٹھی علیہ الرحمہ (رام نومی)
پیر	11	۰۹	24	27	عرس محقق اعظم سید شاہ محمود احمد قادری رفاقتی علیہ الرحمہ مظفرپور
منگل	12	۱۰	25	28	وصال ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ
بدھ	13	۱۱	26	29	عرس نور علی قلندر پانی پتی علیہ الرحمہ
جمعرات	14	۱۲	27	30	عرس حضرت سید وامق میاں علیہ الرحمہ بریلی شریف (امبیڈکر جینتی)
جمعہ	15	۱۳	28	یکم بیساکھ	وصال حضرت سیدنا سری سقطی علیہ الرحمہ / گڈ فرائے ڈے
سنیچر	16	۱۴	29	02	وصال سیدنا بایزید بسطامی علیہ الرحمہ / سیدنا نطر طبل عالم قلندر سہر وردی ترچنا پلی تامل ناڈو علیہ الرحمہ
اتوار	17	۱۵	یکم بیساکھ	03	ولادت خلیفہ پنجم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
پیر	18	۱۶	02	04	وصال خواجہ سری سقطی قدس سرہ
منگل	19	۱۷	03	05	جنگ بدر / عرس نصیر الدین چراغ دہلوی / مخدوم احسان الحق کانپور / شہادت ٹیپو سلطان علیہما الرحمہ
بدھ	20	۱۸	04	06	وصال علامہ قطب الدین اشرفی برہمچاری / حضرت علامہ ریحان رضا علیہما الرحمہ
جمعرات	21	۱۹	05	07	عرس حضرت الطاف الحق فردوسی علیہ الرحمہ سمستی پور
جمعہ	22	۲۰	06	08	فتح مکۃ المکرمہ / عرس خانقاہ سجادیہ داناپور بہار
سنیچر	23	۲۱	07	09	شہادت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم / امام علی رضا رضی اللہ عنہ مشہد ایران
اتوار	24	۲۲	08	10	استاذ زمن مولانا حسن رضا حسن علیہ الرحمہ
پیر	25	۲۳	09	11	عرس سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ / خانقاہ سجادیہ داناپور بہار
منگل	26	۲۴	10	12	سلطان العارفین علیہ الرحمہ بدایوں شریف
بدھ	27	۲۵	11	13	عرس مخدوم ذکی الدین علیہ الرحمہ (بیر بھوم بنگال)
جمعرات	28	۲۶	12	14	**شب قدر** / وصال سید منظور علی بہیڑی بریلی شریف / علامہ سید ہدایت رسول علیہما الرحمہ
جمعہ	29	۲۷	13	15	**جمعۃ الالوداع** / **نزول قرآن الکریم** عرس شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمہ فتح پور سکری
سنیچر	30	۲۸	14	16	نذر بارگاہ غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس سلطان العارفین بدایوں شریف

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت وجماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

ہے یہی دل کی تمنا آخری اپنی معین
کوچۂ اشرف ملے یا کوئے ختم المرسلیں
(سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ)

موت آئے تو درپاک نبی ﷺ پر سید
ورنہ تھوڑی سے زمین ہو شہ سمناں کے قریب
(حضور سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

ایک ضروری اعلان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جملہ علماء اہل سنت ومشائخ عظام وشعراء حضرات سے اپیل ہے کہ بانی سلسلہ اشرفیہ حضور محبوب یزدانی غوث العالم تارک السلطنت حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز (کچھوچھہ شریف) جنہوں نے سلسلہ چشتیہ کو حضور محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے بعد سب سے زیادہ پوری دنیا میں پھیلایا اور فیضان چشتیہ کو عام کیا۔ آپ بیک وقت حافظ قرآن وقرات سبعہ کے قاری اور عالم ربانی اور ساتویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ آپ بے شمار خصوصیات کے حامل ہیں۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ تارک السلطنت ہیں۔ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر تخت وتاج کو چھوڑ کر فقیری اختیار فرمائی۔ آپ تابعی بھی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے حضرت بابا ابو الرضا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی زیارت فرمائی جو کہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ آپ ولایت کے اعلیٰ مقام مرتبہ غوثیت پر فائز تھے۔ آپ نے دوبار پوری دنیا کا دورہ فرمایا۔ بڑے بڑے مشائخ سے خود بھی فیضیاب ہوئے اور بے شمار لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے فیضیاب فرمایا اور بے شمار عجائب دیکھے جو اور کسی ولی کی سیرت میں نہیں ملتے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپکو عظیم مرتبہ وعظمت سے سرفراز فرمایا۔

آج اسی عظیم ہستی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی خاطر انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور نے حضرت علامہ مولانا آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری صاحب کی قیادت میں ارادہ کیا ہے کہ حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی کی شان میں ہمارے علماء ومشائخ نے جو مناقب وقصیدے تحریر فرمائے۔ انہیں یکجا کرکے کتابی شکل دی جائے تاکہ عوام الناس بھی مناقب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے مستفیض ہو سکیں۔

لہٰذا جملہ علماء ومشائخ وشعراء حضرات سے پرخلوص التماس ہے کہ اپنے مناقب مولانا موصوف کے واٹس ایپ اور ای میل یا نیچے دیئے گئے وہاٹس ایپ پر بھیجنے کی زحمت فرمائیں تاکہ کتاب میں شامل کیا جا سکیں۔

رابطہ کریں:

الحاج ابو محامد آل رسول احمد الصدیقی کٹیہاری
انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور
7282896933
7362828037
Email: aalerasoolahmad@gmail.com
Telegram
https://t.me/AlAshrafiLibrary
Facebook Page
SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif

INTERNATIONAL INDIA SUNNI CENTRE NAGPUR

اپیل کنندہ: حافظ محمد اختر عالم اشرفی
اہلبیت ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ناگپور
+91-9044415436

صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن رہتا ہے۔ (غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)

الاشرفی جنتری	مئی 2022	رمضان المبارک 1443	بیساکھ بنگلہ 1428	بیساکھ فصلی 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
اتوار	01	۲۸	15	17	یوم مزدور / نذر غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
پیر	02	۲۹	16	18	عرس امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ ازبکستان / عید الفطر کا چاند دیکھئے
منگل	03	یکم شوال	17	19	**عیدالفطر** / عرس حضرت سلطان ابراہم بن ادہم قدس سرہ
بدھ	04	۰۲	18	20	عرس حضرت اخی سراج الدین آئینہ ہند سعد اللہ پور / مولانا غلام قادر اشرفی علیہما الرحمہ پاکستان
جمعرات	05	۰۳	19	21	عرس وفات مفتی مشاہد رضا (پیلی بھیت) / وصال حضرت مولانا حسن رضا خاں علیہما الرحمہ
جمعہ	06	۰۴	20	22	ولادت سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
سنیچر	07	۰۵	21	23	عرس مخدوم الملک شیخ احمد شرف الدین یحییٰ منیری بہاری / شیخ سعدی شیرازی سہروری علیہما الرحمہ
اتوار	08	۰۶	22	24	عرس حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ / سید عبد الرزاق قادری علیہ الرحمہ بانسہ شریف
پیر	09	۰۷	23	25	عرس حضرت سید عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ / خواجہ عبد الرزاق علیہ الرحمہ بھینسوڑی شریف
منگل	10	۰۸	24	26	عرس حضرت احمد شاہ مرادآبادی علیہ الرحمہ
بدھ	11	۰۹	25	27	عرس لیاقت علی شاہ قادری علیہ الرحمہ
جمعرات	12	۱۰	26	28	ولادت حضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ / آغاز تعلیم جامع اشرف کچھوچھہ شریف
جمعہ	13	۱۱	27	29	عرس حضرت شیخ اخی راجگری سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	14	۱۲	28	30	وصال حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ
اتوار	15	۱۳	29	31	عرس حضرت سید اسماعیل واسطی علیہ الرحمہ مسولی شریف
پیر	16	۱۴	30	یکم جیٹھ	عرس مخدوم گجرات / ولادت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ / وصال مشتاق بابا اشرفی
منگل	17	۱۵	یکم جیٹھ	02	حضرت عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ گھوسی / جنگ احد
بدھ	18	۱۶	02	03	عرس قائد اہلسنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی / مخدوم شاہ سارنگ علیہ الرحمہ مجھگواں شریف
جمعرات	19	۱۷	03	04	عرس طوطی ہند حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ
جمعہ	20	۱۸	04	05	عرس مخدوم قاسم دہلوی علیہ الرحمہ
سنیچر	21	۱۹	05	06	عرس حضرت ہرے بھرے شاہ علیہ الرحمہ (دہلی)
اتوار	22	۲۰	06	07	مطالعہ (کتب بینی) حصول علم کا ایک موثر ذریعہ ہے اور علم بڑی دولت ہے۔
پیر	23	۲۱	07	08	عرس سید تاج الدین علیہ الرحمہ مظفرپور / سید سرکار باقی پٹنہ علیہ الرحمہ
منگل	24	۲۲	08	09	کتب بینی (مطالعہ) ہماری تنہائی کی بہترین ساتھی اور ایک اچھی دوست ہے۔
بدھ	25	۲۳	09	10	مطالعہ (کتب بینی) غم اور بے چینی کو بھلانے کا ذریعہ ہے اور ذہنی تناؤ کو کم کرتا ہے۔
جمعرات	26	۲۴	10	11	عرس سید جلال الدین علیہ الرحمہ
جمعہ	27	۲۵	11	12	ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام / حضرت عیسی علیہ السلام
سنیچر	28	۲۶	12	13	عرس حضرت بسم اللہ شاہ علیہ الرحمہ ممبئی
اتوار	29	۲۷	13	14	عرس حضرت نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
پیر	30	۲۸	14	15	نذر غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس حضور نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
منگل	31	۲۹	15	16	ذی القعدہ کا چاند / عرس مولانا اشرف الدین علیہ الرحمہ گانگی کشن گنج

حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کے حالات زندگی اور کرامات

غوث العالم سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی ذات مقدسہ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور ہوا ہے جو اولیاء کے تذکروں اور کتب تصوف میں موجود ہے حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کی سب سے بڑی کرامت جس کا سلسلہ سات سو سال سے ہنوز جاری ہے وہ آپ سے منسوب خاندان اشرفیہ کے سادات اشرفیہ ہیں۔ سات سو سالوں میں خانوادہ اشرفیہ نے ملت اسلامیہ کو ایک سے ایک روحانی فرزند عطا کیے جن کے علم و کمال اور فضل و جلال کے آگے صاحبان بصیرت گھٹنے ٹیک دیا کرتے ہیں۔ علم ظاہری کے ہمالہ اور علوم باطنی کے بحر بیکراں جنھوں نے اپنے اپنے دائرہ کار میں انسانیت کی بے لوث خدمت انجام دیں۔ فضل و عطا کے موتی بکھیرے۔ روحانی عظمت کے پرچم لہرائے، علوم باطنی کے دریا بہائے، کروڑوں گم گشتگان معرفت کو عرفان و ایقان کی شاہراہ عطا کی۔ عرب و عجم میں آج بھی لاکھوں فرزندان اسلامیہ انہیں سادات کرام کے چشمہ فصل و کرم سے پیاسی انسانیت کو سکون بخش رہے ہیں۔ نظام قدرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ہر دور میں ایسی شخصیتیں پرورد گار عالم پیدا فرماتا رہاہے جو ملت و قوم کی آبرو بن جایا کرتی ہیں۔ آسمان رشد و ہدایت کے آفتاب کی طرح چمکتی ہیں۔ سیادت و شرافت، حق گوئی و بیباکی، درویشانہ ادا، فقیرانہ شان، حق پرستی، حق آگاہی اور حق نوازی جیسی تمام خصوصیات ایک ہی شخصیت میں سمو دیتا ہے۔ حضرت محبوب العلماء حضرت علامہ سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی کی ذات والا صفات میں ان تمام خوبیوں کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے اندر نسبی شرافت اور خاندانی وجاہت کے علاوہ علمی جالالت و عظمت کمال ولایت، کثرت کرامت کی جامعیت کی خاص صفات موجود ہیں جو بہت کم بزرگوں میں پایا جاتا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ اپنے عہد کے حکیم الامت اور ولی اللہ گذرے ہیں۔ واضح رہے کہ حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضور سید عبد الرزاق بن حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے جو نسل چلی ان میں حضرت سید عبد الغفور حسن جیلانی کے فرزند حضرت سیدنا عبد الرزاق نور العین قدس سرہ کو تارک السلطنت غوث العالم حضور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے اپنی فرزندی میں لیکر علوم و معارف سے سجا کر بلند مرتبہ پر فائز فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ شیخ زادے بہت کم جادۂ ہدایت پر رہتے ہیں لیکن میرا فرزند شیخ زادہ نہیں ہے بلکہ اس کا کام "شیخ زادن" ہوگا اور اس کی نسل سے شیخ پیدا ہوں گے۔" (لطائف اشرفی اول صفحہ:۵۲) اور آپ کی اولادوں کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے انسانوں کو متنبہ فرمایا کہ جو ان کا اور ان کی اولادوں کا محب و فرمانبر دار ہوگا وہ میرا محب و فرمانبر دار ہوگا، اور جو ان کا مخالف و بدخواہ ہوگا وہ میرا مخالف و بدخواہ ہوگا۔ جیسا کہ مخدوم پاک کا ارشاد پاک ہے " درمیان ما داد نسبت با است کہ از شرح نیابد" میرے اور اس کے درمیان جو قرابت ہے اس کی شرح محال ہے (لطائف اشرفی اول صفحہ:۱۳۰) علاوہ ازیں بہت ہی خصوصیات سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ انہیں کی اولاد میں ایک آفتاب ولایت گلشن ولایت کے مقدس چمن میں ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۱۹۲۷ عیسوی کو آنکھیں کھولی تو والدین کریمین نے آپ کا نام سید محبوب اشرف تجویز فرمایا جنہیں آج دنیا محبوب الاولیاء محبوب العلماء والمشائخ اور حکیم الامت کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ آپ بچپن ہی سے صوم وصلوۃ اور زہد و تقوی کے پابند تھے لوگوں نے بہت قریب سے دیکھا ہے کہ آپ کی زندگی کی ہر ادا سنت رسول ﷺ عشق رسول ﷺ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی، مزاج شریف کا تو یہ عالم تھا کہ انتہائی خلیق تھے کسی کو بھی ناراض دیکھنا پسند نہیں فرماتے بلکہ پریشان دلوں کو سکون بخشتے تھے کبھی کسی کے اندر عیب و کمزوری نہیں ڈھونڈتے تھے۔ خاندانی شرافت اور ہاشمی مزاج کے بے مثال نمونہ تھے، آپ کی بارگاہ عالیہ میں ہر خلق خدا کو دکھ درد کی دوا ملتی تھی اور آپ کی بارگاہ سے عوام الناس ہمیشہ مستفیض ہوتے تھے۔ کیسی پیاری ذات تھی کتنا پیارا نام تھا جس کے تصور سے دل کی سوئی ہوئی دھڑکنیں بیدار ہو جاتی تھیں ایسا لگتا تھا کہ روحانی شفاخانے کا معالج و مسیحا اپنے مسکراتے چہرے کے ساتھ ہمارے روبرو تشریف فرما ہیں جو

نیاز مندوں کی جم غفیر میں نسخہ شفا بھی ترتیب دے رہا ہے اور دعائیں بھی، جسے چھو دیا شفایاب ہو گیا جسے دعا مل گئی اس کا مقدر چمک گیا، جہاں قدم پاک رکھ دیا تو بہار آگئی جہاں بیٹھ گیا تو خلق خدا کا میلہ لگ گیا۔ **شجرۂ نسب:** آپ کا سلسلہ نسب حضور علیہ الصلوۃ والسلام تک اس طرح ہے۔ سید محبوب اشرف (۲) سید مقبول اشرف (۳) سید ابو الحسن (۴) سید غلام حسین (۵) سید منصف علی (۶) سید قلندر بخش (۷) سید تراب علی (۸) سید محمد نواز (۹) سید محمد غوث (۱۰) سید جمال الدین (۱۱) سید عزیز الرحمن (۱۲) سید محمد عثمان (۱۳) سید ابو الفتح (۱۴) سید محمد (۱۵) سید محمد اشرف شہید (۱۶) سید حسن شریف خلف اکبر (۱۷) سید عبد الرزاق نور العین (۱۸) سید عبد الغفور حسن جیلانی (۱۹) سید ابو العباس احمد جیلانی (۲۰) سید بدر الدین حسن (۲۱) سید علاؤ الدین علی (۲۲) سید شمس الدین جیلانی (۲۳) سید سیف الدین جیلانی (۲۴) سید ابو نصر محمد (۲۵) سید عماد الدین ابو صالح نصر (۲۶) سید تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق (۲۷) شیخ محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی ابو محمد سید عبد القادر جیلانی (۲۸) سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست (۲۹) سید عبد اللہ جیلی (۳۰) سید یحیٰ زاہد (۳۱) سید محمد (۳۲) سید داؤد (۳۳) سید موسیٰ (۳۴) سید عبد اللہ (۳۵) سید موسیٰ الجون (۳۶) سید عبد اللہ المحض (۳۷) سید حسن المثنیٰ (۳۸) سید امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ (۳۹) مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ زوج حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت سید عالم مصطفی ﷺ (شجرۂ عالیہ قادریہ، چشتیہ اشرفیہ، ص:۲۴) **تعلیم و تربیت:** آپ نے ظاہری علوم کا اکتساب حضور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد الرشید خان صاحب قبلہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ) حضور آسی پیا و حضور شمس العلما علامہ شمس الدین جعفری صاحب قبلہ علیہم الرحمہ سے حاصل کی۔ **خدمات:** یوں تو حضور محبوب الاولیاء علیہ الرحمہ کی پوری زندگی عبادت دریافت سے پر تھی لیکن اس کے باوجود آپ نے رشد و ہدایت اور دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ ۴۰ء۴۵ سالوں تک درس و تدریس اور جامعات کی سرپرستی و نظامت و صدارت فرماتے رہے۔ جن اداروں کو آپ نے زینت بخشی اس کی تفصیل یوں ہے: (۱) جامعہ اشرفیہ مسعودیہ بہرائچ شریف یوپی الہند (۱۷/ سال سرپرستی فرمائے) (۲) دار العلوم اہلسنت اشرف نگر مدار ٹیکری جبل پور (۱۴/ سال ناظم اعلی رہے) (۳) دار العلوم اہلسنت کھتیا سرائے جونپور یوپی الہند (تادم آخر ناظم اعلی و صدر المدرسین رہے) علاوہ ازیں کئی بڑے اداروں کے ناظم اعلی و سرپرست اعلی کی حیثیت رہے۔

دیوبندیت کی موت: بیان کیا جاتا ہے کہ گونڈہ و جونپور کا علاقہ اپنی تاریخ کے نازک موڑ سے گزر رہا تھا ہر چہار جانب اندھیر ہی اندھیرا تھا خلق خدا اخلاق و کردار کے جوہر سے محروم تھے قدم قدم پر گمراہیت کے اندیشے جنم لے رہے تھے جگہ جگہ بدعقیدگی کا شدید خطرہ منڈلا رہا تھا تو ایسے عالم میں حضور محبوب لاولیاء علیہ الرحمہ نے اپنے علم و عمل کے ذریعے وہابیت و دیوبندمیت کو کچل کر رکھ دیا اور ہمیشہ ہمیش کے لیے وہابیت و دیوبندیت کو نست و نابود کر کے اسلام و سنیت کا علم اونچا کیا جس کی وجہ سے آج بھی علاقے کے عوام و خاص آپ سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اور آپ ان کی نظروں میں بہت محبوب و مقبول ہیں۔ **بیعت وارادت:** آپ جب امام اہلسنت مخدوم المشائخ حضور سید مختار اشرف الجیلانی رضی اللہ عنہ (سرکار کلاں) کی خدمت بابرکت میں بیعت ہونے کے واسطے تشریف لے گئے تو آپ کے عالی ظرافت و صلاحیت کو دیکھتے ہوئے سلسلہ اشرفیہ میں داخل فرمایا اور تمام سلاسل سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، اشرفیہ وغیرہ کی اجازت و خلاف سے نواز دیا۔ **نکاح و اولاد:** آپ کی شادی ایک عارفہ کاملہ خاتون "سید نغمہ خاتون" بنت سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے ہوئی، جن سے تین فرزند ہوئے۔ سید محمد عارف اشرف علیہ الرحمہ (۲) سید محمد آصف اشرف حفظہ اللہ (۳) سید محمد عالمگیر اشرف حفظہ اللہ۔ الحمد للہ! آپ کے تینوں فرزند نیک و صالح ہونے کے ساتھ ساتھ بیشمار خوبیوں کے جامع ہیں۔ **جانشینی:** آپ نے اپنی وفات سے قبل ہی اپنے فرزند ارجمند حضور مجاہد اسلام شیر سنیت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید عالمگیر اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی والنورانی کو جانشین و سجادہ نشین مقرر فرمادیا۔

خلفائے کرام: آپ کے خلفاء جن میں اکثر ناخن روزگار علم وفضل کے تاجدار، دین وسنیت کے روشن مینار ہیں۔ جن سے علم وفضل کی تابانی سے عالم اسلام روشن وتابناک ہے۔ **مریدین:** آپ کے مریدین ومعتقدین کی فہرست کافی طویل ہے۔ ہندوبیرون ہند کئی ملکوں میں آپ کے ہزاروں مریدین ومعتقدین موجود ہیں جن میں علمائے ذی وقار کے ساتھ ساتھ مشائخ کرام بھی شامل ہیں۔ **کرامات:** جب حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کی سیرت ذی عظمت کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ محبوب العلماء علیہ الرحمہ کی قوت کشف نقطہ عروج کو پہونچی تھی اور آپ کا وجود مسعود کرامتوں کے سانچے میں ڈھلا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس مرد حق باطن شناس کو تصرف وکرامات کی نعمتوں میں سے وافر مقدار میں حصہ عنایت فرمایا تھا جو کہ خود ایک مستقل کتاب کا متقاضی ہے قارئین کے معلومات میں اضافہ کے لیے حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کے کشف وکرامات اور تصرفات کے متعلق چند کرامتیں نذر قارئین ہیں۔

آپ کی عمر تراسی ۸۳ سال ہی کیوں؟ حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کے خادم خاص حضرت سراج احمد اشرفی صاحب کی زبانی سنے کو ملا آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میرے پیرومرشد حضور سرکارکلاں قدس سرہ کی عمر شریف چوراسی سال تھی اس لیے اب میں نہیں چاہتا ہوں کہ اپنے پیر سے آگے بڑھوں' وغیرہ لہٰذا آپ کی زبان مبارکہ سے نکلی ہوئی بات سچ ثابت ہوئی آپ نے چوراسی سال ہونے سے قبل ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔

سگریٹ نہیں جلا: حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ بیت الخلا جانے سے قبل ایک سگریٹ پیتے تھے ایک روز ایسا ہوا کہ ایک ہی سگریٹ تھا اتفاق سے اس وقت ماچس بھی نہیں تھی مستری نامی ایک باورچی تندور میں روٹی پکا رہا تھا تو آپ علیہ الرحمہ نے اس سے فرمایا یہ سگریٹ جلا کر لاؤ وہ تندور سے انگار نکال کر جلا رہا تھا کہ اچانک سگریٹ تندور میں گر گیا اور باورچی کو بہت افسوس ہوا کہ ایک ہی تو تھا وہ بھی تندور میں گر گیا آپ علیہ الرحمہ مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں: نکالو! نکالو! جلا نہیں ہوگا۔ باورچی نے جب اس تندور میں جھانک کر دیکھا تو حقیقت میں سگریٹ صحیح وسلامت تھا، پھر باورچی نے چمٹے سے اس کو نکالا اور جاکر حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کو دے دیا۔ باورچی یہ سب دیکھ کر حیران تھا جب کھانا بنانے سے فارغ ہوا تو رات میں آپ کے حجرہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ حضور مجھے مرید کرلیجئے حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں ابھی بیعت نہیں کرتا جب کروں گا تو کرلوں گا بعدہ باورچی نے اس راز کو کھول دیا یہاں تک کہ تمام مدرسین وطلباء کو اس کی خبر ہوگئی پھر آہستہ آہستہ قصبہ کے لوگوں میں بھی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لیکن قصبہ میں محمد یعقوب خان نامی ایک شخص کو اس کا یقین نہیں ہو رہا تھا حسن اتفاق ایک رات بعد طعام موسم سردی میں چند لوگ حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کے اردگرد بیٹھے تھے اسی درمیان خان صاحب بھی آئے اور تندور کے پاس بیٹھ گئے اور سگریٹ کا ایک ڈبہ منگوائے پھر اس نے ڈبہ سے ایک سگریٹ نکال کر اور حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ کے دست اقدس سے چھوا کر آگ میں چھوڑ دیا، وہاں پر موجود سارے لوگوں نے اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سگریٹ پہلے جیسا تھا ویسے ہی تندور میں موجود ہے۔

وصال: آپ کا وصال پر ملال یکم ذی القعدہ ۱۴۳۱ہجری مطابق ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ عیسوی میں ہوا۔ مزار پاک: آپ کا مزار مقدس ریاست اترپردیش کے ضلع امبیڈکر نگر کے قصبہ "**کچھوچھہ مقدسہ**" میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا عرس پاک ۲۴ / محرم الحرام کو بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے جس میں ملک وبیرون ملک کے بیشمار زائرین حاضری دے کر اپنی اپنی مرادیں پاتے ہیں اور فیوض وبرکات سمیٹتے ہیں۔

حدیث شریف: زمین وآسمان کی تمام مخلوق عالم کے لئے استغفار کرتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلم / الحدیث:۲۲۳، جلد ۱، صفحہ ۱۴۶) لہٰذا اُس سے بڑا مرتبہ کس کا ہوگا جس کے لئے زمین وآسمان کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہوں۔ یہ اپنی ذات میں مشغول ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار میں مشغول ہیں۔
(احیاء العلوم مترجم / حضرت سیدنا امام غزالی علیہ الرحمہ جلد اول صفحہ ۴۵)

فاتحہ کا آسان طریقہ

کسی بھی مسلمان میت یا بزرگ کو ثواب پہنچانا اہل سنت و جماعت کے نزدیک درست ہے، خواہ نماز پڑھ کر ہو یا صدقہ و خیرات کے ذریعہ ہو یا قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعہ ہو، چنانچہ نماز جائز اوقات میں سے کسی بھی وقت میں پڑھ کر یا کسی بھی وقت سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھ کر بنا کسی خاص طریقہ کے میت کو اس کا ثواب پہنچا سکتے ہیں، سب سے پہلے کم سے کم تین بار درود شریف پڑھے پھر چاروں قل سورہ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے اس کے بعد پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے: وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرۃ: ۱۶۳) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف: ۵۶) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: ۴۰) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب: ۵۶) اب دُرود شریف پڑھئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝ اس کے بعد یہ آیات پڑھئے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: ۱۸۰-۱۸۲) اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے ''اَلْفَاتِحَہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے یعنی اتنی آواز سے کہ صرف خود سنیں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: ''آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔'' تمام حاضرین کہہ دیں: '' آپ کو دیا۔'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا احکم الحاکمین! جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام تمام صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان تمام اولیائے عِظام علیہم الرحمہ کی جناب میں نذر پہنچا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسُّط سے حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دوران بہتر یہ ہے کہ جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصال ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو بھی نام بہ نام ایصال ثواب کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے اگر کسی کا بھی نام نہ لیں صرف اتنا ہی کہہ لیں کہ یا اللہ! اس کا ثواب آج تک جتنے بھی اہل ایمان ہوئے ان سب کو پہنچا تب بھی ہر ایک کو پہنچ جائے گا۔ (ان شاء اللہ) اب حسب معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیجئے) **نوٹ:** جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو تمام مہمانوں سمیت نماز باجماعت کیلئے مسجد کا رُخ کیجئے۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی مت رکھئے کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذاللہ جماعت فوت ہو جائے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ جوں ہی نماز کا وقت ہو، سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز کی دعوت'' کی مصروفیت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ''نماز باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی معصیت ہے۔

قارئین سے مخلصانہ گزارش ہے کہ میری دادی بی بی سلیم النساء مرحومہ اور والد شیخ عقیق الدین صدیقی مرحوم کو درود شریف، تلاوت کلام الٰہی اور دیگر اعمال خیر سے ایصال ثواب کر کے مشکور کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین (ابو معاذ)

الاشرفی جنتری	جون 2022	ذی القعدہ 1443	جیٹھ بنگلہ 1429	جیٹھ فصلی 1429	ولادت/وصال/عرس/تعطیلات
بدھ	01	یکم ذی القعدہ	16	17	عرس حضور سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	02	۰۲	17	18	عرس حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (منصف بہار شریعت)
جمعہ	03	۰۳	18	19	عرس حضرت سید ظفر الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	04	۰۴	19	20	ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے (شعب الایمان، ج ۲، ص ۲۶۴)
اتوار	05	۰۵	20	21	عرس صوفی عبد الرحمٰن ناگپوری علیہ الرحمہ
پیر	06	۰۶	21	22	وصال حضرت مولانا اختر رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
منگل	07	۰۷	22	23	حضرت فخر الدین عراقی سہر وردی علیہ الرحمہ
بدھ	08	۰۸	23	24	عرس شیخ الاسلام مخدوم الآفاق حضرت سید عبد الرزاق نو العین علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	09	۰۹	24	25	عرس ملا احمد جیون علیہ الرحمہ (مصنف تفسیرات احمدیہ) وصال حضور غلام آسی پیا علیہ الرحمہ
جمعہ	10	۱۰	25	26	عرس داتا عبد الرحیم علیہ الرحمہ ہزاری باغ
سنیچر	11	۱۱	26	27	ولادت حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / عرس حضرت نور قطب عالم قدس سرہ پنڈوہ شریف
اتوار	12	۱۲	27	28	عرس سید وکیل احمد علیہ الرحمہ سیوانی
پیر	13	۱۳	28	29	عرس سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
منگل	14	۱۴	29	30	وصال حضرت شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ کالپی شریف
بدھ	15	۱۵	یکم اساڑھ	31	ولادت حضور سید محمد اشرفی المعروف محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ
جمعرات	16	۱۶	02	یکم اساڑھ	عرس حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ (گلبرگہ شریف)
جمعہ	17	۱۷	03	02	عرس خواجہ شمس الدین علیہ الرحمہ ممبئی
سنیچر	18	۱۸	04	03	عرس سید میر مہدی جونپوری علیہ الرحمہ
اتوار	19	۱۹	05	04	وصال حسین بن منصور حلاج شہید / مخدوم ولی اللہ محمد آباد / مخدوم صفی قادری ناگپوری علیہما الرحمہ
پیر	20	۲۰	06	05	فاتحہ شیخ محمد عقیق الدین اشرفی مرحوم (والد ابو محامد آل رسول احمد)
منگل	21	۲۱	07	06	عرس سید مجتبیٰ اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ / بابا بلھے شاہ / شہاب الدین جگجوت سہر وردی
بدھ	22	۲۲	08	07	عرس حافظ محمد اسلم میاں خیر آبادی علیہ الرحمہ سیتاپور
جمعرات	23	۲۳	09	08	شہادت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال تاج العلماء حضرت مفتی عمر اشرفی علیہ الرحمہ
جمعہ	24	۲۴	10	09	شہادت حضرت منصور حلاج علیہ الرحمہ / سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
سنیچر	25	۲۵	11	10	مطالعہ (کتب بینی) کی مدد سے مختلف قسم کے مسائل کا آسان حل مل جاتا ہے۔
اتوار	26	۲۶	12	11	عرس حضرت سعد اللہ پیر بنگال مہاجر مکی / جلال الدین گنج روان سہر وردی خلد آباد علیہما الرحمہ
پیر	27	۲۷	13	12	شہادت حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم خاصہ امیٹھوی علیہ الرحمہ (لکھنؤ)
منگل	28	۲۸	14	13	عرس نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی
بدھ	29	۲۹	15	14	شہادت حضرت امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس غلام احمد بنارسی علیہ الرحمہ
جمعرات	30	۳۰	16	15	وصال حضرت مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ بریلی شریف / ذی الحجہ کا چاند دیکھئے

نئے اندراج کے لئے تاریخ روانہ کرنے سے قبل جگہ دیکھ لیں کہ خاکہ جگہ ہونے پر ہی نئی تاریخ کا اندراج ہو گا۔ (ابو محامد)

قربانی کرنے کا طریقہ

چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذبح کرنا ہو سنت یہ چلی آرہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں، ہمارے علاقے (یعنی پاک و ہند) میں قبلہ مغرب میں ہے، اس لئے سرِ ذبیحہ (جانور کا سر) جنوب کی طرف ہونا چاہیئے تاکہ جانور بائیں (الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذبح کرنے والا اپنا دایاں پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (سیدھے) حصے (گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

قربانی کا جانور: ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ(۷۹) اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ(۱۶۲) لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر o پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِه وَسَلَّمْ o اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّيْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (نوٹ: بوقت ذبح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

جانوروں پر رحم کی اپیل: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیت کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذبح کر لینے کے بعد جب تک روح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال ادھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوجود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہو گا۔

عقیقہ کی دعا یہ ھے: اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فلاں...(یہاں پر جس کے نام سے عقیقہ ہے اس کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِهَا وَبِلَحْمِهَا وَعَظْمِهَا وَ بِجِلْدِهَا وَبِشَعْرِهَا(کہے) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَهٗ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر

پانچ راتوں کی شب بیداری اور پانچ دنوں کا روزہ

حضرت معاذ بن جبل یہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پانچ راتوں کا احیا کرے (عبادت میں گذارے) اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (۱) شب ترویہ / آٹھ ذی الحجہ کی شب (۲) شب عرفہ (۳) شب عید الاضحیٰ (۴) شب عید الفطر (۵) شب برأت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص آٹھویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھے وہ ایسا ہے گویا اس نے بارہ سال تک خدا کی عبادت کی۔ (اوراد شیخ الشیوخ صفحہ ۳۲۲) جو عرفہ کے دن روزہ رکھے وہ ایسا ہے گویا اس نے ۲۴ سال خدا کی عبادت کی اور جو عید قربانی کے دن عید کی نماز ادا کرنے تک روزہ رہے (کھانے پینے سے رکا رہے) وہ ایسا ہے گویا اس نے ساٹھ سال خدا کی عبادت کی۔ (المرجع السابق صفحہ ۳۲۳)

دیوانوں سے پردہ کون کرے

کلام: مخدوم ملت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ

جب رخ ہے بیت اللہ کا پھر گھر کا چرچہ کون کرے
محبوب کی چوکھٹ کو پاکر اغیار کا سجدہ کون کرے

داناؤ ! نادانی نہ کرو بیار محبت کو چھوڑو
بیماری جس کی صحت ہو پھر اس کا مداواکون کرے

بحری موجوں کا خوف نہیں بری خطروں کا خوف نہیں
حاجی کا جگر ہے یا پتھر،پتھر کا کلیجہ کون کرے

تہمد باندھے چادر اوڑھے سرکو کھولے خوشبو چھوڑے
مولیٰ کے دیوانوں کے سوا یہ بھیس انوکھا کون کرے

چوکھٹ پر ناک رگڑتے ہیں پیشانی در پر گھستے ہیں
چکر دربار کا کرتے ہیں بے عشق کے ایسا کون کرے

یہ جنگل جنگل پھرتے ہیں پتھریلے تنکے چنتے ہیں
حجاج کے آگے سچ پوچھو تو عشق کا دعویٰ کون کرے

اے پردہ نشین بیت اللہ اے شان تجلی دل میں آ
حاجی تیرے دیوانے ہیں دیوانوں سے پردہ کون کرے

گلیاں یہ رسول کی گلیاں ہیں صحرا یہ رسول کے صحرا ہیں
اس کا جو لحاظ نہ ہو پھر حج کا ارادہ کون کرے

(فرش تا عرش صفحہ ۱۲۱)

کلام: حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ

سینے میں دل ہوا تپاں ایسا
کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا

ہم چھپاتے رہے یہ چھپ نہ سکے
راز دل ہوگیا عیاں ایسا

نقد جاں دے کے بھی نہ لگا ہاتھ
تیرا سودا ہوا گراں ایسا

اشرفی ناز کرتو اشرف پر
کون پاتا ہے خانداں ایسا

کلام: حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ

نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
راستہ کوئی نہیں انکی شریعت کے سوا

کچھ نہیں ہے میری اس ہستی بے بودکی بود
خواب غفلت کے سوا وہم کی علت کے سوا

سچ تو یہ ہے یہی سب کچھ ہے کہ کچھ بھی نہ رہے
طلب و طالب و مطلوب میں وحدت کے سوا

کلام: حضور سید قطب الدین اشرف جیلانی علیہ الرحمہ

آرزو شاد کام ہوجائے دل میں تیرا مقام ہو جائے
سامنے بس میرے تیرا جلوہ رات دن صبح و شام ہو جائے

دل میں آکر سا کے آنکھوں میں پھر تیرا فیض عام ہوجائے
حسرتیں ہیں تیرے حضور میں کچھ سلام و پیام ہوجائے

گر نکل آتے آج بے پردہ ہر طرف قتل عام ہو جائے
پر **قطب** پر نگاہ لطف وکرم اے رسول انام ہوجائے

ولادت / وصال / عرس / تعطیلات	اساڑھ فصلی 1429	اساڑھ بنگلہ 1429	ذی الحجہ 1443	جولائی 2022	الاشرفی جنتری
عرس حضرت شاہ اجمل الہ آبادی علیہ الرحمہ	16	17	یکم ذی الحجہ	01	جمعہ
وصال حضرت سید محمد نسوروی علیہ الرحمہ	17	18	۰۲	02	سنیچر
عرس حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)	18	19	۰۳	03	اتوار
عرس حضرت شیخ صدرالدین سہروردی ملتان شریف / مولانا مشہود رضا علیہما الرحمہ پیلی بھیت	19	20	۰۴	04	پیر
وصال بحر العلوم مفتی حفیظ اللہ حقانی اشرفی علیہ الرحمہ / حضرت شاہ جی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ	20	21	۰۵	05	منگل
وصال حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ	21	22	۰۶	06	بدھ
اپنے بچوں کو مطالعہ (کتب بینی) پر لگا کر بری دوستی اور صحبت سے بچایا جا سکتا ہے۔	22	23	۰۷	07	جمعرات
حضرت سید قطب عالم سہروردی علیہ الرحمہ احمد آباد گجرات	23	24	۰۸	08	جمعہ
یوم الحج / عرس مفتی عبد الرشید فتحپوری علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)	24	25	۰۹	09	سنیچر
عید الاضحیٰ / عرس سید مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ اوچ شریف	25	26	۱۰	10	اتوار
وصال سید شاہ ہلال اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ	26	27	۱۱	11	پیر
معجزہ شق القمر	27	28	۱۲	12	منگل
عرس حضرت خواجہ موسیٰ تونسوی علیہ الرحمہ	28	29	۱۳	13	بدھ
عرس بدھن شاہ امیٹھوی / خواجہ مظفر حسین سنگھیا پورنیہ / مخدوم شاہ داناپوری علیہما الرحمہ	29	یکم ساون	۱۴	14	جمعرات
عرس صوفی شمس الدین غازیپوری علیہ الرحمہ / حاجی ملنگ علیہ الرحمہ ممبئی	30	02	۱۵	15	جمعہ
عرس حضور شہنشاہ ناسک علیہ الرحمہ	31	03	۱۶	16	سنیچر
شہادت خلیفۂ سوم جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	32	04	۱۷	17	اتوار
عرس حضرت سید بابا فرید شکر باراں سہروردی علیہ الرحمہ پینوکنڈہ آندھرا پردیش	یکم ساون	05	۱۸	18	پیر
عرس حضرت سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت کچھوچھوی قدس سرہ)	02	06	۱۹	19	منگل
عرس جمال الحق بندگی علیہ الرحمہ چمنی بازار پورنیہ / فاتحہ بی بی سلیم النساء صدیقی مرحومہ (دادی جان)	03	07	۲۰	20	بدھ
عرس حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ پاکستان	04	08	۲۱	21	جمعرات
خلافت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم / ولادت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ	05	09	۲۲	22	جمعہ
عرس مبلغ اسلام مولانا عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)	06	10	۲۳	23	سنیچر
عرس عبد العزیز میاں علیہ الرحمہ اورنگ آباد	07	11	۲۴	24	اتوار
عرس حضرت جلال الدین تھانیسری علیہ الرحمہ	08	12	۲۵	25	پیر
شہادت خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	09	13	۲۶	26	منگل
عرس حضرت سیدنا ابو بکر شبلی قدس سرہ / عرس محمود الحسن سہسرامی علیہ الرحمہ	10	14	۲۷	27	بدھ
نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی	11	15	۲۸	28	جمعرات
مطالعہ (کتب بینی) کی عادت کسی بھی شعبہ میں ترقی کی ضامن ہے۔	12	16	۲۹	29	جمعہ
محرم الحرام کا چاند دیکھئے	13	17	۳۰	30	سنیچر
اسلامی نیا سال 1444 / عرس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی / علامہ شمس الدین جونپوری علیہما الرحمہ	14	18	یکم محرم الحرام	31	اتوار

دعائے عاشوراء

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا سَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ٥ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَ رِضَاکَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ جَدِّہٖ وَ بَنِیْہِ فَرِّجْ عَمَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ ٥

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ مشرق و مغرب کے تمام اکابر جن سے ہم نے ملاقات کی ہے ان پر عمل کرتے ہیں اور یہ تمام مشائخ کے اوراد سے منقول ہے، چنانچہ آپ نے تمام اصحاب و احباب اولاد و اخفاء کو روز عاشورہ طلب کرکے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا دعا یہ ہے۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸/ صفحہ ۳۳۵، وظائف اشرفی صفحہ ۶۴)

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَ زِنَۃِ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَ لَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ٥ سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّفْعِ وَ الْوِتْرِ وَ عَدَدَ کَلِمَاتِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥ وَ ھُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ٥ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ٥ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ۔ (۷ بار پڑھیں)

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزدانی و عبد الرزاق نور العین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء و مرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ والکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، نور دیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضے، نبیرہ حضرت محمد مصطفے، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روزگار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بارگار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف دقائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملجا ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سرادقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اھتدی و من خالف فقد ضل و غویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون و ھو الواقفی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا و مولانا و شفاء صدورنا و طیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی النورانی سرہ العزیز و بروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سرو گلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستاں نبی المدنی نور دیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبد القادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نور العین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبد الرزاق نور العین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء و مریداں یکبار فاتحہ و سہ بار اخلاص با صلوات بخوانید۔

کچھوچھہ مقدسہ کا تاریخی پس منظر

وہ جگہیں اور وہ مقامات مقدس و مطہر، شریف و پاکیزہ اور تاریخی و قابل ذکر ہو جایا کرتے ہیں جنہیں رجال اللہ اور مردان خدا سے نسبت و تعلق حاصل ہوتا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں اور لوگوں کی زبان پر بے شمار ایسے مقامات ہیں جن کے ساتھ مقدس و شریف جیسی نسبت لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے مکۃ المکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس، نجف اشرف، بغداد شریف، اجمیر شریف، گلبرگہ شریف، بہرائچ شریف، کلیر شریف اور پنڈوہ شریف وغیرہ۔ قرآن و سنت کے مطالعے، انبیاء و صالحین کے آثار و قصص اور ان کے نصائح و وصایا سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شخصیتوں کے تقدس سے مقامات مقدس ہو جایا کرتے ہیں۔

کچھوچھہ مقدسہ: سرزمین کچھوچھہ کو مقدس ہونے کا شرف اس لئے حاصل ہے کہ اسے آٹھویں صدی ہجری کے اس مرد حق آگاہ سے نسبت و تعلق ہے جو اپنے وقت کا عظیم داعی حق، بندہ بے نفس، درویش کامل اور غوثیت و جہانگیری کے بلند مقام پر فائز تھا۔

کچھوچھہ مخدوم پاک کی آمد سے قبل: مخدوم پاک کی آمد سے پہلے کچھوچھہ کا حال کچھ اچھا نہ تھا، یہاں جوگیوں، جادوگروں اور ساحروں کا راج تھا، ہر طرف کفر و بے دینی کی چہل پہل تھی یہاں کی فضا بڑی مسموم اور آلودہ تھی۔

کچھوچھہ شریف کا انتخاب: حضور غوث العالم تارک السلطنت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرشد گرامی حضوری علاء الحق والدین قدس سرہ نے آپ کی تربیت گاہ کے لئے اس جگہ کا انتخاب فرمایا اور بذریعہ کشف اس دیار کا معائنہ بھی کرایا۔

کچھوچھہ میں مخدوم پاک کی آمد: مخدوم پاک نے دارالسلطنت شہر جون پور سے کوچ کیا اور مختلف جگہوں سے ہوتے ہوتے موضع بھدوند (بھدوڑ) پہنچے باہر ایک باغ تھا وہاں قیام فرمایا سب سے پہلے جو شخص آپ کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوئے۔ وہ ملک محمود تھے۔ آپ نے ان پر بڑی مہربانی اور عنایت فرمائی جب قیلولے کا وقت ہوا تو آپ نے آم کے ایک درخت کے نیچے جو بے حد سایہ دار تھا آرام فرمایا۔ زوال کے وقت آپ بیدار ہوئے تو اصحاب نے دیکھا کہ درخت کی مشرقی شاخ مغرب کی جانب آگئی تھی۔ کچھ وقت تک ملک محمود کے ساتھ گول تالاب کی سیر کی اس کے اطراف کو غور سے دیکھا اور فرمایا کہ ہمیں حضرت مخدوی (پیر و مرشد) نے اس جگہ کا حکم دیا تھا یہاں کون سی جگہ مناسب رہے گی۔ ملک محمود نے عرض کیا یہاں ایک جگہ ایک جوگی رہتا ہے وہی جگہ بہتر رہے گی۔ اس کے چاروں طرف تالاب کا پانی ہے لیکن وہ جگہ کا فرانہ شعبدے سے خالی نہیں ہے اگر اس جوگی کے باطل شعبدوں کا مقابلہ کر لیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا "وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" خیر جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ اصحاب کی ایک جماعت اور ملک محمود آگے چل رہے تھے۔ سیر گاہ پہنچے جب آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو فرمایا کہ یہ ہماری وہی جگہ ہے جس کا حکم حضرت مخدوی (پیر و مرشد) نے دیا تھا لہذا حضرت مخدوم پاک نے اپنے ایک خادم کو حکم دیا کہ اس (جوگی) سے کہو یہاں سے چلا جائے۔ جوگی نے جواب میں کہلوایا، مجھے یہاں سے نکالنا آسان نہیں ہے میں پانچ سو جوگی کے برابر ہوں۔ اگر کوئی قوت ولایت سے نکالے تو نکالے ورنہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ نے جمال الدین راوت کو جو اسی دن شرف بیعت سے مشرف ہوئے تھے حکم دیا کہ جاؤ اور جو کچھ وہ طلب کرے سبھی اس کے سامنے لا کر دکھاؤ۔ جمال الدین کو تھوڑا سا تامل ہوا۔ حکم ہوا سامنے آؤ اور جو پان آپ تناول فرما رہے تھے۔ اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں ڈال دیا۔ پان چباتے ہی ان کی حالت بدل گئی اور وہ دلیرانہ آگے بڑھے۔ جوگی نے بہت حربے استعمال میں لائے مگر جب اسے اپنے تمام ٹوٹکوں کی ناکامی کا احساس ہوا تو عاجزی کے ساتھ سامنے آیا اور کہا کہ مجھے حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے پاس لے چلو تا کہ میں اسلام قبول کر لوں۔ جمال الدین نے جوگی کا ہاتھ پکڑا اور حضرت قدوۃ الکبری کے قدموں میں ڈال دیا۔ آپ نے

جوگی کو کلمہ شہادت پڑھایا اس کے کے تمام ساتھی بھی نور ایمانی سے منور ہوئے اس نے اپنے مذہب کی تمام کتابیں حضرت قدوۃ الکبری کے سامنے جلا دیں۔ آپ نے اسے عبادت و ریاضت کے کام میں لگا دیا اور اس کے رہنے کے لئے تالاب کے کنارے ایک جگہ مقرر کر دی جس روز وہ جوگی مشرف بہ اسلام ہوا اس کے ساتھ پانچ ہزار آدمی بھی آپ کی ارادت سے مشرف ہوئے۔ جب وہ علاقہ آپ کو حاصل ہو گیا تو آپ نے اس کا نام "روح آباد رکھا۔ خانقاہ جو آپ نے باہر تعمیر کرائی تھی اسے کثرت آباد سے موسوم فرمایا۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا حجرہ جو یہاں تعمیر کرایا تھا اس کا نام وحدت آباد رکھا۔ آپ بعض اوقات مخلص اصحاب کو ساتھ لے کر روح آباد کے مشرق کی جانب تشریف لے جاتے اور وہاں تشریف فرما ہوتے اور معارف و حقائق کے اسرار و آثار پر گفتگو ہوتی رہتی جب آپ یہاں آکر تشریف فرما ہوتے تو فرماتے کہ یہاں دل کو بڑا سکون ملتا ہے اسی بنا پر اس جگہ کو 'دارالامان" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ایک اور جگہ جانب شمال تھی۔ جب آپ کا جی چاہتا وہاں تشریف فرما ہوتے۔ اس جگہ کا نام "روح افزا" رکھا۔ آپنے کئی مرتبہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے فرمایا کہ یہاں ایسی رونق ہوتی جو اطراف کے لوگوں کو حاصل نہیں۔

سرزمین کچھوچھہ سے مخدوم پاک کی انسیت: سرزمین کچھوچھہ (روح آباد) سے آپ کی جو انسیت تھی اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔ ترجمہ فارسی: اشرف دل سے (ملک) سمناں (ایران) کی محبت دور کر کیوں کہ روح آباد (کچھوچھہ شریف) ہمارے لئے سمناں ہے۔

بارگاہِ مخدومی کی حاضری اور بشارت: ہر سال عرس مخدومی میں لاکھوں عقیدت مندوں کی حاضری ہوتی ہے، عرس مخدومی میں جانے والے بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں انہیں اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیے کیوں کہ سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے اپنے زائرین (اہل ایمان زائرین) کو بشارت عظمیٰ سنائی ہے، جی ہاں! حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ: "ھرکہ بر سر قبر من رسد حاجت او بر آید و آمرزیدہ شود ان شاء اللہ و عاقبت او بخیر باشد و آتش دوزخ بروئے حرام کردد" ترجمہ: جو شخص میری قبر پر حاضری دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو گی اس کا انجام اچھا ہو گا وہ بخشا جائے گا اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی۔ (بشارت المریدین قلمی / ماہنامہ جام نور کا محدث اعظم ہند نمبر صفحہ ۱۱؛ بابت اپریل سنہ ۲۰۱۱ء / بشکریہ: شبیر احمد راج محلی)

شیخ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمہ قدس سرہ لکھتے ہیں: جب اس فقیر کے دل میں حضرت خضر علیہ السلام اور دوسرے رجال اللہ کی زیارت کی خواہش پیدا ہوئی اور دل بے قرار ہوا تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ النورانی کی طرف سے اشارہ ہوا کہ پیر سید اشرف جہانگیر کے مزار پر جاؤ۔ وہاں تمہاری مراد پوری ہو جائے گی۔ لہذا جب پہلی بار آستانے پر حاضری ہوئی تو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے شرف یاب ہوا۔ مگر ہم کلامی کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ پھر جب دوسری بار حاضر ہوا تو تمام "رجال وقت" کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور قسم قسم کے فیوض و برکات حاصل کئے۔ اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت پاک، بعض صحابہ کرام اور اکثر مشائخ چشت کی بھی زیارت کا شرف حاصل ہوا" ۔ مزید آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ولایت جہانگیری کے تصرف کی وجہ سے آج تک ولایت صوری و معنوی کا عزل و نصب میر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے مزار پر جاری ہے اور اکثر رجال اللہ کا مجمع وہاں رہتا ہے" ۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں: "آپ کی قبر بڑا فیض کا مقام ہے اور ایک حوض کے درمیان میں ہے اس علاقہ میں جنات کو دور کرنے کے لئے آپ کا نام لے دینا بڑا تیر بہدف نسخہ ہے" ۔ بادشاہ ہندوستان حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمہ نے سادات کچھوچھہ مقدسہ سے اپنی عقیدت ووارفتگی اور اپنی بے پناہ محبت والفت کا اعلان ان لفظوں میں کیا" سادات کچھوچھہ ہمہ داں مقبولان خالق و خلائق ہیں" ۔ اس خانوادے میں ایسی ایسی عظیم ہستیاں اور اولوالعزم شخصیتیں پیدا ہوتی رہی ہیں جو حکمت و دانائی کے تاجدار علم و روحانیت کے شہسوار، اپنے وقت کے غزالی و

رازی اور بایزید بسطامی تھے۔ حضرت سید عبد الرزاق نورالعین صاحب قبلہ علیہ الرحمتہ والرضوان سے لے کر حضرت شیخ مبارک بودلے (پیرومرشد حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی وملک محمد جائسی علیہاالرحمہ) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اشرفی جیلانی عرف مُلّا باسو جائسی علیہ الرحمہ، مُلّا علی قلی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (استاذ مُلّا نظام الدین فرنگی محلی علیہ الرحمہ)، حضرت مولانا سید باقر اشرفی جیلانی ملقب بہ فاضل جائسی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا امام اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا سید امین اشرف جیلانی جائسی علیہ الرحمہ، ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت سید محمد علی حسین (المعروف) اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ، عالم ربانی سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، حضرت سید محمد المعروف محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین علیہ الرحمہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، امیر ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، حضور محبوب العلماء حضرت سید محبوب اشرف علیہ الرحمہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ تک سے وہ برگزیدہ اور جلیل القدر شخصیتیں ہیں جنہوں نے اپنی دعوتی سرگرمیوں اور مسلسل تبلیغی دوروں کے ذریعہ ان گنت وبے شمار بندگان خدا کو مضبوط ایمان و عقیدہ عطا کیا اور انہیں اہل سنت وجماعت کے عقائد ونظریات پر قائم فرما کر ان کے دین ومذہب کی حفاظت فرمائی۔

اہم مقامات متعلقہ آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ

لحد خانہ: آستانہ عالیہ کے سامنے ایک قدیم عمارت ہے۔ یہ خانقاہ معلیٰ کہلاتی ہے۔ یہاں پر آپ اپنے مریدین ومعتقدین کو روحانیت کا درس دیا کرتے تھے۔ بعد وصال وہاں حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کو غسل دیا گیا تھا۔ یہ تاریخی اور بہت متبرک ہے۔

روضہ مبارکہ حضرت مخدوم شاہ نظام یمنی قدس سرہ: یہ وہ برگزیدہ صاحب ولایت وعلم وعرفان حقیقت اور محبوب مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ہیں آپ علیہ الرحمہ نے ۳۰/سال تک حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی شرف ولایت میں رہ کر "لطائف اشرفی" لکھی جو حالات سید اشرف کے علاوہ درس تصوف پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ یمن کے رہنے والے تھے۔ حضرت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ساری زندگی ان کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کا روضہ مبارک مخدومہ سلطانہ رفیقہ شفیقہ حیات حضرت حاجی الحرمین سیدنا مخدوم شاہ عبدالرزاق نورالعین اشرف قدس سرہ کے روضہ اقدس سے چند قدم آگے لحد خانہ سے متصل داہنی جانب واقع ہے۔

روضہ مبارک حضرت بی بی سلطانہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا: جب سلطان اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اپنے فرزند سید عبدالرزاق نورالعین کی ظاہری وباطنی تربیت فرما چکے اور انہیں علوم وفنون سے آراستہ فرما دیا تو آپ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے ہندوستان کے سادات گھرانوں میں ان کے لئے تلاش شروع کی اور خانوادوں کے نسب کی تحقیق بھی کی آپ کے پاس پہلے سے ہی سادات کے شجرے تھے کیونکہ آپ نے ایک کتاب "اشرف الانساب" کے نام سے تحریر کی تھی جس میں ہندوستان میں رہنے والے تمام سادات کے شجروں کی تحقیق کی تھی۔ ایک روایت متواترہ یہ بھی ہے کہ بادشاہ ہندوستان حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر قدس سرہ نے اسی نسب نامہ کے بنیاد پر حضرات سادات کرام کے وظائف مقرر کئے اور جاگیریں پیش کیں۔

حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مخدوم حاجی نورالعین قدس سرہ کا نکاح "سادات ماہرو" میں کرایا۔ مکتوبات اشرفی میں سادات ماہرو کے بارے میں تذکرہ ہے کہ یہ لوگ نہایت صحیح النسب ہیں جو کشفاق وکشلاق سے

ہندوستان آئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام بی بی سلطانہ خاتون تھا جن کا مزار شریف آستانہ حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کے پورب اور دکھن جانب نیر شریف سے کچھ دور پر واقع ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں: سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے درگاہ سے کچھ فاصلے پر اپنی الگ ایک خانقاہ قائم کی اس کا نام "خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں" رکھا آپ نے یہاں رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا ذکر وفکر مراقبہ اور دیگر معمولات مشائخ طریقت اس میں جاری کئے۔ آج بھی ہر سال ۲۸،۲۷،۲۹ محرم الحرام کو مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے عرس کی تمام تقریبات اسی خانقاہ میں ادا کیے جاتے ہیں۔

حضرت اشرف حسین میوزیم: اس میں خانوادہ اشرفیہ کے تبرکات وملبوسات اور قلمی نوادر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کئی عظیم شاہکار نوادرات شامل ہیں جن کا کسی نا کسی شکل میں اسلامی تاریخی، ثقافت اور اسلامی تہذیب کی عکاسی کرتی ہیں۔

جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ: جامع اشرف آستانہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے جوار اقدس میں واقع اسلامی وعصری اعلی تعلیم کا عظیم مرکزی ادارہ ہے۔ اس میں اعدادیہ سے لے کر فاضل تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسالہ تخصص فی الفقہ یعنی مفتی کے کورس کی تعلیم بھی باضابطہ دی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ حفظ وقرآت کا بھی شعبہ ہے۔ اس ادارہ سے فارغ ہونے والے علماء اور فضلاء کو "جامعی" کہا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی سند ہمدرد یونیورسیٹی نئی دلی، مولانا آزاد اردو یونیورسیٹی حیدرآباد اور علی گڑھ مسلم یونیورسیٹی اور بہار مدرسہ بورڈ وغیرہ سے منظور شدہ ہے۔ نیز جامعۃ الازہر مصر سے معادلہ حاصل ہے۔

حضرت مولانا احمد اشرف ہال: شیخ اعظم حضرت سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ نے خانقاہ اشرفیہ سرکارکلاں میں تمام اسلامی تقریبات کے لئے ایک وسیع وعریض شاندار فلک نما عمارت تعمیر کرادی ہے جس کا نام حضرت سلطان الواعظین علیہ الرحمہ کے نام نامی پر ہے۔

حضرت مختار اشرف لائبریری: یہ لائبریری ہندوستان کی عظیم لائبریریوں میں نمایاں مقام حاصل کر چکی ہے۔ یہاں اس حقیقت کا اظہار غالباً نامناسب نہ ہوگا کہ اس لائبریری میں احادیث وتفاسیر، فقہ واصول، تواریخ وسیرت وسوانح، تقابل ادیان، کلیات ومجلات، قدیمی مخطوطات، قلمی نسخے اور لسانی ادبیات پر عربی، فارسی، اردو، ہندی، سنسکرت، انگلش میں موجود ہیں جو عام لائبریریوں میں دستیاب نہیں ہیں۔

روضۂ اقدس بی بی بلائی: یہ وہ بلی ہیں جو بابا کمال الدین بیانی کی خدمت میں رہتی تھیں جب آپ کو مخدوم باکمال کی صحبت سعید وارادت کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے ساتھ بی بی بلائی بھی خدمت مخدوم میں رہنے لگیں۔ اور آپ کی پیاری ہوگئیں۔ حقیقت ہے کہ "نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں" جو کسی محبوب خدا سے منسوب ہو جائے اور اس کی محبت میں اپنی جان قربان کردے تو وہ محبوب حق اور صاحب روحانیت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بی بی بلائی کی روحانیت بھی لطف وکرم مخدوم کے طفیل محتاج قیل وقال نہیں بلکہ مسلم ہے۔ درگاہ معلی سے جانب مشرق کچھ فاصلے پر دفع آسیب وبلیات کے لیے محتاج تعریف نہیں۔ آسیب زدگان کی زبان سے نکلنے والی چیخ خود بی بی بلائی کی روحانیت کا اعلان واقرار کرتی ہے۔

چہار گز دار الامان: غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے آستانہ مقدسہ سے ایک کلومیٹر شمالی گوشے میں موجود ہے۔ یہ جگہ پرسکون ذکر الہی، عبادت وریاضت کے لئے بہت مناسب ہے۔ حضرت مع جملہ مریدین ومعتقدین نماز عصر تا مغرب یہاں اوراد ووظائف میں مشغول رہا کرتے تھے۔ بقول مخدوم پاک علیہ الرحمہ کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تا قیامت حساب بصیرت ودیدۂ باطن کے غوث، قطب اور ابدال سے ملاقات ہوگی۔ یہ جگہ ایک لمبے تالاب کے کنارے واقع ہے۔

درگاہ پہلوان شہید علیہ الرحمہ: آپ کا مکمل تاریخی ذکر نہیں ملتا۔ آپ کی بیشتر کرامتیں ظاہر ہوتی رہی ہیں۔ ایک زمانے جب آپ کے مزار کی نشاندہی نہیں ہو پا رہی تھی۔ ایک ظالم کے ظلم سے قبروں کے نشان مٹ رہے تھے۔ آپ نے خواب میں کئی لوگوں کو اپنے قبر کی نشاندہی کی۔ ساتھ ہی ظالم کے ظلم سے نجات بھی دلانے کا وعدہ کیا۔ بہت پہلے سے ایک بات مشہور تھی کہ آپ نے روح آباد کے متعلق حضرت سید اشرف کا قول سنا کہ ایک زمانے میں حاجت مندوں کی تعداد بڑھے گی۔ جس کی وجہ سے بے ادبی اور گندگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا جو برداشت کر سکے وہ یہاں قیام کرے ورنہ وہ دور کہیں جگہ تلاش کر لے۔ آپ نے اپنا سر خود ہاتھ میں لے کر اپنی قبر تک آئے اور وہیں ہاتھ سے سر چھوڑ کر فرمایا۔ یہی میرے سکون کی جگہ ہے۔ بہت سے لوگوں نے من گھڑت یہ لکھ دیا ہے کہ پہلوان شہید حضرت مخدوم اشرف کے زمانے سے پہلے کے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ کا عہد حضرت کے بعد کا ہے یا اسی دور کا ہے۔ واللہ اعلم

سادات کچھوچھہ مقدسہ: یہاں کے سادات کا سلسلہ نسب حاجی الحرمین سید شاہ عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے جو کہ غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے چوتھی پشت سے تھے۔ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ حضرت عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندوں کو بہت محبوب رکھتے اور فرماتے "جو شخص نور العین کے فرزندوں سے بغض رکھے گا وہ سارے سلسلہ چشت کا دشمن ہے اور سارے مشائخ چشت کا دشمن، میرا دشمن ہے۔ خود حضرت نور العین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "ایک روز مخدوم پاک قدس سرہ پر عجیب و غریب کیفیت طاری تھی اصحاب کے بارے میں بشارت انگیز اور مسرت آمیز باتیں کر رہے تھے، جب میری باری آئی تو بہت غور کیا آخر میں خوش ہو کر فرمایا، ہرگز ہرگز میں نے اپنا سب کا سب تم پر نثار کر دیا ہے اور کوئی چیز تم سے بچا کر کے نہیں رکھی ہے۔ اے فرزند نور العین! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہاری اولاد کے لئے دعا کی ہے ہمیشہ مسعود اور مقبول رہیں اور تمہاری اولاد میں دستور کے مطابق ایک فرد رجال الغیب میں سے اور ایک مجذوب ہو گا بلکہ ایک فرد پیدا ہو گا جس میں میرے احوال پیوست ہونگے (لطائف اشرفی ۵۶/۶۲۴) آستانہ مقدسہ کا سجادہ نشین انہیں سادات میں ہی مقرر ہوتا چلا آیا ہے۔

نیر شریف: نیر شریف کا پانی بہت متبرک اور بے پناہ اہمیتوں کا حامل ہے۔ اس کی کھدائی حضرت مخدوم اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے جلو میں خود قلندروں نے ضرب لاالہ الا اللہ سے کی تھی اور حضرت اپنے اصحاب و مریدین کے ساتھ جب حج کو جاتے سب کے ساتھ ایک مشک ہوتا اور آپ زمزم لاکر نیر شریف میں ملاتے اور فرماتے یہ پانی مریضوں کے شفایاب ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کا پانی بہت سارے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ پاگلوں اور جنونی کیفیت رکھنے والوں کے لیے آب شفاء ہے، اس کے علاوہ آسیب و بلیات سے بھی نجات ملتی ہے کسی طرح کا بھی جسمانی یا روحانی مریض ہو، اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ تقریباً سات سو سال اس تالاب کی کھدائی کو ہوئے، اس مدت میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شفایاب ہوئے اور آج بھی ہو رہے ہیں۔

چراغ شریف: حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے نام کا چراغ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کے خلیفہ اکبر اور سجادہ نشین سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ اوپری حصے میں روشن کیا کرتے تھے جس کی رسم اب تک چلی آئی ہے۔ اس چراغ کی بڑی تاثیر ہے۔ جس گھر میں حضرت کا چراغ روشن ہوتا ہے مؤکلوں کا پہرہ رہتا ہے۔ دفاع جن کے لئے بہت ہی کارگر ہے۔

میلہ ماہ اگہن: یہ میلہ ہندی مہینے کے اعتبار سے ایکادیشی یعنی دیوالی کے بارہ دن پہلے سے شروع ہوتا ہے اور چالیس روز تک مسلسل رہتا ہے۔ اس میلے میں لوگ آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ اس میلے میں کافی بھیڑ ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب (ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پنجابی وغیرہ) کے

لوگ اپنی عقیدت و محبت کے اعتبار سے حضرت مخدوم کچھوچھہ قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں آتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی قدس سرہ النورانی کا فیض بلا تفریق مذہب وملت ہر ایک کے دکھ درد کا مداوا کر کے اپنے حسن و اخلاق سے غیر مسلموں کی راہ حق دکھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کی بے تعصبانہ زندگی کی ایک مثال یہ ہے کہ آستانہ مقدسہ پر ہر دھرم ہر مذہب کے لوگ یکساں فیض حاصل کرتے ہیں۔

غسل شریف: غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے روضہ مقدسہ وقبر انور کا غسل سال میں ایک بار ہوتا ہے، اس کی تاریخ معین نہیں ہے بلکہ صاحب سجادہ کے جلو میں خاندان اشرفیہ غسل کی تاریخ طے کرتا ہے اور صاحب سجادہ اس تاریخ کا اعلان کرتے ہیں۔ قبر انور کا غسل خالص کیوڑہ سے دیا جاتا ہے۔

عدالت: آپ کی بارگاہ میں تین اوقات کی عدالت معین ہے۔ (۱) بعد نماز فجر سے صبح ساڑھے چھ بجے تک۔ (۲) دس بجے دن سے زوال کے وقت تک۔ (۳) چار بجے سے مغرب تک۔ ان اوقات میں آستانہ مقدسہ پر حاضری دینے سے آسیب وبلاہیات اور جن و شیطان کے اثرات دور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ روحانی، جسمانی یا کیسا بھی مرض ہو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

چلہ: چلہ مقصد برآوری کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس سے حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی خاص توجہ ہوتی ہے۔ اس بارگاہ میں بڑے علماء کرام اور صوفیاء عظام اور عوام اہل سنت نے چلہ کیا ہے اور انہیں چلہ کرنے میں بہت سے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ چلہ طاق دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۳/۷/۲۱ دنوں کا ہوتا ہے اور بڑا چلہ چالیس دن کا ہوتا ہے۔

آداب حاضری: غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں حاضری کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ بزرگان دین کے دربار میں حاضری دینا ان سے ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہ ہماری مادی آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن ہم ان کی آنکھوں سے دور نہیں ہیں۔ حاضری دینے کے لیے باوضو ہونا لازمی ہے۔ بڑے احتیاط اور ہوشمندی کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہو سکے ادب کا دامن چھوٹنے نہ دے۔ روضہ اقدس میں نہایت ہی مؤدب انداز میں داخل ہو۔ پہلے داہنا قدم رکھے بعدہٗ ہدیہ سلام قبل فاتحہ پیش کردے بعدہ چند وقفہ حضرت کا تصور کرکے دعا مانگے۔ یہ وہ بارگاہ ہے جہاں فرشتے مؤدب ہو کر جاتے ہیں۔ حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تین روز کا چلہ کیا تو ہر وقت ورود و وظائف میں مشغول رہا کرتے لیکن روضہ اقدس میں جاتے ہوئے ڈرتے۔ آپ علیہ الرحمہ فرماتے یہ وہ بارگاہ ہے جہاں بزرگ بھی آپ کے جلال سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے ایک عقیدت مند اور صاحب عقل کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ التفات کو متوجہ کرنے کے لیے آداب حاضری جس قدر ممکن ہو خیال رکھے۔

عرس شریف: ۲۵ محرم الحرام تا ۳۰ محرم الحرام عرس شریف کی تقریبات ہوتی ہے۔ چونکہ ۲۸ محرم الحرام کو غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کا وصال ہوا تھا۔ اس لئے ۲۸ محرم الحرام کو مخدوم زادہ قائد ملت حضرت علامہ الشاہ سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی بمقام خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکاں کلاں (گراؤنڈ جامع اشرف) درگاہ کچھوچھہ شریف میں ادا فرماتے ہیں اور اس موقع پر دور دراز سے آئے عقیدت مندوں، مریدین و متوسلین اور حاجت مندوں کے لیے دعاء خاص کی جاتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ پانچ دن حضرت مخدوم پاک قدس سرہ کی نگاہ التفات کو متوجہ کرنے کے لیے بہت اہم ہے مزید محفل سماع کا پروگرام رہتا ہے۔

حدیث: قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا، تو علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری ہو جائے گی۔ (کنز العمال)

الاشرفی جنتری	اگست 2022	محرم الحرام 1444	ساون فصلی 1429	ساون بنگلہ 1429	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
پیر	01	۰۲	19	15	حضرت سیدنا سرکار امام حسین علیہ السلام کربلا معلیٰ تشریف لائے
منگل	02	۰۳	20	16	وصال حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ / وصال حضرت معروف کرخی قدس سرہ
بدھ	03	۰۴	21	17	وصال حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
جمعرات	04	۰۵	22	18	عرس حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر حنفی قدس سرہ النورانی
جمعہ	05	۰۶	23	19	میرا جو امتی ۴۰ حدیثیں یاد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے عالم اور فقیہ ہو کر ملے گا۔
سنیچر	06	۰۷	24	20	اہلبیت اطہار پر کوفیوں نے پانی بند کر دیا / عرس فخر العلماء سید فاخر اشرفی الہ آبادی علیہ الرحمہ
اتوار	07	۰۸	25	21	وصال شیر بیشہ اہلسنت علامہ حشمت علی رضا خان حنفی علیہ الرحمہ
پیر	08	۰۹	26	22	وصال قلندر اعظم سید جعفر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	09	۱۰	27	23	**یوم عاشورہ** شہادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
بدھ	10	۱۱	28	24	وصال حضرت سیدنا آدم علیہ السلام / حضرت سید گل اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
جمعرات	11	۱۲	29	25	عرس حضرت شیخ صفی الموسوی علیہ الرحمہ
جمعہ	12	۱۳	یکم بھادوں	26	عرس حضرت نصیب الدین سہروردی کشمیری علیہ الرحمہ / **راکھی بندھن**
سنیچر	13	۱۴	02	27	وصال حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف / مفتی مشرف احمد فتح پوری علیہ الرحمہ
اتوار	14	۱۵	03	28	عرس شاہ عبد الرضا محمد علیہ الرحمہ / عرس مخدوم جمال الدین علیہ الرحمہ ہلسہ نالندہ
پیر	15	۱۶	04	29	عرس مفتی مشرف حسین دہلوی علیہ الرحمہ / **یوم آزادی**
منگل	16	۱۷	05	30	عرس قطب حضرت داتا رجب علی شاہ علیہ الرحمہ کولکاتہ
بدھ	17	۱۸	06	31	وصال حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ / عرس حضرت مخدوم صفی علیہ الرحمہ (صفی پور)
جمعرات	18	۱۹	07	یکم بھادوں	وصال حضرت سید منصب علی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / مخدوم شاہ اناؤ
جمعہ	19	۲۰	08	02	وصال عاشق رسول حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ / خواجہ فقیر محمد چوراہی نقشبدی
سنیچر	20	۲۱	09	03	عرس حضرت شعیب الاولیاء شاہ دیار علی علیہ الرحمہ (براؤں شریف)
اتوار	21	۲۲	10	04	عرس مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (خلیفہ حضور مخدوم کچھوچھہ)
پیر	22	۲۳	11	05	محفل سماع درگاہ مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (نزد کچھوچھہ مقدسہ)
منگل	23	۲۴	12	06	عرس حضرت سید میر مسعود ہمدانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	24	۲۵	13	07	وصال امام زین العابدین رضی اللہ عنہ / سید اشرف حسین اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
جمعرات	25	۲۶	14	08	عرس مخدومی کچھوچھہ شریف / عرس شہنشاہ ہفت اقلیم سید تاج الدین اولیاء علیہ الرحمہ (ناگپور)
جمعہ	26	۲۷	15	09	عرس مخدومی زیارت موئے مبارک و دیگر تبرکات / دستار بندی جامع اشرف (کچھوچھہ شریف)
سنیچر	27	۲۸	16	10	قل شریف حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
اتوار	28	۲۹	17	11	فاتحہ حاجی الحرمین سید عبد الرزاق نور العین کچھوچھوی قدس سرہ النورانی / صفر المظفر کا چاند دیکھئے
پیر	29	یکم صفر المظفر	18	12	عرس سید امیر ملت علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس سید وارث پاک علیہ الرحمہ دیوا شریف
منگل	30	۰۲	19	13	عرس حضرت حافظ شاہ جمال اللہ علیہ الرحمہ (رامپور)
بدھ	31	۰۳	20	14	عرس خواجہ دانا سورتی علیہ الرحمہ / حافظ شاہ جمال اللہ رامپوری علیہ الرحمہ

قطب المشائخ حکیم ملت حضرت علامہ الحاج سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ

ولادت باسعادت: جنوری ۱۹۳۱ میں آپ کی ولادت کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔ **اسم گرامی:** حضرت علیہ الرحمہ کی جب ولادت ہوئی، خانوادۂ اشرفیہ کے عظیم بزرگ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ جو رشتے میں آپ کے پرنانا تھے موجود تھے، انہوں نے آپ کا نام قطب الدین اشرف منتخب فرمایا اور آپ کے لیے دعا فرمائی۔ **شجرۂ نسب:** آپ نجیب الطرفین سادات میں ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب سولھویں پہ حضرت سیدنا عبدالرزاق نورالعین جیلانی علیہ الرحمہ سے ستائیسویں نمبر پہ حضور غوث پاک قدس سرہ سے اور ۳۸ نمبر پر حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ **حلیہ مبارکہ:** قد لمبا جسم سڈول، سر بڑا، رنگ گورا، بال کچھ گھونگریالے، آنکھیں سرمگیں، ناک کھڑی، رخسار بھرے ہوئے، پیشانی روشن وکشادہ، چال میں متانت ووقار، پرنور اور مسکراتا چہرا، جو دیکھتا ہے آپ کا گرویدہ ہوجاتا اور آپ کی ولایت کی قسم کھاتا۔

حضرت علیہ الرحمہ کالباس: آپ کلی دار کرتا، علی گڑھ کٹ پائجامہ، تہ بند، صدری اور دو پلیے والی ٹوپی استعمال فرماتے۔ آپ کا لباس عموماً سفید ہوتا، کپڑے میں کوئی چھینٹ وینٹ اور نقش ونگار نہ ہوتے، البتہ ٹوپی میں سفید دھاگے کی کڑھائی ہوتی۔ کرتے اور صدری ہمیشہ بے کالر کے ہوتے۔ کرتے کی لمبائی گھٹنے سے تقریباً دوانگل زیادہ اور پائجامہ ہمیشہ ٹخنے سے اوپر ہوتا۔ سخت جاڑے کے موسم میں گدڑی پہنتے اور اخیر عمر میں عصاساتھ میں رکھتے۔ **تعلیم وتربیت:** حضرت علیہ الرحمہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی۔ میزان ومنشعب، ہدایۃ النحو اور کافیہ وغیرہ آپ نے اپنے چچا حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ سے پڑھا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے خود فرمایا کہ ۱۹۴۲ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے موقع پر میرے چچا حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ مجھے اپنے ساتھ بنارس لے گیے۔ صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لیے بنارس تشریف لائے تھے۔ بعد جلسہ چچا جان نے مجھے حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے سپرد فرمایا۔ میں اس سال آپ کی معیت میں جامعہ نعیمیہ پہونچا اور وہیں سے میں نے مروجہ علوم وفنون کی تکمیل کی۔ **سن فراغت:** جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے رجسٹر کے مطابق ۳ شعبان ۱۳۲۹ مطابق مئی ۱۹۵۰ بروز یکشنبہ ۱۹ سال کی عمر میں جامعہ نعیمیہ کے چالیسواں سالانہ اجلاس کے موقع پر حضرت علیہ الرحمہ کی دستار بندی ہوئی اور اس کے بعد ایک سال جامعہ نعیمیہ میں اعزازی مدرس رہے۔ **آپ کے اساتذہ:** حضرت علیہ الرحمہ کے اساتذہ میں آپ کے والد گرامی حضور اچھے میاں علیہ الرحمہ جو دس سال تک جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ، حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قبلہ اشرفی نعیمی، حضرت مفتی عمر صاحب قبلہ اشرفی نعیمی، حضرت مولانا یونس صاحب قبلہ اشرفی نعیمی، حافظ الٰہی بخش، حضرت مولانا سلامت اللہ، حضرت مولانا ذکی، حضرت مولانا آل حسن (علیہم الرحمہ) جیسے جلیل نے القدر علمائے کرام ہیں۔ حضرت علیہ الرحمہ نے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے تعلق سے کئی واقعات بتائے تھے جن میں سے ایک یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کی بعض تحریروں کو پڑھا تو ان کے دل میں حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ انہوں نے حاجی محمد اشرف کے ذریعہ حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کو اپنے یہاں مدعو کیا۔ حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمہ مرادآباد سے کچھوچھہ مقدسہ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے اجازت لے کر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے ملاقات کے لیے بریلی تشریف لے گئے اور اس طرح سے یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوگیے۔ **طبابت وحکمت:** علم طب خدمت خلق کا ایک بہترین ذریعہ ہے غالباً علم طب کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضرت علیہ

الرحمہ نے درس نظامی کی تکمیل اور یک سالہ تدریس کے بعد اپنے والد گرامی اور خاندان کے بزرگوں سے اجازت لے کر اس علم کی تحصیل کے لیے ۱۹۵۱ میں لکھنو طبیہ کالج میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۵ میں آپ نے بی۔ آئی۔ ایم۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ **عقد مسنون:** آپ کا عقد نکاح ۱۹۵۴ء میں بی بی سیدہ ثریا رحمۃ اللہ علیہا بنت سید ضمیر اشرف اشرفی جیلانی سے ہوا۔ جو خانوادہ اشرفیہ میں بڑی نیک سیرت اور پاک طینت خاتون تھیں۔ آپ سے تین فرزند سید فرید الدین اشرف، سید نظام الدین اشرف اور سید سراج الدین اشرف جیلانی اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں۔ **بیعت و خلافت:** حضرت علیہ الرحمہ کو اپنے والد گرامی حضور اچھے میاں علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل تھا اور اجازت و خلافت خانوادۂ اشرفیہ کی تین عظیم المرتبت شخصیات سے حاصل تھی۔ (۱) والد گرامی حضور اچھے میاں علیہ الرحمہ، (۲) عم گرامی حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اور (۳) خال محترم حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ سے۔ **مرزاپور میں قیام:** حضرت علیہ الرحمہ جب مرزاپور تشریف لے گئے اس وقت وہاں وہابیت و دیوبندیت کا بڑا زبر دست غلبہ تھا۔ مدرسہ عربیہ اور گنگا بائی مسجد جیسے مرکزی ادارے اور مرکزی مقامات وہابیوں کے زیر تسلط تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ بظاہر وہاں ایک طبیب و معالج کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔ مگر مرزاپور میں آپ کے جو کارنامے ہے اور خدمات ہیں اور سرزمین مرزاپور پر دین و سنیت کے لیے آپ نے جو جد وجہد فرمائی ہے، وہاں کے وہابیت و دیوبندیت زدہ لوگوں کو جس حسن تدبر کے ساتھ آشنائے حق کیا اور گمراہ گروں کا جس طرح مردانہ وار مقابلہ کیا، یہ سارے واقعات و حقائق اس بات کے غماز ہیں کہ حضرت علیہ الرحمہ مرزاپور صرف ایک معالج کی حیثیت سے نہیں بلکہ مسیحائے قوم وملت کی حیثیت سے تشریف لے گئے تھے۔ **مسند ارشاد پر:** والد گرامی اور برادر اکبر حضرت سید شاہ مفتی معین الدین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سیمانچل (اضلاع: کشن گنج، ارریہ، پورنیہ، کٹیہار) کے علاقے سے حضرت مولانا فخر الدین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اور مرحوم جناب منشی اسیر الدین اشرفی اور مرحوم مولوی قمر الدین صاحب کچھوچھہ مقدسہ آئے اور حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بصد اصرار یہ عریضہ پیش کیا کہ آپ ہمارے علاقے (سیمانچل) میں تشریف لے چلیں اور وہاں دعوت وارشاد کا کام انجام دیں مگر حضرت علیہ الرحمہ از راہ عجز ان کے ساتھ جانے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ یہ دونوں حضرات حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پہنچے اور حقیقت حال سنایا بالآخر حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے اشارے اور ان کے ایما پر حضرت علیہ الرحمہ ان حضرات کے ساتھ جانے کے لئے رضامند ہو گیے اور اسی سفر سے آپ کے دعوت وارشاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ **حج و زیارت:** حضرت علیہ الرحمہ نے دو حج فرمائے۔ پہلا حج ۱۹۹۷ میں۔ اس پہلے سفر میں آپ نے مصر کے تمام مقامات مقدسہ کی زیارت فرمائی۔ دوسرا حج ۲۰۰۴ء میں فرمایا اس سفر میں آپ کے ساتھ آپ کے جانشین حضرت علامہ سید شاہ نظام الدین اشرف اشرفی جیلانی دامت برکاتہم العالیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ **پابندی صلوۃ:** آپ نماز ہمیشہ وقت مستحب میں ادا فرماتے۔ اذان کے بعد آپ کو سب سے پہلی فکر نماز کی ہوتی۔ **تلاوت قرآن کی کثرت:** حضرت علیہ الرحمہ کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے، اہل خانہ کا بیان ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں حضرت علیہ الرحمہ ہر تین چار دن میں قرآن پاک کا ایک دور مکمل فرما لیتے۔ **اخلاق کی بلندی:** حضرت علیہ الرحمہ کی زندگی بڑی سادہ اور پاکیزہ زندگی تھی، آپ اخلاق عالیہ کے بلند مرتبے پر فائز تھے۔ جو بھی چند منٹوں کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا وہ آپ کی عالی ظرفی اور اخلاق کی بلندی سے متاثر ہو کر آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ **انداز گفتگو:** حضرت علیہ الرحمہ جب بھی گفتگو فرماتے بالکل ٹھہر ٹھہر کر اور بڑے سلیس انداز میں گفتگو فرماتے، لب ولہجے میں مکمل اعتقاد ہوتا، آواز نرم و آہستہ، جملے نپے تلے ایسا لگتا کہ آپ کسی اچھے ادیب کا مضمون پڑھ رہے ہوں نہ کوئی لفظ ضرورت سے زائد اور نہ کوئی لفظ ضرورت سے کم، گفتگو کے وقت نہ کہیں اٹکتے اور نہ

کسی لفظ کی بار بار تکرار فرماتے۔ زبان بڑی شیریں اور شائستہ ہوتی، پریشان زدہ لوگ آپ کی مجلس میں سکون وراحت محسوس کرتے، آپ کی مجلس میں جو بیٹھتا گھنٹوں بیٹھ جاتا نہ تو اسے کوئی اکتاہٹ ہوتی اور نہ مجلس سے اٹھنے کو جی چاہتا۔ **حضرت علیہ الرحمہ کی مجلسیں:** حضرت علیہ الرحمہ مجلس میں جب بھی بیٹھتے چارزانو بیٹھتے۔ گھنٹوں گذر جاتے مگر پہلو نہ بدلتے اور نہ ہی کبھی لوگوں کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھتے۔ آپ کی مجلس گفتگو تذکیر وموعظت، بزرگوں کے واقعات اور علمی موضوعات پر مشتمل ہوا کرتی۔ **ذہانت وقوت حافظہ:** حضرت علیہ الرحمہ کی عمر تراسی چوراسی برس کی ہو چکی تھی مگر اس عمر میں بھی آپ کی یادداشت کا عالم یہ تھا کہ برسوں پہلے جس شخص سے بھی ملاقات ہوئی ہوتی آپ اسے فورا پہچان لیتے،اس سے اس کے،اس کے اہل خانہ اور اس کے گاؤں کے لوگوں کی خیر وخیریت نام بنام دریافت کرتے کہ فلاں بابو کا کیا حال ہے، فلاں صاحب کیسے ہیں؟

حضرت علیہ الرحمہ کے خطابات: حضرت علیہ الرحمہ کا خطاب مختصر وجامع ہوا کرتا تھا، آپ اکثر وبیشتر عشق ومحبت، بزرگوں کے فضائل ومناقب، سیرت وسوانح اور تصوف وتزکیہ جیسے موضوعات پر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ **انداز تبلیغ:** حضرت علیہ الرحمہ کا انداز تبلیغ اور لوگوں سے منفرد ویگانہ تھا۔ آپ کی مجلسوں میں دعوت تبلیغ کو اولین ترجیحات حاصل ہوئی تھی اور آپ کی کوئی مجلس دینی تذکرے سے خالی نہ ہوتی۔ آپ کی محفل میں اگر کوئی وہابی، دیوبندی آتا تو آپ اس سے بھی حسن خلق اور کشادہ ظرفی سے باطل فرقے سے ملتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک دو ملاقات کے بعد وہ آپ کا گرویدہ اور آپ کا اسیر ومرید ہو جاتا۔ **کتب بینی کا شوق:** حضرت علیہ الرحمہ کو دیکھا کہ آپ کثرت سے کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ اکثر وبیشتر آپ بیٹھ کر مطالعہ فرماتے تھے۔ رات سوتے وقت مچھر دانی لگ جاتی اور بجلی نہیں ہوتی تو آپ کتاب کے مطالعہ کے لیے مچھر دانی کے اندر لیمپ یا ایمرجنسی لائٹ وغیرہ رکھواتے۔ **علماء نوازی:** حضرت علیہ الرحمہ علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے، مزید آپ علیہ الرحمہ اکثر لوگوں کو اس بات کی تاکید کیا کرتے تھے کہ 'یہ علماء کرام ہیں ان کے علم کی قدر کیا کرو۔ **طلبہ نوازی:** جامع اشرف، امیر العلوم سمنانی اور دیگر مدارس اسلامیہ کے سیکڑوں طلبہ اس بات پر گواہ ہیں کہ اگر ایک دو طالب علم بھی حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بغرض ملاقات پہونچ جاتے اور حضرت علیہ الرحمہ گھر کے اندر ہوتے تو آپ ان کے لیے باہر تشریف لے آتے اور خادم خانہ کو فوری چائے بسکٹ کا حکم فرماتے،طلبہ سے ان کی خیر وخیریت دریافت کرتے اور انہیں محنت سے پڑھنے لکھنے کی تاکید فرماتے۔ **مہمان نوازی:** حضرت علیہ الرحمہ کا گھر ضیافت ومہمان نوازی میں پورے کچھوچھہ مقدسہ میں مشہور ہے۔ مہمان نوازی کے سلسلے میں حضرت علیہ الرحمہ کا معمول دیکھا گیا کہ جیسے ہی کوئی مہمان وارد ہوتا۔ سلام ومصافحہ کے بعد فوراً کرسی کی جانب بیٹھنے کا اشارہ فرماتے اور چائے ناشتہ حاضر کرنے کا حکم دیتے، آنے والے مہمان سے،اس کے گھر کے ہر ہر فرد کے بارے میں تفصیلی خیریت دریافت کرتے، اگر مہمان درگاہ شریف جانے کی اجازت طلب کرتا تو حضرت تاکید فرماتے کہ شام کے وقت جلدی آجایئے گا اور کھانا یہیں کھایئے گا، اگر سخت دھوپ اور گرمی ہوتی تو آپ فرماتے، ابھی آرام کیجیے چار بجے جایئے گا۔ اگر مہمان پہلی مرتبہ کچھوچھہ شریف حضرت کے مکان پر حاضر ہوتا تو حضرت کسی کو ساتھ میں کر دیتے۔ ہر آنے والے سے حضرت علیہ الرحمہ کے ملنے کا انداز اتنا پرتپاک ہوتا کہ اگر آنے والا بالکل نووارد اور پہلی بار آیا ہوتا تو اسے ایسا لگتا کہ حضرت علیہ الرحمہ سے یہ پہلی ملاقات نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ **انسانی ہمدردی ومشکل کشائی:** حضرت علیہ الرحمہ کے اندر خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ آپ ہمیشہ دوسروں کے غم کو اپنا غم اور دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانتے۔ حضرت علیہ الرحمہ کا معمول دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی پریشان زدہ اپنی پریشانی لے کر آتا تو اکثر وبیشتر ایسا ہوتا کہ آپ اسے اپنے قریب بلاتے، اپنا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتے،اس کی طرف ذرا جھک جاتے اور اس کی داستان مصیبت کو بڑے

غور سے سنتے۔ پھر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے فرماتے "بیٹا ہم دعا کرلیں گے ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"حضرت علیہ الرحمہ کے اس جملے میں نہ معلوم اللہ تعالی نے کون سا اثر اور تسلی کا کون سا سامان چھپار کھا تھا کہ آپ کی زبان مبارک سے جیسے ہی یہ کلمہ ادا ہو تا پریشان زدہ کے چہرے پر اس وقت اطمینان وسکون کی لکیریں نمایاں ہو جاتیں۔ **غریب نوازی:** حضرت علیہ الرحمہ غریبوں اور خستہ حال لوگوں کا بڑا خیال رکھتے۔ آپ اپنے سارے مریدوں سے یکساں محبت فرماتے۔ آپ علیہ الرحمہ اکثر وبیشتر فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا! ہم غریبوں میں ہیں اس لئے غریبوں کا خیال رکھا کریں۔ **حضرت علیہ الرحمہ کے آخری ایام:** وصال سے تقریبا چار سال قبل ہی سے حضرت علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی تھی۔ ڈاکٹروں کا علاج مسلسل چلتا رہا۔ جب بھی تکلیف کی شدت بڑھتی آپ اپنا سر تکیے پر رکھتے اور سجدہ کی حالت میں آجاتے، مسلسل علالت نے آپ کے جسم کو انتہائی کمزور ولاغر اور نحیف وناتواں بنادیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا تھا، اخیر اخیر میں آپ پر سکر کی حالت طاری رہنے لگی تھی۔ کئی کئی گھنٹے گذر جاتے مگر آپ کی آنکھیں بند تھیں لیکن سکر کی حالت سے جیسے ہی "صحو" کی طرف لوٹتے آپ کی زبان پر سب سے پہلا کلمہ یہ ہوتا "کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے مجھے تیمم کراؤ نماز پڑھنی ہے۔ **وفات حسرت آیات:** جناب تاج الدین اشرفی صاحب کا بیان ہے کہ وصال سے تقریبا ایک ماہ قبل حضرت علیہ الرحمہ نے مجھ سے دریافت فرمایا: بیٹا یہ کون سا مہینہ چل رہا ہے؟ میں نے انگریزی مہینے کا نام لیتے ہوئے کہا کہ حضرت یہ دسمبر کا مہینہ ہے۔ حضرت نے فرمایا: ارے بھئی اپنا مہینہ بتاؤ، میں نے عرض کیا حضرت! یہ ماہ صفر ہے۔ حضرت نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا ابھی ایک مہینہ اور ہے۔ میں اس وقت حضرت کے اس جملے کا مطلب نہ سمجھ سکا لیکن جب ربیع الاول کے مہینے میں حضرت علیہ الرحمہ کا وصال ہوا تو اس وقت میری سمجھ میں آیا کہ حضرت علیہ الرحمہ کا اشارہ شاید اسی طرف تھا۔ آپ کا وصال شب جمعرات ١١/ ربیع الاول ١٤٣٤ ہجری مطابق ٢٣ جنوری ٢٠١٣ء بارہ بج کر دس منٹ میں لکھنو" آستھا اسپتال میں ہوا 'اناللہ وانا الیہ راجعون"۔ **تجہیز وتدفین:** لکھنؤ سے آپ کا جسد خاکی کچھوچھہ مقدسہ لایا گیا۔ جمعہ کے دن تقریبا ١ / بجے دن آپ کو غسل دیا گیا، غسل کے وقت خانوادہ کے تقریباً سبھی افراد موجود تھے۔ ١٢/ ربیع الاول شریف کے دن نماز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ کچھوچھہ شریف سے درگاہ شریف آستانہ مخدومی پر لے جایا گیا۔ آپ کے جانشین تاج الاسلام حضرت علامہ سید شاہ نظام الدین اشرف اشرفی جیلانی نے آپ کی ترقی درجات اور سارے حاضرین کے لیے بڑے پر سوز اور درد بھرے انداز میں دعا کی۔ آستانہ مخدومی پر حاضری کے بعد آپ کا جنازہ جامع اشرف کے گراؤنڈ میں لایا گیا اور وہیں نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کئے گئے۔ (ماخوذ: قطب المشائخ / ناشر ادارہ القطب کولکاتا)

کلام: حضور مجاہد دوراں سید مظفر حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

باطل کے پجاری لطف وکرم احساس محبت کیا جانیں
تفریق کے پیکر دشمن دیں یہ حق وصداقت کیا جانیں

امید وفا اور پھر ان سے یہ ایک حسیں سا دھوکہ ہے
یہ جور و جفا کے خوگر ہیں احساس مروت کیا جانیں

تخریب کا حامل کیا جانیں، تعمیر جہان انسانی
عزت کے لٹیرے، طالب زر، تنظیم و اخوت کیا جانیں

الاشرفی جنتری	ستمبر 2022	صفر المظفر 1444	بھادوں فصلی 1428	بھادوں بنگلہ 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعرات	01	۰۴	21	15	عرس مقبول احمد شاہ قادری علیہ الرحمہ کرناٹک
جمعہ	02	۰۵	22	16	وصال حضرت حسنین رضاخان علیہ الرحمہ بریلی شریف / وصال علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
سنیچر	03	۰۶	23	17	عرس عبدالوہاب زکریاملتانی سہروردی گجرات / وصال مفتی شریف الحق امجدی علیہماالرحمہ
اتوار	04	۰۷	24	18	ولادت حضرت سیدناامام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / عرس غوث بہاؤالدین زکریاملتانی سہروری
پیر	05	۰۸	25	19	عرس حضرت داتاگنج بخش علی ہجویری لاہوری علیہ الرحمہ
منگل	06	۰۹	26	20	گہرے مطالعہ (کتب بنی) کے ذریعے کسی بھی کام کوزیادہ موثرانداز سے سرانجام دیاجاسکتاہے۔
بدھ	07	۱۰	27	21	عرس علامہ جیلانی میاں بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
جمعرات	08	۱۱	28	22	عرس بابائے قوم وملت حضرت سید تنویر اشرف اشرفی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعہ	09	۱۲	29	23	عرس مجاہدی آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ (انڈمان نیکوبار)
سنیچر	10	۱۳	30	24	عرس حضرت شاہ درگاہی میاں علیہ الرحمہ رامپور
اتوار	11	۱۴	یکم کنوار	25	عرس عبداللطیف شاہ بھٹائی قلندر سہروردی علیہ الرحمہ / حضرت خادم شاہ کرسچن کالج لکھنؤ
پیر	12	۱۵	2	26	عرس حضرت شاہ اسحاق مغربی سہروردی شیخ پور علیہ الرحمہ / علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
منگل	13	۱۶	3	27	عرس مخدوم شہباز بھاگلپوی علیہ الرحمہ / شاہ بدیع الدین پھلواروی علیہ الرحمہ بہار
بدھ	14	۱۷	4	28	عرس حضرت حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
جمعرات	15	۱۸	5	29	عرس سید حامد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / حضرت سید احمد شاہ علیہ الرحمہ کالپی شریف
جمعہ	16	۱۹	6	30	عرس حضرت سید محی الدین اشرف عرف اچھے میاں اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	17	۲۰	7	31	وصال حضرت سید جہانگیر اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس مخدوم شہباز علیہ الرحمہ بھاگلپور
اتوار	18	۲۱	8	یکم کنوار	عرس حضرت ابواسحق بیتھو شریف / شہید ملت جبلپوری علیہما الرحمہ
پیر	19	۲۲	9	02	عرس حضرت سیدناشاہ میناعلیہ الرحمہ (لکھنؤ)
منگل	20	۲۳	10	03	عرس رضوی / حضرت بغدادی شاہ علیہ الرحمہ کولکتہ
بدھ	21	۲۴	11	04	فتح بیت المقدس 1187 عیسوی / عرس رضوی / حاجی حسام الدین علیہ الرحمہ فتح پور
جمعرات	22	۲۵	12	05	قل شریف حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
جمعہ	23	۲۶	13	06	عرس مجدد الف ثانی سرہند شریف / شہنشاہِ بندیل کھنڈ سید مبارک علی شاہ مہوباعلیہماالرحمہ
سنیچر	24	۲۷	14	07	وصال حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ / عرس مخدوم شاہ علیہ الرحمہ کانپور
اتوار	25	۲۸	15	08	شہادت خلیفہ پنجم امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ / نذربارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
پیر	26	۲۹	16	09	عرس حضرت پیر سید مہر علی حنفی چشتی گولڑوی علیہ الرحمہ
منگل	27	۳۰	17	10	ربیع الاول کاچاند دیکھئے
بدھ	28	یکم ربیع الاول	18	11	کتاب ایک بہترین استاد ہے۔ جس ذریعے موجودہ وسابقہ ادوار کے اساتذہ سے فیض پاسکتے ہیں۔
جمعرات	29	۰۲	19	12	عرس حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی علیہ الرحمہ
جمعہ	30	۰۳	20	13	اشرف الصوفیاء حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہماالرحمہ

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

فضائل اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان محامد و محاسن، خصائص و امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ قرآن کریم میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ذاتی نام ''محمد'' اور ''احمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان ہوئے ہیں جبکہ متعدد صفاتی نام مذکور ہیں جیسے مدثر، مزمل، طہ، یسین اور کہیں بشیر، مبشر، نذیر، منذر مزید بر آن کہیں پر رحمن، رحیم، شاہد، مشہود، شہید، ھادی، کریم، سراج منیر اور نور وغیرہ منقول ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے ان گنت اسمائے حسنیٰ منقول ہیں لیکن ذاتی نام صرف اللہ ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں لیکن ذاتی نام صرف دو ہیں۔ محمد اور احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے: زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے۔ (قسطلانی، المواھب اللدنیہ، ۱:۷۰)

اسی طرح رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں اپنے ذاتی اسماء کے ساتھ ساتھ دیگر صفاتی اسماء مبارکہ بھی بیان فرمائے چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لی خمسة اسماء انا محمد و احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب (متفق علیہ) ''میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا۔ میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روز حشر) اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں (سب سے آخر میں آنے والا ہوں)''۔ اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے کئی اسمائے گرامی بیان فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انا محمد و احمد و المقفی والحاشر و نبی التوبة و نبی الرحمة (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: ۲۳۵۵) ''میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی ہوں، حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں''۔

اس حوالے سے کتاب اسمائے مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مصنف نے سیرت نگاروں کے تقریباً تمام اقوال نقل فرمائے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے: امام قسطلانی نے المواھب اللدنیہ میں ۱۱۳۳ اسماء مبارکہ اور کنیتیں نقل فرمائی ہیں، امام سیوطی نے الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ میں ۳۴۰ اسماء مبارکہ اور کنیتیں ذکر فرمائی ہیں۔ امام صالحی نے سبل الھدی والرشاد میں ۷۵۴ اسمائے مبارکہ اور کنیتیں بیان کی ہیں۔ ابن فارس کا کہنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ ۱۲۰۰ ہیں۔ قاضی ابو بکر بن عربی نے ۱۰۰۰ اسماء مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درج کئے ہیں۔ اسی طرح ابن دحیہ نے ۳۰۰ درج کئے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ۱۴۰۰ اسماء نقل فرمائے۔ یوں مجموعی طور پر اسماء مبارکہ کی تعداد ۱۴۰۰ سے زائد بن جاتی ہے۔ (اسماء مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۱۷)

اسم گرامی کے حروف کی برکات

اس سلسلے میں علامہ مُلّا معین واعظ کاشفی حنفی علیہ الرحمہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف معارج النبوت میں ایک روایت نقل کی ہے: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مکرم مخلوق بنایا ''ولقد کرمنا بنی آدم'' اور اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل پر پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس کا گول سر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میم ہے اور اس کے ہاتھ حا کی مانند ہیں اور جوف دار شکم میم ثانی اور اس کے پاؤں دال کی طرح ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے۔ اس کی انسانی شکل کو مسخ کر دیں گے اور شیطانی ہیئت پر پھیر دیں گے کیونکہ انسانی شکل میرے نام کی شکل پر ہے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حق تعالیٰ اس شخص کو میرے نام کی صورت پر عذاب نہیں کرتا وہ بندہ جو میرا ہم نام، فرماں بردار اور محب ہو اس کو کیسے عذاب دے گا۔ (معارج النبوت، ص ۲۸)

اسمِ گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و خصائص کا شمار جس طرح ممکن نہیں اُسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے فضائل بے شمار ہیں، جن کا تعین ممکن نہیں۔ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات بہت ہیں ذیل میں اُن کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے:

مشہور حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قال ا للہ تعالی: وعزتي وجلالي محمدلا أعذب أحداً تسمي باسمك في النار "اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم! (اے حبیب مکرم!) میں کسی ایسے شخص کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر ہو گا۔" (حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۵) اِمام حلبی لکھتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں نام سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور نام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: يوقف عبدان بين يدي الله عزوجل، فيقول الله لهما: ادخلا الجنة، فإنّي آليت على نفسي أن لا يدخل النار من اسمه محمد ولا أحمد "دو آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ اُنہیں فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جس کا نام 'محمد' یا 'احمد' رکھا گیا۔ (حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۵) مناوی نے 'فیض القدیر (۵:۴۵۳)' میں کہا ہے کہ اِسے ابنِ سعد نے 'الطبقات الکبریٰ' بیان کیا ہے۔ امام شعرانی نے 'کشف الغمۃ (۱:۳۲۸)' میں کہا ہے کہ اسے محمد بن حنفیہ نے روایت کیا ہے۔

معضل سے مروی حدیثِ مبارکہ میں ہے: إذا كان يوم القيامة نادي مناد: يا محمد! قم فادخل الجنة بغير حساب، فيقوم كل من اسمه محمد، يتوهّم أن النداء له. فلكرامة محمد صلي الله عليه وآله وسلم "روزِ محشر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے محمد! جنت میں داخل ہو جا۔ پس ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہو گا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ نداء اُس کے لئے ہے کھڑا ہو جائے گا۔ پس یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرامت کے سبب ہے۔" (حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۶)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إذا سمّيتم محمداً فلا تضربوا ولا تقبّحوه وأكرموه وأوسعوا له في المجلس "جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو نہ اسے مارو اور نہ اس کی برائی بیان کرو بلکہ اس کی تکریم کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ چھوڑ دو۔" (شعرانی، کشف الغمۃ، ۱:۳۲۸/ مناوی، فیض القدیر، ۱:۳۸۵/ عجلونی، کشف الخفاومزیل الإلباس، ۱:۹۴، رقم: ۲۳۹/ حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۵) ایک روایت میں ہے کہ محمد نام رکھنے سے انسان میں برکت آ جاتی ہے اور جس گھر یا مجلس میں محمد نام کا شخص ہو وہ گھر اور مجلس بابرکت ہو جاتی ہے۔ (حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۵)

سیدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کا قول ہے: من كان له حمل فنوي أن يسميه محمداً حوله الله تعالي ذكراً، وإن كان أنثي "جس کی عورت حمل سے ہو اور وہ نیت کرے کہ (پیدا ہونے والے) بچے کا نام محمد رکھے گا تو اِن شاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو گا اگرچہ حمل میں لڑکی ہی ہو۔" (بحوالہ: حلبی، اِنسان العیون، ۱:۱۳۶/ شعرانی، کشف الغمہ، ۱:۳۲۸) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس نے حمل میں موجود بچہ کا نام محمد رکھا تو لڑکا ہی پیدا ہو گا۔ ابنِ وہب کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے سات بچوں کا نام دورانِ حمل ہی میں محمد رکھنے کی نیت کر لی تھی، جس کی برکت سے سب لڑکے پیدا ہوئے۔ (ایضاً) حلبی نے 'انسان العیون ص ۱:۱۳۵' میں کہا ہے حفاظِ حدیث نے اِس روایت کی صحت کا اِقرار کیا ہے۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما اجتمع قوم قط فی مشورة معهم رجل اسمه محمد، لم يدخلوه في مشورتهم إلا لم يبارك لهم "کوئی قوم مشورہ کے لئے جمع ہو اور محمد نام والا کوئی شخص اُن کے مشورہ میں داخل نہ ہو

تو اُن کے کام میں برکت نہیں ہو گی۔" (خطیب بغدادی، موضح أوهام الجمع والتفریق، ۱:۴۴۶) حلبی نے 'انسان العیون (۱:۱۳۵)' میں کہا ہے حفاظِ حدیث نے اِس روایت کی صحت کا اِقرار کیا ہے۔

حضرت محمد بن عثمان عمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما ضر أحدکم لو کان فی بیته محمد ومحمدان وثلاثة". تم میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اگر اُس کے گھر کے اِفراد میں ایک یا دو یا تین شخص محمد نام کے ہوں۔" (ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۵:۵۴ / مناوی، فیض القدیر، ۳:۲۴۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما أطعم طعام علي مائدة، ولا جلس علیها، وفیها اسمي إلا قدسوا کل یوم مرتین"کوئی بھی دستر خوان ایسا نہیں جس پر کھانا کھایا جائے اور وہاں میرا اہم نام بیٹھا ہو تو فرشتے ہر روز دو مرتبہ (اُس دستر خوان کی) تعریف نہ کرتے ہوں۔ "خطیب بغدادی، موضح أوهام الجمع والتفریق، ۱:۴۴۶) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ما کان فی أهل بیت اسم محمد إلا الغرماء برکته". جس گھر میں بھی محمد نام کا شخص ہو اُس میں برکت پھیل جاتی ہے۔" (مناوی، فیض القدیر، ۵:۴۵۳)

اِمام حلبی علیہ الرحمہ 'اِنسان العیون (۱:۱۳۶)' میں روایت کرتے ہیں "جس کی بیوی حاملہ ہو اور وہ بچہ کا نام محمد رکھنے کا اِرادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بیٹا عطا کرے گا۔ جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اِرادہ کرلے کہ وہ ہونے والے بچہ کا نام محمد رکھے گا تو اُس کا بچہ زندہ رہے گا۔" اِسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، ۷:۴۱۸)

مولائے کائنات سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ جنت میں سب کو اُن کے ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اُن کی کنیت نہیں ہو گی، سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے۔ اُنہیں تعظیما 'ابو محمد' کہہ کر پکارا جائے گا، اور یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توقیر کے سبب ہے۔" حلبی، انسان العیون، ۱:۱۳۶) غرض کہ اسم محمد کی فضیلت سے متعلق احادیث کریمہ اور مفسرین کرام کی عبارتیں مختلف کتابوں میں موجود ہیں یہاں ان تمام کو جمع کرنے سے ضخامت بڑھ جائیگی اس لئے اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

بعض صحابہ کا نام آپ ﷺ نے خود محمد رکھا: محمد نام رکھنے کے سلسلے میں آپ نے صرف زبانی ترغیب نہیں دی بلکہ متعدد صحابہ کرام کے یہاں پیدا ہونے والے لڑکوں کا نام بھی آپ نے محمد رکھا چنانچہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیار کے فرزند کا نام محمد رکھا۔ عام مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے لڑکے کا نام محمد رکھا۔ اس کے علاوہ متعدد صحابہ کرام کے لڑکوں کا نام خود نبی کریم ﷺ نے محمد رکھا۔ مثلا محمد بن ابی بکر، محمد بن سعد بن ابی وقاص، محمد بن المنذر، محمد بن طلحہ اور محمد بن ضمرہ وغیرہ کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اس کی تفصیل الاصابة في تميز الصحابه کی پانچویں جلد میں موجود ہے۔ مشہور تاریخ نگار ابن سعد نے اپنے طبقات میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی صلبی اولاد میں ۱۴ لڑکے اور لڑکیاں تھیں۔ ان ۱۴ لڑکوں کے نام حضرت علی نے محمد رکھا۔

رسول اللہ ﷺ خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کی اس سنت سے عام صحابہ کرام میں محمد نام رکھنے کی ایسی عملی تحریک چلی کہ الاصابہ اور امام بخاری کی التاریخ الکبیر کے اعداد و شمار کے مطابق تقریبا محمد نامی صحابہ کی تعداد ۶۰ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ مجھے اس مقام پر حیرت ہوئی کہ سب سے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے لیکن محمد نام رکھنے کا شوق حضرات صحابہ تابعین اور تبع تابعین میں اتنا شدید تر ہو چکا تھا کہ محمد نامی صحابہ تابعین اور تبع تابعین (جن سے کسی نہ کسی سے حدیث مروی ہے) کی تعداد بقول امام ذہبی علیہ الرحمہ کے حساب وشمار ۱۲۶۶ کے قریب آتی ہے۔ ان سب کا یہ عمل اسم محمد سے عقیدت و محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (الحاج ابو محامد)

الاشرفی جنتری	اکتوبر 2022	ربیع الاول 1444	کنوار فصلی 1429	کنوار بنگلہ 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	01	۰۴	21	14	وصال خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ / حضرت سیدنا میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی علیہ الرحمہ
اتوار	02	۰۵	22	15	وصال مفتی اعظم اڑیسہ سید عبد القدوس علیہ الرحمہ / شیخ العلماء علیہ الرحمہ گھوسی / **گاندھی جینتی**
پیر	03	۰۶	23	16	عرس حضرت منگالیا شاہ سلطان سہروردی علیہ الرحمہ **/ درگا اشٹمی**
منگل	04	۰۷	24	17	وصال امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ (مرید و خلیفہ حضور اعلیٰ اشرفی میاں کچھوچھوی)
بدھ	05	۰۸	25	18	شہادت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / حضرت میاں محمد میر شاہ قادری لاہوری علیہ الرحمہ
جمعرات	06	۰۹	26	19	عرس شاہ شرف الدین علیہ الرحمہ سدھولی / حضرت معصوم ربانی سرہندی علیہ الرحمہ
جمعہ	07	۱۰	27	20	عرس آغاز خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف تا بارہ ربیع الاول
سنیچر	08	۱۱	28	21	عرس مجذوب الٰہی صوفی سرمد شہید دہلوی علیہ الرحمہ
اتوار	09	۱۲	29	22	جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم / عرس حکیم ملت سید قطب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
پیر	10	۱۳	یکم کارتک	23	عرس حضرت مخدوم علاء الدین سید علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ
منگل	11	۱۴	2	24	عرس حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ النورانی دہلی
بدھ	12	۱۵	3	25	عرس سید انوار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	13	۱۶	4	26	عرس سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ
جمعہ	14	۱۷	5	27	ولادت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ / مخدوم شیخ سعد الدین خیر آبادی علیہ الرحمہ
سنیچر	15	۱۸	6	28	عرس مخدوم نور قطب عالم پنڈوہ / سید مصطفی اشرف کچھوچھہ شریف / سید آل رسول مارہروی علیہما الرحمہ
اتوار	16	۱۹	7	29	عرس حضرت مولانا اجمل شاہ علیہ الرحمہ (سنبھل)
پیر	17	۲۰	8	30	عرس واحدی طیبی بلگرام شریف / وصال حضرت سید کمیل اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	18	۲۱	9	31	عرس حضرت خدا بخش ریاؤں علیہ الرحمہ بہار
بدھ	19	۲۲	10	یکم کارتک	وصال حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
جمعرات	20	۲۳	11	02	عرس فصل الرحمن گنج مرادآبادی / حضرت کریم شاہ ناگپوری / شاہ زاہد شریف مالدہ علیہما الرحمہ
جمعہ	21	۲۴	12	03	عرس سید جعفر علیہ الرحمہ بہار شریف / عرس شیخ کلیم اللہ ولی جہاں آبادی علیہ الرحمہ
سنیچر	22	۲۵	13	04	عرس سید شاہ آل مصطفیٰ اچھے میاں علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
اتوار	23	۲۶	14	05	وصال حضرت سید امین اشرف اشرفی کچھوچھہ شریف / شاہ نبی رضا دادا میاں علیہما الرحمہ لکھنؤ
پیر	24	۲۷	15	06	عرس حضرت بو علی شاہ قلندر علیہ الرحمہ / عرس برہان ملت علیہ الرحمہ جبلپور **/ کالی پوجا**
منگل	25	۲۸	16	07	حضرت سید حسام الدین تیغ برہنہ سہروردی علیہ الرحمہ گلبرگہ شریف
بدھ	26	۲۹	17	08	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
جمعرات	27	یکم ربیع الآخر	18	09	ربیع الآخر کا چاند دیکھئے / عرس شیخ اعظم سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعہ	28	۰۲	19	10	عرس حضرت تیغ علی شاہ علیہ الرحمہ (سرکاہی شریف مظفرپور)
سنیچر	29	۰۳	20	11	صندل حضرت شاہ محمد محمود صوفی سرمست علیہ الرحمہ
اتوار	30	۰۴	21	12	عرس امین شریعت علامہ رفاقت حسین اشرفی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
پیر	31	۰۵	22	13	وصال سید شاہ ابراہیم ایرجی علیہ الرحمہ (درگاہ حضور محبوب الٰہی علیہ الرحمہ دہلی)

جمعہ کا خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدِ الْاَیَّامِ o وَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِیْنُ اِلَّا اِیَّاہُ وَھُوَالَّذِیْ فَرَضَ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ o وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ o وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ o خُصُوْصًا عَلٰٓی اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ بِالتَّحْقِیْقِ o اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ ﹰالصِّدِّیْقِ o وَعَلَی النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ o اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ o وَعَلٰی کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْقَانِ o اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانِ ابْنَ عَفَّانَ o وَعَلٰے غَالِبِ کُلِّ غَالِبٍ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ o وَعَلَے الْاِمَامَیْنِ الْهُمَامَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِ ﹰالْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَیْنِ o وَعَلٰٓی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ o وَعَلٰے عَمَّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَهَّرَیْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ o اَلْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ o وَعَلَے السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ o وَسَآئِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ o رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ o بَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ o وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ o

جمعہ کا خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِہِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ o وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ o وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ o وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُهٗ o اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۢ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۢ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ o وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ o وَعَلٰی کُلِّ مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ o وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ o بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o عِبَادَاللّٰهِ o اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰٓی اَعْلٰے وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَکْبَرُ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود شریف: لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ﹰالَّذِیْ کَانَ عَلِیًّا فِیْ دَرَجَاتِهٖ o فَاطِمًا فِیْ تَطْهِیْرَاتِهٖ o حَسَنًا فِیْ صِفَاتِهٖ o شَهِیْدًا فِیْ تَجَلِّیَاتِهٖ o زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ فِیْ عِبَادَاتِهٖ o بَاقِرًا فِیْ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِمَعْلُوْمَاتِهٖ o صَادِقًا فِیْ اَقْوَالِهٖ o کَاظِمًا فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ o مُتَمَکِّنًا فِیْ مَقَامِ الرِّضَا o جَوَادَ کَفِّهٖ عِنْدَ الْعَطَا o هَادِیًا اِلٰی سَبِیْلِ النَّجَاةِ o عَسْکَرِیًّا مَعَ الْغُزَاةِ o مَهْدِیًّا اِلٰی طَرِیْقِ الْیَقِیْنَ o غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَجْمَعِیْنَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ) o اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ o اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ o اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ o اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ o وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَسَلَّمْ o

مشکلم سہل کن بر من حیران مددے

کلام: محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ

شاہ جیلاں بمن زار و پریشان مددے
نورعینین نبی سید و سلطان مددے

با میدیکہ بہ بغداد زہند آمدہ ام
مشکلم سہل کن برمن حیران مددے

بردل مردہ من یک نظر لطف بکن
اے مسیحائے زماں عیسےٰ ادوراں مددے

بر در پاک تو داریم سر عجز و نیاز
پیر پیران جہاں مرشد پاکان مددے

ماغریبیم وغریب الوطنیم اے آقا
چشم رحمت بکشا سوئے غریبان مددے

ہندی وسندی وتر کی بدرت عرضگذار
اے شہنشاہ نوازندہ مہمان مددے

حال دل را چہ کنم عرض کہ خود بر تو عیاں
بچنین خستگی جاں پرارمان مددے

طالب معرفتم قلب مرا روشن کن
اے شہ کشور دین صاحب عرفان مددے

اشرفی آمدہ در حالت پیری بدرت
دستگیری بکن اے حامی پیران مددے

کلام: حجۃ الاسلام حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

(خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)

پار بیڑا لگائے آل رسول
ڈوبے بجرے ترائے آل رسول

ٹھوکروں پہ نہ ڈال غیروں کی
ہم ہیں قدموں میں آئے آل رسول

تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں
تو ہی دے یا دلائے آل رسول

جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا
بھر دے داتا برائے آل رسول

دے دے چُمکار کر کوئی ٹکڑا
سگِ در کو رضائے آل رسول

دَر سے اپنے نہ کر اُسے دُر دُر
دُر دے دَر کی رضائے آل رسول

دُور دوری کا دَور دَورا ہو
دَور پھر یہ نہ آئے آل رسول

ہیں رضا غوث کے قدم بَقدم
ہیں قدم اُن کے پائے آلِ رسول

(بیاض پاک صفحہ ۳۱)

الاشرفی جنتری	نومبر 2022	ربیع الآخر 1444	کارتک فصلی 1429	کارتک بنگلہ 1428	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
منگل	01	۰۶	23	14	قاضی القضاۃ حضرت امام یوسف بغدادی علیہ الرحمہ / حضرت شاہ شہود الحق پیر.بیگھہ
بدھ	02	۰۷	24	15	حضرت خواجہ غلام فرید چشتی علیہ الرحمہ / وصال حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ
جمعرات	03	۰۸	25	16	حضرت سید غوث عبد النبی سہروردی گجراتی علیہ الرحمہ
جمعہ	04	۰۹	26	17	عرس علامہ عبد المعبود نوری علیہ الرحمہ (فتح پور) / علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ
سنیچر	05	۱۰	27	18	شہادت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / وصال حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمہ
اتوار	06	۱۱	28	19	گیارہویں شریف شیخ غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی
پیر	07	۱۲	29	20	عرس شیخ محی الدین ابن العربی علیہ الرحمہ دمشق
منگل	08	۱۳	30	21	گرونانک جینتی / چاند گرہن
بدھ	09	۱۴	یکم اگہن	22	وصال حضرت سید علی گنج الاسرار حسینی سہروردی علیہ الرحمہ
جمعرات	10	۱۵	02	23	عرس سلطان الواعظین سید احمد اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ / حضرت عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
جمعہ	11	۱۶	03	24	وصال حضرت احسن العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
سنیچر	12	۱۷	04	25	عرس حضرت حاجی علی بابا سہروردی علیہ الرحمہ ممبئی
اتوار	13	۱۸	05	26	عرس حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ دہلی
پیر	14	۱۹	06	27	عرس سید عبد اللہ شاہ محدث دکن علیہ الرحمہ
منگل	15	۲۰	07	28	عرس پیر عبد الجلیل چشتی نزد قیصر باغ بس اسٹینڈ لکھنؤ
بدھ	16	۲۱	08	29	وصال مفتی طریق اللہ اشرفی علیہ الرحمہ
جمعرات	17	۲۲	09	30	وفات سلطان محمد غزنوی / حضرت سید امین بن عابدین شامی علیہ الرحمہ
جمعہ	18	۲۳	10	یکم اگہن	ولادت حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی / وصال سید ظل حسن اشرف اشرفی علیہ الرحمہ
سنیچر	19	۲۴	11	02	وصال سید سعادت حسین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / مولوی انور باغ لکھنؤ
اتوار	20	۲۵	12	03	عرس حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ دہلی
پیر	21	۲۶	13	04	عرس حضرت خواجہ علی امیر الدین تاج باغ ناگپور / سید محی الدین حسینی سہروری علیہما الرحمہ
منگل	22	۲۷	14	05	عرس حضرت سرکار مصلی قادری بھٹیا چھپرا
بدھ	23	۲۸	15	06	عرس سید کرم شاہ علیہ الرحمہ دھنباد بہار / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ
جمعرات	24	۲۹	16	07	سید حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ / سورج گرہن
جمعہ	25	۳۰	17	08	عرس حضرت فرید الدین عطار حنفی نیشاپوری علیہ الرحمہ / جمادی الاولی کا چاند دیکھئے
سنیچر	26	یکم جمادی الاول	18	09	عرس نظامی اگیا شریف / عرس سرکار آسی غازی پوری علیہ الرحمہ
اتوار	27	۰۲	19	10	وصال سید حکیم شاہ احمد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
پیر	28	۰۳	20	11	مطالعہ سے فصاحت وبلاغت کی صفت پیدا ہوتی ہے اور انسان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے
منگل	29	۰۴	21	12	وصال حضرت مفتی سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	30	۰۵	22	13	صندل حضرت سید احمد قتال حسینی سہروری علیہ الرحمہ

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

نکاح کا طریقہ مع خطبہ نکاح

نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ قاضی دلہن سے اجازت لے کر مجلس نکاح میں آئے اور کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ○ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○ أَمَّا بَعْدُ○ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَاءً○ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْأَرْحَامَ○ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا○ یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا○ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ○ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ''اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ'' وَقَالَ مِنْ مَّقَامٍ اٰخَرَ "اَلنِّکَاحُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ" صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○ پھر قاضی دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے "میں نے بحیثیت قاضی فلاں بنت فلاں مثلاً (ہندہ بنت زید) کو اتنے مہر کے بدلے (علاوہ نان، نفقہ و سکنہ کے) آپ کے نکاح میں دیا، آپ نے قبول کیا؟

جب دولہا قبول کرلے تو نکاح پڑھانے والا دولہا اور دلہن کے درمیان الفت و محبت کی دعا کرے۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ لَکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔

نکاح کے بعد بھی اجتماعی دعا روایات حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ "طبقات ابن سعد" کی روایت میں مذکور ہے: بکار بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ محمد بن سیرین کی والدہ صفیہ (جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین ازواج مطہرات نے خوشبو لگا کر نکاح کے لیے تیار کیا اور ان کے لیے صحابہ نے برکت کی دعا کی، اس دعا میں ۱۸ بدری صحابہ شریک ہوئے، جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ دعا کراتے جاتے تھے اور صحابہ آمین کہتے جاتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ۷/۱۹۳، بیروت)

أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا آدَمَ علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا حَوَّا رضی اللہ عنہا○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا ابراھیم علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا سَارَۃ وَسَیِّدَتِنَا ھَاجَرَۃ رضی اللہ عنہما○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا صَفُوْرَۃ رضی اللہ عنہا○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَسَیِّدَتِنَا خَدِیْجَةِ الْکُبْرٰی وَعَائِشَةِ الصِّدِّیْقَةِ رضی اللہ عنہما○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّھْرَاءِ رضی اللہ عنہما○ إِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ قَدِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّبٌّ رَّحِیْمٌ وَرَبٌّ حَلِیْمٌ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کی نظر میں

حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد (ہم شبیہ غوث اعظم مجدد سلسلہ اشرفیہ شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ) کے متعلق 'طلبہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور' کے سامنے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ جن کی ولایت میں کوئی شبہ (شک) نہیں ان کی شان یہ تھی کہ چہرہ مبارک پر نور کی بارش ہوتی تھی، جہاں بیٹھ جاتے ایک بھیڑ جمع ہو جاتی، کیا ہندو کیا مسلمان تمام مذہب والے دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے۔" جب حضرت "اشرفی میاں علیہ الرحمہ" ایک مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھائی اور پھر نماز بعد تقریر فرمائی، اس کے بعد فرمایا، آج فقیر خواجہ کی بارگاہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے جس کا جی چاہے اپنا ہاتھ دیدے یہ فرمانا تھا کہ سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور تمام حاضرین فوراً داخل سلسلہ ہو گئے ایسا منظر اور ایسی مقبولیت تو میں نے دیکھی نہیں اجمیر شریف کے اسٹیشن پر میں نے دیکھا کہ حضرت 'اشرفی میاں علیہ الرحمہ' لیٹے ہوئے ہیں نہ کسی سے کچھ کہنا نہ بولنا لیکن لوگ ہیں کہ جوق در جوق زیارت کے لئے چلے آرہے ہیں۔ آپ (حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ) حج سے تشریف لائے تو بیمار ہو گئے مجھے (حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو) معلوم ہوا تو فوراً کچھوچھہ مقدسہ زیارت کے لئے حاضر ہوا حضرت نے دیکھتے ہی سب سے پہلے مدرسہ کے بارے دریافت فرمایا کہ مدرسہ چل رہا ہے؟ میں عرض کیا حضور! مدرسہ چل رہا ہے پھل رہا ہے پھول رہا ہے اس وقت تقریباً ستر طلبہ کو خوراک ملتی ہے۔ (حافظ ملت علیہ آگے فرماتے ہیں کہ اور جب حضرت 'اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ' نے بازار میں نئے مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا تاریخی نام باغ فردوس (۱۳۹۳) ہے اور یہ واقعی باغ فردوس ہے اس کا یہ نام آسمان سے اترا ہے تو اس کی پہلی اینٹ رکھنے کے بعد حضرت 'اشرفی میاں علیہ الرحمہ' نے فرمایا "جو اس 'مدرسہ' کی ایک اینٹ کھسکائے گا خدا اس کی دو اینٹ کھسکائے گا"۔ (ملفوظات حافظ ملت ص ۴۰ تا ۴۱ 'مرتب / مولانا اختر حسین مصباحی' اشاعت ۱۴۱۵ھ 'ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ / ماہنامہ اشرفیہ جنوری، فروری ۱۹۸۳ء 'از مولانا عبد المبین نعمانی)

حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی صاحب قبلہ خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ (میں اور مولانا محمد احمد صاحب مصباحی بھیروی حضرت حافظ ملت کے حضور (پاس) سلسلہ معمریہ میں طالب ہونے کی غرض سے حاضر ہوئے کہ اس کے ذریعہ غوث پاک سے صرف چار واسطہ ہے اور روحانی فیوض و برکات سے محظوظ ہونے کا زیادہ موقع ملے گا مقصد جان کر حضرت 'حافظ ملت علیہ الرحمہ' نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بڑی خصوصیتوں کے مالک تھے ان میں ایک خصوصیت یہ ہیکہ آپ نہایت خوبصورت وجیہ اور لانبے تھے۔ اب تک آپ جیسا چہرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ آپ کا لقب "شبیہ غوث الاعظم" تھا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو عالم خواب میں دیکھنے والوں نے اس کی شہادت دی ہے اور ان کے '(حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے) 'شبیہ غوث 'اعظم' ہونے کا اقرار کیا ہے۔ (ملفوظات حافظ ملت ص ۷۰ / مولانا اختر حسین مصباحی 'اشاعت ۱۴۱۵ھ 'ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ / قلمی یادداشت از مولانا عبد المبین نعمانی)

(نوٹ) یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ اپنے پیر و مرشد حضور اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر اجمیر شریف میں سلسلہ "اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ" میں بیعت ہوئے تھے اور بعدہ حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ کو اپنے پیر و مرشد سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت بھی حاصل ہوئی تھی (دیکھئے کتاب 'حافظ ملت ارباب علم و دانش کی نظر میں ص ۴۴ و ص ۷۲ و ماہنامہ اشرفیہ کا حافظ ملت نمبر ص ۹۱) اور خاندان اشرفیہ میں **سلسلۃ الذھب** (یعنی سلسلہ منوریہ معمریہ قادریہ) شیخ المشائخ ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے واسطے سے آئی

ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اعلی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ مولانا محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ نے سلسلہ قادریہ منوریہ کی اجازت سے نوازا۔ اور اس سلسلہ کو **سلسلۃ الذہب** کہتے ہیں جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضور قطب ربانی قندیل نورانی محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ تک پہونچتا ہے۔ یعنی حضور سید علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو اجازت و خلافت حضور شاہ مولانا محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ سے ملی، ان کو اجازت و خلافت حضور ملا اخون علیہ الرحمہ سے ملی، ان کو اجازت و خلافت حضور شاہ منور الہ آبادی علیہ الرحمہ سے ملی، جن کی عمر ساڑھے پانچ سو برس کی ہوئی اور ان کو اجازت و خلافت حضور شاہ دولہ قدس سرہ سے ملی اور ان کو اجازت و خلافت حضور غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملی۔ (بحوالہ ماہنامہ اشرفیہ کا حافظ ملت نمبر ص ۵۲۸ 'اڈیٹر علامہ بدر القادری صاحب قبلہ)

نیز 'سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ' کی جو تفصیل مذکور ہوئی یہی تفصیل اور اس سلسلہ اشرفیہ منوریہ معمریہ قادریہ کی فضیلت پر جامع گفتگو شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی نے بھی اپنی کئی تقاریر میں فرمائی ہے جو کہ یوٹیوب پر کلپس کی شکل میں موجود ہے ایک کلپ کی یوٹیوب لنک یہاں حاضر ہے https://youtu.be/DOXtBaql5p • سماعت کر سکتے ہیں۔

(بشکریہ: علامہ شبیر احمد راج محلی حفظہ اللہ)

کیا آپ جانتے ہیں ؟؟؟

کچھوچھہ شریف میں شہنشاہ اکبر اور ولی عہد سلطان شہزادہ سلیم کی حاضری اور جہانگیر کا لقب اختیار کرنا

تاریخ اودھ میں یہ ایک غیر معمولی واقعہ درج ہے، جس کو اب تک تاریخ دانوں اور تاریخ لکھنے والوں نے اہمیت نہ دی۔ اس طرح یہ واقعہ آہستہ آہستہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا لیکن میرے لئے یہ واقعہ بہت اہم ہے اسلئے میں اپنی اس الاشرفی جنتری میں اس اہم واقعہ کو جگہ دینے پر مجبور ہوں۔ واقعہ کا کچھ حصہ تو بہت عام ہے کہ اکبر بادشاہ کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی اور یہ اس سلسلہ میں مختلف بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سلسلہ میں سید الاولیاء، سند الاتقیاء، رئیس الصوفیاء، جامع الکمالات، عارف باللہ، واصل باللہ، متصرف الامور، نادر الوجود، صاحب الیقین حضرت خواجہ شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمہ جن کا مزار فتح پور سیکری میں مرجع الخلائق ہے، کی خدمت میں اکبر بادشاہ حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی حضرت سلیم چشتی علیہ الرحمہ نے دعا فرمائی تو شہزادہ سلیم عرف جہانگیر پیدا ہوا۔ یہاں تک لوگوں کو بتایا گیا ہے اس سے آگے کا واقعہ نہ معلوم کیوں عام نہ کیا گیا۔ بہر حال اگلا حصہ یہ ہے کہ حضرت شیخ سلیم چشتی نے اکبر بادشاہ کو کہا کہ تیرے یہاں مقدر میں اولاد نہیں تھی، چنانچہ میں نے شمالی ہند کے ایک بزرگ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا واسطہ پیش کیا تو میری دعا قبول ہوئی، تیرے ہاں یہ بیٹا پیدا ہوا، چنانچہ اکبر بادشاہ نے بیٹے کا نام حضرت سلیم چشتی کے نام پر شہزادہ سلیم رکھا بعد میں اکبر بادشاہ اپنے بیٹے کو لے کر اودھ کی مشہور درگاہ کچھوچھہ شریف گیا۔ ایک مقام پر اس نے اپنا ڈیرا ڈالا اور تمام فوج و دیگر عمال حکومت کو یہاں چھوڑ کر غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی درگاہ عالیہ پر حاضری دی جہاں اس کو بشارت کے ذریعے بیٹے کی سربلندی اور اقبال حکومت کی وعید سنائی گئی اور یہ کہا گیا کہ یہ لقب جہانگیر اختیار کرے، جہاں اکبر بادشاہ نے اپنا پڑاؤ کیا تھا اس جگہ کا نام **اکبرپور** رکھ دیا گیا اور اکبرپور ایک جنکشن ریلوے اسٹیشن ہے اور آج کچھوچھہ شریف جانے کے لیے اسی اسٹیشن پر اترنا پڑتا ہے۔ لکھنو سے کلکتہ کے راستے میں تین لائن پر واقع ہے۔ چنانچہ اس بشارت کی وجہ سے جب شہزادہ سلیم حکمراں ہوا تو اس نے اپنا لقب جہانگیر رکھا اور اسی لقب سے مشہور عالم ہوا۔ (بحوالہ لطائف اشرف صفحہ ۴۳/ از قلم: ڈاکٹر سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ)

موجودہ معاشرہ، والدین اولاد سے بیزار کیوں ذرا سوچیئے؟

اس کی وجوہات تو بہت ہیں لیکن میں یہاں پر اس بات کو زیادہ ترجیح دینا چاہوں گا جس کی آج معاشرے میں بہت کمی دیکھی جاتی ہے اور وہ ہے "اولاد کی صحیح تربیت" ہمارے یہاں اولاد کی تربیت تو کی جاتی ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح کی تربیت کرنے کو ہمارا دین اسلام کہتا ہے اور اگر تربیت کی بھی جاتی ہے۔ دین اسلام کے فرامین کے شانہ بشانہ تو وہ اس وقت کی جاتی ہے۔

جب ہمارا بچہ غلط صحبتوں، شراب، زنا، چوری، قتل جیسے سنگین جرائم میں ماہر ہو جاتا ہے پھر تربیت کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا پھر وہی بات آجاتی ہے کہ اب پچھتاوا کیسا، جب چڑیا چگ گئی کھیت۔ آج کل ہر گھر میں یہ مرض دیکھنے کو ملتا ہے بلکہ مجھ سے اکثر لوگ کہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی دعا یا تعویذ بتادیں تاکہ ہمارا بچہ ہمیں گالیاں نہ دے۔ ہم سے بدتمیزی نہ کرے۔ ہمیں گھر سے کی دھمکی نہ دے۔ اگر آپ ہمارا یہ مسئلہ حل کر دیں گے تو ہم آپ کے پیر دھو کر پئیں تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نماز پڑھتے ہیں تو تقریبا ۱۰۰ فیصد میں سے ۷۰ فیصد کا جواب "نا" میں ہوتا ہے تو اب آپ خود بتائیے میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جب سب گھر والے ایک ساتھ مل کر بے ہودہ فلمیں، ڈرامے دیکھیں گے اور گانے سنیں گے اور نماز، روزہ، قرآن کو سرے سے بھول جائیں تو کیا ہماری اولاد نماز پڑھے گی، روزہ رکھے گی، قرآن پڑھے گی، جواب یہی آئے گا کہ نہیں تو جب ہم گھر میں ہر وقت شیطانیت کو دعوت دیتے رہیں گے تو رحمت کے فرشتے کہاں ہمارے گھر کا رخ کریں گے اور پھر کہاں ہوگی ہم پر اللہ کی رحمت، پھر شکوہ کرتے ہیں زمانے سے کہ ہمارے گھر میں فلاں نے جادو کر دیا۔ ہماری بہو ہمیں بدنام کرتی ہے۔ ہمارے کاروبار میں برکت نہیں ہو رہی۔ سب کمارہے ہیں لیکن پھر بھی وہی بے برکتی ہے۔

آئے دن کوئی نہ کوئی بیمار ہو جاتا ہے۔ ایک کا علاج کرواتے ہیں۔ اس کا علاج پورا نہیں ہوتا کہ دوسرا بیمار ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت میں تو اکثر لوگ معاذ اللہ کفریہ کلمات کہہ جاتے ہیں کہ پتا نہیں ہم سے ایسا کون سا گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے آج ہم اس پوزیشن میں آپہنچے ہیں۔ مطلب نماز کا نہ پڑھنا، قرآن کا نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوۃ نہ دینا گویا کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس مرض سے نجات پالیں۔ ہماری اولاد ہمارے فرامین کے مطابق چلے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، عالم دین بن کر دین اسلام کی خدمت کرے تو ہمیں چاہئے کہ ہم شروع سے ہی اپنے بچے کی صحیح تربیت کریں اور جب وہ جوانی میں پہنچنے لگیں۔ دوستوں میں اپنا وقت گزارنے لگے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارا بچہ کن لڑکوں کی صحت میں اٹھ بیٹھ رہا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرسکتے تو ہمیں اس وقت سے ڈرنا چاہئے کہ جب ہمارا بچہ بری صحبت میں بیٹھ کر شراب، زنا، قتل، چوری، سارے جرائم کرنا شروع کر دے اور معاشرہ یہ کہے صاحب آپ کا بچہ اب آپ کے ہاتھوں سے نکل چکا۔ اب آپ اپنی ماضی کی غلطیاں یاد کریں اور میں یہاں ایک بہت اہم بات بتانے والا ہوں کہ میڈیکل ریسرچ کہتی ہے کہ دل پورے جسم کو خون سپلائی کرتا ہے لیکن دل و دماغ سے اوپر ہونے کی وجہ سے خون پورے پریشر سے دماغ تک نہیں پہنچتا اور یہ کمی دماغ کی کمزوری اور ڈپریشن کی وجہ بنتا ہے۔ اگر انسان روز ایک مرتبہ بھی ایسی پوزیشن میں آئیں کہ اس کا دماغ اس کے دل سے نیچے ہو، جیسے مسلمان سجدہ کرتا ہے تو خون صحیح طرح دماغ تک پہنچ جاتا ہے اور اسے طاقتور اور تروتازہ رکھتا ہے۔ اے انسان تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلائے گا۔ اس نے نماز پڑھنے کا حکم بھی انسان کو دیا تو اس میں فائدہ بھی انسان کا ہی ہے ورنہ عبادت کی جہاں تک بات ہے تو رب تعالیٰ کی عبادت کے لئے اس کے مقرر کردہ فرشتے ہی کافی ہیں۔ لیکن اے انسان تجھے اللہ نے صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ تجھ پر بھی لازم ہے کہ تو صرف اور اللہ کی عبادت تو خوش دلی سے کرے تاکہ تیرا ہی فائدہ ہو اور تجھے ہی پریشانیوں سے نجات ملے۔ میں یہاں پر اپنی بات کا اختتام اس بات پر کرنا چاہوں گا کہ اگر بندہ اللہ کے آگے جھکنا شروع کر دے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو مخلوق کے سامنے جھکنے سے بچالے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بری صحبتوں، برے کاموں سے بچائے آمین۔

بانی فرقۂ قادیانی اور اس کے فرقے کے عقائد و نظـریات

مرزا غلام احمد قادیانی "قادیانی فرقہ" کا بانی تھا۔ مرزا کے نام و نسب اور خاندان کے بارے میں جاننا اس لیے ضروری ہے کہ کسی تنظیم اور تحریک کے بانی کے عزائم و مقاصد اور نظریات و خیالات اس کی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں اور انہیں اس کی ذات سے الگ کرکے دیکھنا اور پرکھنا ممکن نہیں۔ مرزا صاحب کا نام غلام احمد، ماں کا نام چراغ بی بی، باپ کا نام غلام مرتضیٰ، دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا کے اس شجرۂ نسب سے اس کی اور اس کے آباء و اجداد کی نسل متعین کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مرزائے قادیان کو خود معلوم نہیں کہ ان کی نسل اور خاندان کیا ہے؟ وہ اس حوالے سے تشکیک و ابہام کا شکار نظر آتے ہیں۔ اس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں۔ وہ اپنی اصل و نسل کے بارے میں متضاد بیانات دیتے ہیں اور کسی ایک نسل یا خاندان پر اکتفا نہیں کرتے۔ یہ بات عام قاری کے لیے حیرانی کا باعث ہے۔ ہم ذیل میں مرزا کی تحریروں کی روشنی میں ان کی نسل و خاندان معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی ایک تحریر کے مطابق ان کا تعلق مغل قوم اور اس کی شاخ برلاس سے تھا۔ وہ اپنی تصنیف "کتاب البریہ" کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: "ہماری قوم برلاس ہے اور میرے بزرگوں علیہ السلام کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں ثمر قند سے آئے تھے۔" (کتاب البریہ، حاشیہ: ۱۴۴، ۱۴۵؛ روحانی خزائن، ۱۳: ۱۶۲، ۱۶۳) بعض احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے فارس کا تذکرہ فرمایا اور محدثین کی اکثریت نے اس سے مراد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ لیے ہیں کیونکہ وہ فارسی النسل تھے اور ان کی علمی خدمات کا ایک جہان معترف ہے اور یہ اعتراف صدیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے خود ہی اسے اپنے بارے میں الہام بنا کر اپنے آباء و اجداد کو فارسی الاصل قرار دینے کی کوشش کی۔ (کتاب البریہ، حاشیہ: ۱۳۵؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۳: ۱۶۳) وہ لکھتے ہیں: "خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ: ۱۲؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۲۱۶) اپنی نسل اور اصل کے بارے میں مرزا صاحب نے ایک اور پینترا بدلا اور خود کو چینی النسل ثابت کرنے لگے۔ اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں لکھا: "میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔" (، تحفہ گولڑویہ: ۴۱؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۱۲۷) مرزائے قادیان نے مہدی بننے کے چکر میں بھی اپنی نسل بدلنے کی تحریری کاوشیں کیں۔ بعض احادیث میں چونکہ امام مہدی کے خاندانی نسب کی نشاندہی بھی موجود ہے اس لیے مرزا صاحب نے بڑے ہی تکلف کے ساتھ بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ کیا: "میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔" (نزول المسیح، حاشیہ: ۴۸؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۲۶) مرزا صاحب اپنی خاندانی اصل کے بارے میں درجہ بالا متضاد معلومات بہم پہنچانے کے بعد خود ہی لکھتے ہیں: "اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔" (تریاق القلوب: ۱۵۸، ۱۵۹؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۵: ۴۲۸، ۴۲۸) ہمارے ملک ہندوستان کے اپنے اردگرد پھیلے ہوئے ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے مرزا صاحب اپنا ناتہ ان سے بھی جوڑنے سے نہیں چونکتے بلکہ نت نئے دعوؤں کا ریکارڈ بناتے ہوئے اعلان کرتے ہیں: "پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں۔" (حقیقۃ الوحی، تتمہ: ۵۸؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۵۲۱ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۱۳۸) مرزا صاحب نے سکھوں کے ساتھ بھی اپنا تعلق ظاہر کیا۔ چنانچہ سکھ ہونے کا اعلان اس تعارف کے ساتھ کرتے ہیں: "۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کئی الہام ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے امین الملک جے سنگھ بہادر۔" (تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۶۷۲) مرزا صاحب اپنے ایک الہام میں خود کو آریوں کا بادشاہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی: ۵۸؛ مندرجہ

روحانی خزائن، ۲۲: ۵۲۲) مرزالکھتا ہے "جو ملک ہند میں کرشن نام کا ایک نبی گذرا ہے جس کو رڈّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی: ۸۵؛ مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۵۲۱) مختلف نسلیں تبدیل کرنے کے بعد وہ ایسی لفظی قلابازی کھاتے ہیں کہ عقل حیران اور ناطقہ سر بگریبان ہونے لگتا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار (غلام احمد قادیانی، در ثمین: ۱۰۰)

ان کی پیدائش ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں ہوئی۔ قرآن پاک فارسی اور عربی کی کتب مختلف اساتذہ سے پڑھیں، فن طبابت اپنے والد سے سیکھا۔ ۲۵/۲۶ سال کی عمر میں مرزا سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں ملازم تھے۔ یہاں کی ملازمت کے دوران مرزا نے یورپین مشنریوں اور انگریز افسران سے تعلقات بڑھانے شروع کیے اور مذہبی بحث کی آڑ میں عیسائی پادریوں سے خفیہ ملاقاتیں کیں اور انھیں حمایت و تعاون کا یقین دلایا۔ مرزا نے کچھ ہی دنوں بعد ملازمت ترک کر کے تصنیف و تالیف شروع کر دیا، مرزا نے ۱۸۸۰ میں اپنے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ۱۸۸۲ میں مجدد ہونے کا ۱۸۹۱ میں مسیح موعود ہونے کا ۱۸۹۸ میں مہدی ہونے کا ۱۸۹۹ میں ظلی بروزی نبی ہونے کا ۱۹۰۱ میں باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا کی تین بیویاں تھیں پہلی بیوی اور اس سے پیدا ہونے والے دونوں مرزا کے بیٹے مرزا کے بیہودہ دعووں سے بیزار تھے، دوسری بیوی سے دس اولاد ہوئیں۔ مرزا ابتدائے عمر ہی سے مالیخولیا کے مریض تھے۔ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ عیسوی میں ممتاز عالم دین حضرت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ کی پیشن گوئی کی مطابق ہیضہ میں مبتلا ہو کر نہایت عبرت ناک موت مر گیا۔ (تفصیل کے لیے سیرۃ المہدی، روحانی خزائن، کتاب البریہ وغیرہ کا مطالعہ کریں)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد

مرزالکھتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا۔ (کتاب البریہ ص ۷۸، ۷۹، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴) مرزالکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا۔ (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵) مرزالکھتا ہے کہ قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸) مرزالکھتا ہے کہ مجھے اللہ نے وحی کی کہ ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸) مرزالکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی۔ (معاذاللہ) مرزالکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اُترے پَر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸) **عقیدہ**: مرزالکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہو جانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲/۲) **عقیدہ**: مرزالکھتا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مریگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱/۲) **عقیدہ**: مرزالکھتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) مرزالکھتا ہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہو گا، سو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ معاذاللہ (نور الاسلام صفحہ ۳۰) مرزالکھتا ہے کہ خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں۔ (نزول المسیح صفحہ ۸۴) مرزالکھتا ہے کہ مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ (دافع البلاء صفحہ ۶) مرزالکھتا ہے کہ پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد

ایڈیشن اول) مرزا لکھتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ٦٧) مرزا لکھتا ہے کہ میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ ٥٧) مرزا لکھتا ہے کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (بدر ٥مارچ ١٩٠٨) مرزا لکھتا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ٦٨) مرزا لکھتا ہے کہ اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے ضرور کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ (انوار خلافت صفحہ ٦٥) مرزا لکھتا ہے کہ یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ (حقیقت النبوت مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان صفحہ ٢٢٨) **عقیدہ:** مرزا لکھتا ہے کہ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح صفحہ ٥٦، طبع اول قادیان ١٩٠٢) اپنی کتاب روحانی خزائن جلد ٩ میں مرزا خود لکھتا ہے کہ "میں نے نہ نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنے آپ کو نبی کہا؛ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ میں دعویٰ نبوت کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر بن جاؤں" اور پھر بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے اپنے ہی لکھے اور کہے کے مطابق خود کو کافر ثابت کرتا ہے کہتا ہے "سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء صفحہ ١١؛ خزائن جلد ١٨ صفحہ ٢٣١) مرزا لکھتا ہے کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں، میں ابراہیم، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں۔ میں داود ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ٨٤) مرزا لکھتا ہے کہ اس امت میں نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔ (حقیقت الوحی صفحہ ٣٩١) مرزا لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سوئر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ (مکتوب مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الفضل ٢٢فروری ١٩٢٤) مرزا لکھتا ہے کہ اسلام محمد عربی کے زمانہ میں پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گیا۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ١٨) مرزا لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کی فتح مبین آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ١٩٣) مرزا لکھتا ہے کہ اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ (کلمہ الفصل صفحہ ١٠٥، از مرزا بشیر احمد) مرزا لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے: خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ نمبر ١٠) حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مرزا لکھتا ہے کہ آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناء کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ صفحہ ٧) مرزا لکھتا ہے کہ مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد، نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ صفحہ نمبر ٢١ تا ٢٤ جلد ٣) مرزا لکھتا ہے کہ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ٧٥) مرزا لکھتا ہے کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء صفحہ ٢٠) مرزا لکھتا ہے کہ کہ عیسیٰ کو گالی دینے، بدزبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ٥،٦) مرزا لکھتا ہے کہ کہ یسوع اسلئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔ (ست بچن، حاشیہ، صفحہ ١٧٢) مولائے کائنات داماد رسول حضرت سیدنا علی کرم اللہ

وجہہ الکریم کی توہین کرتے ہوئے مرزالکھتاہے کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ایک زندہ علی (مرزاصاحب) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی) کو تلاش کرتے ہو۔(ملفوظات احمدیہ، ۱۳۱ جلد اول) سیدہ کائنات بنت رسول حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے مرزالکھتاہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۹) سید الشہداء نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے مرزالکھتاہے کہ میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برتر ہوں۔(دافع البلاء میں صفحہ ۱۳) مرزالکھتاہے کہ مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔(اعجاز احمدی صفحہ ۶۹) مرزالکھتاہے کہ اور میں خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱) مرزالکھتاہے کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰ حاشیہ) مرزالکھتاہے کہ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کرلی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔(آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷) مرزالکھتاہے کہ جو دشمن میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے۔(نزول المسیح صفحہ ۴، تذکرہ ۲۲۷) مرزالکھتاہے کہ میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳) مرزالکھتاہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ (انوار الاسلام صفحہ ۳۰) مرزالکھتاہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام لعنتی، شیطانی، مردہ اور قابل نفرت ہے۔(ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۳، ملفوظات صفحہ ۱۲۷ جلد ۱) مرزالکھتاہے کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزاغلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵، مصنفہ مرزابشیر الدین محمود خلیفہ قادیان) تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔(محمد علی لاہور قادیانی مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۲۴۰) مرزالکھتاہے کہ ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰) قرآن مجید کی توہین کرتے ہوئے مرزالکھتاہے کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کے استعمال کررہاہے۔(ازالہ اوہام صفحہ ۲۸،۲۹) مرزالکھتاہے کہ میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیاہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔(ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۱) مرزالکھتاہے کہ قرآن مجید زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایاہوں۔(ایضاً حاشیہ صفحہ ۳۸۰)

قارئین کرام! یہ مرزاغلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے حوالے جات پیش کئے گئے ہیں اس میں کچھ الفاظ یقیناً آپکی طبعیت پر ناگوار گزرے ہوں گے لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کیلئے ان کا لکھنا ضروری تھا ساری کی ساری عبارات کفر سے بھرپور ہیں ایسی کئی عبارات لکھنا باقی ہیں لیکن ہاتھ کانپ رہے ہیں کس طرح لکھوں جو لکھا عوام النّاس کی اصلاح کے لئے تھا۔

علماء اہلسنّت وجماعت کی کوششوں سے ہندو پاک میں کثیر تعداد میں قادیانیت کو اتنا فروغ نہیں ملا مگر باہر ممالک میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، نائجیریا، برطانیہ، کینیڈا، بیلجئیم، سری لنکا، افریقہ، لندن، سوئزرلینڈ، جرمنی، برطانوی فلسطین، کینیا، انڈونیشیا، تنزانیہ، مالدیپ اور اسرائیل جیسے ۲۱۰/ ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز قائم ہیں۔جو مسلمان کی طرح حلیہ بنا کر، زبان پر کلمہ بھی ہماری طرح پڑھتے ہیں، مسجدیں بھی مسلمانوں کی طرح بناتے ہیں، مال و دولت اور لڑکیوں کی لالچ دے کر مسلمانوں کا ایمان خرید لیتے ہیں۔ قادیانی ''احمدی گروپ'' ''لاہوری گروپ'' ''فرقہ احمدیہ'' ''احمدی'' "مربی سلسلہ" یہ سب کے سب قادیانی ہیں ختم نبوّت کے منکر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(ابو محامد)

چقندر کے صحت پر حیرت انگیز فوائد

شلجم کی مانند مشہور ترکاری ہے۔ یہ باہر اور اندر سے سرخ ہوتی ہے۔ اس کے پتے پالک کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ چقندر کا ذائقہ گاجر کے مانند شیریں ہوتا ہے۔ یہ بھارت، پاکستان، شمالی افریقہ اور یورپ میں کثرت سے سبزی کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی جنگلی قسم بھی ہے مگر ان کو خوارک اور علاج دونوں کیلئے بیکار سمجھا جاتا ہے۔ چقندر کی پھولی ہوئی جڑ اور پتے خوارک میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سلاد کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اسے ابال کر کھاتے ہیں۔ گوشت کے ساتھ سالن کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اس کا اچار ڈالتے ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چقندر کو جو کے آٹے کے ساتھ اس طرح پکاتی کہ وہ بوٹیاں لگنے لگتیں۔ یہ کھانا وہ جمعہ کے دن بناتی تھی۔ سارے مسلمانوں کو جمعہ کے دن کا انتظار ہوتا کیونکہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس کھانے کو کھاتے۔ (بخاری)
حضرت ام المنذر رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں، میرے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میرے یہاں اس وقت کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ ان کی خدمت میں وہ پیش کئے گئے۔ وہ دونوں کھاتے رہے اور اس کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اب مزید نہ کھاؤ کہ ابھی بیماری سے اٹھنے کی وجہ سے کمزور ہو۔ پھر میں نے ان کے لئے چقندر کا سالن اور جو کی روٹی پکائی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! علی رضی اللہ عنہ تم اس میں سے کھاؤ کہ یہ تمھارے لئے مفید ہے۔ ایک نئی تحقیق کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ چقندر اور اس کے جوس کے استعمال سے انسانی جسم میں ایسے بیکٹریاز کی افزائش ہوتی ہے جو کہ صحت مند زندگی اور بہتر دماغی کارکردگی کا سبب بنتے ہیں۔

ریڈاکس بائیولوجی جرنل میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق چقندر کا استعمال انسانی صحت میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے اور دماغی کام انجام دینے والے افراد کے لیے یہ ایک قدرتی ٹانک ہے جس کے استعمال سے دماغ کی کارکردگی بہتر اور یادداشت وسیع ہوتی ہے۔

تحقیق میں کہا گیا ہے کہ بلڈ پریشر ایک ایسی بیماری ہے جس پر کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ ہارٹ اٹیک اور فالج کا باعث بن سکتی ہے، چقندر کا استعمال یا روزانہ کی بنیاد پر اس کے ایک گلاس جوس کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے، انجائینا میں مبتلا بہت سے مریضوں کو نائٹریٹ پر مشتمل ادویات تجویز کی جاتی ہیں جبکہ چقندر میں موجود نائٹریٹ خون کی نالیوں کو کھولتا ہے اور خون کے بہاؤ کو متوازن بناتا ہے، دل کی اکثر شکایات میں چقندر کا استعمال نہایت مفید ہے۔ دوسری جانب غذائی ماہرین کے مطابق فائبر، فولیٹ، میگنیز، پوٹاشیم، آئرن اور وٹامن سی سے بھرپور سبزی چقندر کا بطور سلاد یا اس کا جوس بنا کر پینا صحت مند زندگی کے لیے ناگزیر ہے، اس کے جوس کے استعمال سے انسانی جسم کے لیے مطلوب غذائیت کی مقدار حاصل ہوتی ہے اور انسان جسمانی مشقت کے کاموں کے لیے بھی خود کو توانا محسوس کرتا ہے۔

غذائی ماہرین کے مطابق چقندر میں وٹامن اے، بی، سی، آئرن، کاپر اور میگینشیم کی بھی بھرپور مقدار پائی جاتی ہے۔ چقندر کے استعمال کے سبب خون کے خلیے، دماغی وجسمانی کارکردگی، دل کی صحت، خون کی نسوں، جگر اور پورے نظام ہاضمہ پر مثبت اور موثر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

چقندر کی کیمیاوی ہئیت پر غور کریں تو اہم ترین بات جو سامنے آتی ہے، وہ اس میں شکر کی موجودگی ہے۔ عام طور پر یہ مقدار ۲۴ فیصدی کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ یہ عام بات ہے کہ لوگ بیماری کے دوران یا اس کے بعد کی کمزوری رفع کے لئے گلوکوز دیتے ہیں۔ شکر اور نشاستہ کی قسم خواہ کوئی ہو، جسم کے اندر جاکر ایک مختصر سے عمل کے بعد گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے چقندر کے دیگر اجزاء سے قطع نظر بھی کریں تو شکر کی موجودگی کمزوری کے لئے یقیناً فائدہ مند ہوگی اور ان میں ناقابل ہضم مادہ کثیر مقدار میں ہوتا ہے جو قبض کو دور کرتا ہے۔ (فیضان طب نبوی ﷺ)

الاشرفی جنتری	دسمبر 2022	جمادی الاول 1444	اگہن فصلی 1428	اگہن بنگلہ 1427	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعرات	01	۰۶	23	15	عرس حضرت مولانا محمد علی بنارسی علیہ الرحمہ / حضرت علی ہمدانی کبروی سہروردی علیہ الرحمہ
جمعہ	02	۰۷	24	16	عرس مجاہد ملت علیہ الرحمہ دھام نگر اڑیسہ (مرید و خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	03	۰۸	25	17	عرس حضرت خواجہ رکن الدین عشق علیہ الرحمہ پٹنہ
اتوار	04	۰۹	26	18	وصال مفتی حبیب اللہ اشرفی علیہ الرحمہ / وصال محدث سورتی علیہ الرحمہ
پیر	05	۱۰	27	19	عرس حضرت رکن الدین ابوالفتح سہروری علیہ الرحمہ ملتان شریف
منگل	06	۱۱	28	20	عرس سید عبد الطیف ستھن شریف مظفر نگر / سید کبیر الحق سہروری بخاری علیہما الرحمہ اوچ
بدھ	07	۱۲	29	21	وصال جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عیہ
جمعرات	08	۱۳	30	22	وصال سید شاہ عارف اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ (برادر اکبر مجاہد اسلام)
جمعہ	09	۱۴	یکم پوس	23	عرس حضرت ملیح الدین علیہ الرحمہ سیوان / خواجہ غلام حسن پیر سواگ علیہ الرحمہ
سنیچر	10	۱۵	02	24	ولادت حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
اتوار	11	۱۶	03	25	عرس سید قادر باشاہ قادری سہروری علیہ الرحمہ مکندہ
پیر	12	۱۷	04	26	عرس سرکار تاج الفحول علیہ الرحمہ بدایوں شریف
منگل	13	۱۸	05	27	عرس سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہ مکن پور / حضرت حجۃ الاسلام حامد رضا علیہ الرحمہ بریلی
بدھ	14	۱۹	06	28	عرس حضرت شاہ عبد الرحمن علیہ الرحمہ پوکھریرا
جمعرات	15	۲۰	07	29	وصال امام جلال الدین السیوطی الشافعی / سید جلال الدین سرخ پوش بخاری سہروری علیہما الرحمہ
جمعہ	16	۲۱	08	30	عرس پیر عبد الجلیل چشتی علیہ الرحمہ لکھنؤ / حضرت سید احمد حلیم اللہ سہروری علیہ الرحمہ مانک پور
سنیچر	17	۲۲	09	یکم پوس	وصال حضرت سیدتنا اسماء بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اتوار	18	۲۳	10	02	عرس سلطان سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ النورانی / حضور سرکار غازی علیہ الرحمہ
پیر	19	۲۴	11	03	حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم، مال اور بادشاہت میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے علم کو اختیار کیا۔
منگل	20	۲۵	12	04	علم کے ذریعے کامیابی حاصل کرو کیونکہ لوگ مر جاتے ہیں جبکہ علماء زندہ رہتے ہیں۔
بدھ	21	۲۶	13	05	عرس بابا مزار علیہ الرحمہ خضر پور کولکاتا بنگال
جمعرات	22	۲۷	14	06	عرس حضرت مولانا غلام ربانی فائق علیہ الرحمہ
جمعہ	23	۲۸	15	07	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
سنیچر	24	۲۹	16	08	عرس حفیظ الدین لطیفی تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہما الرحمہ / جمادی الآخر کا چاند دیکھئے
اتوار	25	یکم جمادی الآخرۃ	17	09	کرسمس ڈے / عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور (مرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
پیر	26	۰۲	18	10	وصال حضرت سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف قدس سرہ
منگل	27	۰۳	19	11	عرس محمد عبد الحکیم جوش صدیقی میرٹھی اشرفی / سید شاہ فقیر باشاہ قادری سہروری علیہما الرحمہ
بدھ	28	۰۴	20	12	عرس حضرت عبد الباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی لکھنؤ
جمعرات	29	۰۵	21	13	عرس مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ / عرس نعیم الدین بلگرامی علیہ الرحمہ
جمعہ	30	۰۶	22	14	عرس سید نیاز بے نیار علیہ الرحمہ بریلی / حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ بستی
سنیچر	31	۰۷	23	15	عرس حضرت مخدوم ماہمی (ماہم شریف ممبئی) / حضرت سید شاہ مرشد پیر سہروری علیہما الرحمہ

حضرت سیدنا مخدوم علی مہائمی علیہ الرحمہ کی فقہی وروحانی خدمات

تاریخِ اسلام کی وہ شخصیات جن کے وجود سے اسلامی تعلیمات کا احیا ہوا اور دل کی دُنیا میں خوش گوار انقلاب رونما ہوا ان میں نمایاں و ممتاز نام تاجدارِ کوکن حضرت مخدوم علی قطب مہائمی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۸۳۵) کا ہے۔ جن کا آستانہ صدیوں سے محبتوں کا محور اور عقیدتوں کا مرجع بنا ہوا ہے۔ علاقہ ممبئ و کوکن کی تجارتی اہمیت مسلّم رہی ہے۔ ساحلِ سمندر ہونے کے سبب یہاں عرب ہند تجارتی تعلقات رہے اور یہ علاقہ عربوں کی نگاہوں کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کی بندر گاہ سے سامانِ تجارت عرب ملکوں سے آتے اور جاتے؛ ہندوستانی اشیا دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتیں۔ جب کہ تجارت کے ساتھ ہی داعیانِ دین صوفیا کی ہند آمد کا سلسلہ مدتوں جاری رہا۔ جن کے قدموں کی برکت سے سواحلِ ہند اسلام کے دامنِ رحمت میں آتے رہے۔

حضرت مخدوم علی مہائمی علیہ الرحمہ کا عہد آٹھویں صدی ہجری کے اختتام ونویں صدی ہجری کے آغاز کا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۰/محرم الحرام ۷۷۶ھ/ ۱۳۷۲ء میں مہائم میں ہوئی۔ آپ کا اسم علاؤالدین و علی ہے۔ کنیت ابوالحسن؛ لقب زین الدین ہے۔ علم فقہ و تفسیر میں عظیم شان رکھنے کے باعث فقیہ و مخدوم کے لقب سے مشہور ہوئے۔ 'سبحۃ المرجان' میں علامہ میر سید غلام علی آزاد بلگرامی چشتی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ میں آپ کا ذکر کیا ہے" :مولانا شیخ علی ابن احمد المہائمی گروہ نوایت سے ہیں۔ یہ لفظ ثوابت کے وزن پر ہے۔ ایک قوم ہے جو دکن کے شہروں میں رہتی ہے۔ میں نے ان کا حال فارسی کتابوں میں دیکھا۔ طبری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا کہ نائتہ گروہ ہے قریش کا؛ جو مدینہ منورہ سے حجاج بن یوسف کے خوف سے نکلا اور دریائے ہند کے ساحل پہنچ کر سکونت اختیار کی۔"

تیسری صدی ہجری میں حضرت مخدوم مہائمی علیہ الرحمہ کے اجداد عرب سے ہند آئے اور کوکن میں فروکش ہوئے۔ والد ماجد شیخ شاہ احمد؛ عالمِ باعمل تھے۔ صاحب زادے کو حدیث و فقہ و تفسیر وغیرہ علومِ دینیہ میں خصوصی تربیت دی۔ ذی علم خاندان تھا اس لیے علومِ دینیہ میں درک حاصل ہوا۔ مشہور ہے کہ آپ کی تربیت و کمال میں حضرت خضر علیہ السلام کا بھی فیض شامل ہے۔ آپ نے کمالِ علم حاصل کیا۔ روحانی مقام و منصب بھی ایسا کہ دور و نزدیک سے اہلِ دل فیض یابی کرتے۔ ممبئ کے قاضی کے منصب پر بھی فائز رہے۔ آپ نے خدمت علم دین بھی کی۔ یہی سبب ہے کہ کئی صاحبِ تصنیف تلامذہ ہیں جن میں علامہ محمد سعید کوکنی رتناگیری و علامہ بدرالدین محمد بن ابو بکر الدمامینی مشہور ہیں۔

آپ کے بارے میں 'سبحۃ المرجان' میں علامہ سید غلام علی آزاد بلگرامی نے لکھا کہ: "شیخ علی مہائمی باریک بیں علما اور صاحبانِ عرفان میں تھے۔ توحیدِ وجودی کا اثبات کرنے والے اور شیخ ابن عربی کے نقوشِ قدم پر گامزن تھے۔"

گزری صدی کے عظیم محقق، امام احمد رضا قادری محدث بریلوی (وصال ۱۳۴۰ ہجری) بھی شیخ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کے داعی و موید تھے۔ جس کا سبب علوم ظاہری وروحانی میں کمال تھا۔ جب صوفی زاہد عالم باعمل ہو تو اس کا علم رحمت ہوتا ہے اور وہ صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے والا ہوتا ہے۔ حضرت مخدوم علی مہائمی نے زندقہ و گمرہی کا خاتمہ کیا اور اصل اسلامی تصوف کی تعلیم دی؛ انہیں تعلیمات کی اشاعت گزری صدی میں امام احمد رضا قادری نے کی۔ غیر اسلامی متصوفانہ افکار کی تردید کر کے سُنّت کو زندہ کیا۔

حضرت مخدوم مہائمی کا عقد والیِ احمد آباد سلطان احمد شاہ نے اپنی ہمشیرہ سے کیا۔ آپ پیکرِ اخلاص و تقویٰ تھے۔ شریعت پر عامل اور خلافِ شرع راہوں سے متنفر تھے۔ حضرت مہائمی کے عہد میں معاصرین میں علم وروحانیت کے بڑے بڑے تاج ور موجود تھے۔ جن میں حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی (۸۰۸ ہجری)، حضرت زین الدین شیرازی دولت آبادی (۸۱۳ ہجری)، خواجہ بندہ نواز گیسودراز گلبرگہ

(۸۲۵ ہجری)، حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکن پور (۸۴۰ ہجری)، حضرت قطب عالم شاہ برہان الدین (۸۴۵ ہجری)، حضرت خواجہ شاہ احمد عبد الحق ردولوی (۸۳۶ ہجری) کا شہرہ تھا، ایسے میں علاقہ کوکن میں حضرت مخدوم مہائمی علیہ الرحمہ نے بساطِ علم و عرفان آراستہ کی۔

آپ کا وصال بروز جمعہ بوقتِ شب ۹؍ جمادی الآخر ۸۳۵ ہجری / ۱۴۳۱ ہجری میں ہوا۔ بعض نے ۸؍ جمادی الآخر تاریخِ وصال لکھی۔

تدفین مہائم میں ہوئی۔ "جنات الفردوس" مادۂ تاریخ ہے۔ مزارِ اقدس عالی شان تعمیر ہوا۔ ہر سال عرس کا اہتمام بڑی شان و شوکت سے ہوتا ہے۔ کثیر زائرین ہوتے ہیں۔ آپ کے دستِ مبارک کا لکھا ہوا قرآن مقدس کا نسخہ ۲۹؍ ویں شب رمضان المبارک میں زیارت کروایا جاتا ہے۔

آپ کی تصانیف اسلاف کے مسلکِ عرفان کی ترجمان ہیں۔ فقہ شافعی کو آپ نے استدلال سے آراستہ کیا۔ تفسیر میں گُہر ہائے علمیہ لُٹائے۔ فتاویٰ بھی صادر فرمائے۔ آپ کی تصانیف میں مابعد الطبیعیات، رموزِ معرفت، فلسفہ و حکمت و تصوف کے گنج ہائے گراں مایہ مستور ہیں۔ آپ کی تصانیف کثیر ہیں جن میں کم ہی محفوظ ہیں۔ اکثر امتدادِ زمانہ کی نذر ہو گئیں۔ جب کہ مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی نے ۲۱؍ تصانیف کی فہرست "فقہ مہائمی" مطبوعہ ناسک کے مقدمے میں درج کیں۔

حضرت مخدوم علی مہائمی علیہ الرحمہ کی فقہ شافعی پر ممتاز و عظیم تصنیف "المعتمد من مذہب الشافعی" قلمی مخطوطے کی صورت میں محفوظ ہے۔ جس کی زیارت محقق شافعیت حضرت مفتی سید رضوان احمد شافعی رفاعی کے دولت کدے پر راقم و احباب نے کی ہے۔ جو چھوٹی تقطیع پر مشتمل ہے۔ متن سیاہ قلم سے اور فصول و ابواب کی عنوان بندی سرخ قلم سے ہے۔ اس کے تعارف میں مفتی سید رضوان احمد شافعی لکھتے ہیں "المعتمد قلمی مخطوطہ تقریباً سات سو اڑتالیس صفحات پر ایک جلد دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ دو سو چھتیس صفحات پر 'کتاب الطہارت' سے 'کتاب الفرائض' تک ہے۔ جب کہ دوسرا حصہ دو سو سینتیس تا پانچ سو تین صفحات پر 'کتاب الفرائض' کی چند فصول سے 'کتاب العتق' تک ہے۔" (فقہ مہائمی، ص ۱۳)

اس کتاب کی جلد اول ابوابِ طہارت سے نماز تک کا ترجمہ "فقہ مہائمی" کے عنوان سے ایک جلد میں مفتی سید رضوان احمد شافعی رفاعی نے رفاعی مشن ناسک سے ۲۰۱۶ء میں شائع کیا، یہ ترجمہ عمدہ، سلیس، رواں، با محاورہ و علمی ہے، امید کہ بقیہ اجزا بھی ترجمہ ہو کر منصۂ شہود پر ہوں گے۔ آپ کی تفسیر بڑی معرکہ آرا ہے جس کے کچھ حصوں کی ایک جلد میں اشاعت ہوئی ہے۔ اردو ترجمہ مفتی محمد عصمت بوبیرے شافعی مصباحی نے کیا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اسلاف کے دامن سے وابستہ رکھے۔ حضرت مخدوم مہائمی علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے نوازے اور اسلاف کی مبارک تعلیمات پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ (بشکریہ: غلام مصطفیٰ رضوی صاحب قبلہ / اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں نوری مشن مالیگاؤں)

عصرِ حاضر میں مطالعۂ سیرت کی ضرورت و اہمیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات اور کیفیات کو سیرت کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ولادت سے لے کر وصال تک کی تمام تفصیلات سیرت میں داخل ہیں۔ سیرت عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنیٰ "چلنے کا طریقہ"۔ بعد میں یہ لفظ رسول اللہ ﷺ کے حالات زندگی کے لئے استعمال ہونے لگا اور اب یہ لفظ اسی معنیٰ" میں مشہور و معروف ہے۔ ایک مسلمان کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے مکمل واقفیت نہایت ضروری ہے۔ یا کم از کم سیرت کی بنیادی معلومات تو ہر حال میں ضروری ہے۔ کیوں کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ صرف محمد ﷺ کی ذات ہی مکمل نمونہ ہے اور یہ دعویٰ محض عقیدت و محبت کی بنیاد پر نہیں بلکہ عقل کا تقاضہ اور تاریخ کی گواہی بھی یہی ہے کہ ہر انسان کی کامیابی آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے اور ان تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے سیرت کا مطالعہ ضروری ہے۔ مطالعۂ سیرت کے حوالہ سے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "سیرت" کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے لہٰذا آپ ﷺ سے محبت کے لئے سیرت کا مطالعہ ضروری ہے۔

الاشرفی جنتری	جنوری 2023	جمادی الآخرۃ 1444	پوس فصلی 1428	پوس بنگلہ 1429	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
اتوار	01	۰۸	24	16	مسلمانوں کا تعلق اپنے نبی سے محبت کا ہے اور محبت بھی وہ جو اپنی اور اپنی اولاد سے بڑھ کر ہو۔
پیر	02	۰۹	25	17	عرس حضرت شمس الدین ترک (پانی پت) / حضرت احسان علی الہ آباد علیہما الرحمہ
منگل	03	۱۰	26	18	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہر وردی علیہ الرحمہ
بدھ	04	۱۱	27	19	عرس مولانا جلال الدین رومی سہر وردی / صوفی الشاہ اعظم آفاق صابری علیہ علیہما الرحمہ (در بھنگہ)
جمعرات	05	۱۲	28	20	عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
جمعہ	06	۱۳	29	21	عالم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے ہیں (فردوس الاخبار ج ۲ ص ۸۴)
سنیچر	07	۱۴	یکم ماگھ	22	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
اتوار	08	۱۵	02	23	عرس حضرت مخدوم عبد الحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
پیر	09	۱۶	03	24	عرس حضرت سید صدر الدین راجو قتال حسینی سہر وردی علیہ الرحمہ اوچ شریف
منگل	10	۱۷	04	25	عرس حضرت عبد الصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حضرت عبد القہار ضیاء الدین سہر وردی علیہما الرحمہ
بدھ	11	۱۸	05	26	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعرات	12	۱۹	06	27	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
جمعہ	13	۲۰	07	28	عرس شاہ حبیب اللہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
سنیچر	14	۲۱	08	29	مکر شنکرانتی / عرس سید احمد کبیر المعروف دادا حیات قلندر علیہ الرحمہ
اتوار	15	۲۲	09	30	وصال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
پیر	16	۲۳	10	31	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
منگل	17	۲۴	11	یکم ماگھ	عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
بدھ	18	۲۵	12	02	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا
جمعرات	19	۲۶	13	03	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی کچھوچھہ شریف
جمعہ	20	۲۷	14	04	عرس حضرت شاہ گوہر علی علیہ الرحمہ ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ
سنیچر	21	۲۸	15	05	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
اتوار	22	۲۹	16	06	عرس حضرت شاہ پیرن بندگ سہر وردی علیہ الرحمہ بھاگلپور
پیر	23	۳۰	17	07	عرس حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ / رجب کا چاند دیکھئے
منگل	24	یکم رجب	18	08	عرس حضرت علاؤ الحق پنڈوی (پیرو مرشد مخدوم کچھوچھہ) / ولادت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
بدھ	25	۰۲	19	09	وصال مولانا نقی علی خان (والد حضور اعلی حضرت) علیہما الرحمہ
جمعرات	26	۰۳	20	10	یوم جمہوریہ / شہادت امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ رانی گنج بنگال
جمعہ	27	۰۴	21	11	وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ / مخدوم سید محمد لاہوری علیہ الرحمہ
سنیچر	28	۰۵	22	12	ولادت حضرت سیدنا امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ اسلام پور نالندہ
اتوار	29	۰۶	23	13	عرس سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ النورانی (اجمیر شریف)
پیر	30	۰۷	24	14	ولادت حضرت عباس رضی اللہ عنہ / عرس حضرت احمد حسین علیہ الرحمہ دھنباد
منگل	31	۰۸	25	15	عرس مولانا عبد الرب علیہ الرحمہ کیرپ شریف اورنگ آباد

کون ہے غوث العالم محبوب یزدانی سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی؟؟؟

وہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی سامانی نور بخشی قدس سرہ النورانی.....................

جن کے خانوادہ نور بخشیہ میں پانچ پشتوں تک مسلسل سلطان ابن سلطان سید ابن سید ولی ابن ولی حافظ ابن حافظ قاری ابن قاری عالم ابن عالم حضرت مخدوم اشرف تک ہوتے رہے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۹ / ساتواں صحیفہ / اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی طباعت ۱۴۰۵) جن کی ولادت کی بشارت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کو عالم خواب میں دی اور اشرف نام بھی عطاء فرمایا۔(خاتمہ مکتوبات اشرفی / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۰ تا ۶۱ / دوسرا صحیفہ / اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی طباعت ۱۴۰۵ / محبوب یزدانی ص ۲۴ / حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی / ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس یوپی) جو نجیب الطرفین سید ہیں اور جن کی ولادت سے قبل ہی ولادت وولایت کی خوشخبری آپ کی والدہ ماجدہ کو حضرت خواجہ احمد یسوی رضی اللہ عنہ نے روحانی اعتبار سے دی۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۵۳ صحیفہ اول سے ماخوذ / اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ / ناشر ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ ممبئی / لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۱ لطیفہ نمبر ۲۲ "اوکھائی پرنٹنگ پریس کراچی پاکستان بار اول ۲۰۰۲ء) جن کی ولایت اور جہانگیریت کا چرچا آپ کی پیدائش سے بہت پہلے سرزمین ہند میں آپ کے جد امجد حضرت شمس الدین نور بخشی رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔(مکتوبات اشرفی صفحہ ۴۲ / مکتوب نمبر ہفتادم بنام شیخ محمد عیسٰی / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۳۴ تا ۱۳۵ / سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ / صفحہ نمبر ۱۲ / مقالہ نگار: سید محمد اشرف جیلانی / شعبہ: کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی: اکتوبر ۲۰۰۳) جو مجذوب وقت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الرحمہ کی نظر عنایت ہیں۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۳ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کے والد سلطنت سمنان کے بادشاہ ولی کامل متقی وقت پابند وصوم وصلوٰۃ حضرت سید ابراہیم نور بخشی رضی اللہ عنہ ہیں۔(لطائف اشرفی مترجم جلد دوئم ص ۳۲ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی والدہ وقت کی ولیہ عابدہ زاہدہ ساجدہ متقیہ قرآن پاک کی قاریہ جو حضرت خواجہ احمد یسوی (رضی اللہ عنہ) کی اولاد میں سے تھیں جن کا نام حضرت سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۲ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی ولادت مبارک (اختلاف روایت کے ساتھ مگر تحقیقی روایت کے مطابق) سن ۷۱۲ ہجری میں بمقام سمنان (خراسان) میں ہوئی۔(سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ / صفحہ ۳۳ / مقالہ نگار: سید محمد اشرف جیلانی / شعبہ: کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی: اکتوبر ۲۰۰۳) جو مادر زاد ولی تھے۔(مرآۃ الاسرار مترجم / ص ۱۰۴۴۔ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور پاکستان۔اشاعت ۱۴۱۴ / شیخ عبد الرحمٰن چشتی علیہ الرحمہ / تذکرۃ الانساب ۱۸۴ / حضرت سید امام الدین احمد نقوی گلشن آبادی / اشاعت ۲۰۱۶ عیسوی / ناشر رفاعی مشن ناسک) جن کی رسم بسم اللہ خوانی حضرت عماد الدین تبریزی رضی اللہ عنہ نے چار سال چار مہینہ چار دن میں فرمائی۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۵ / دوسرا صحیفہ) جنھوں نے ایک ہی سال کے اندر قرأت سبعہ کے ساتھ قرآن پاک حفظ فرمالیا جبکہ آپ اس وقت صرف ۷ سال کے تھے۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۴ لطیفہ ۲۲ / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۶؛ دوسرا صحیفہ / حیات سید اشرف جہانگیر سمنانی ص ۳۳ / ڈاکٹر سید وحید اشرف / مطبع سرفراز قومی پریس لکھنؤ) جنھوں نے صرف ۱۴ سال کی عمر میں مروجہ علوم وفنون کی تکمیل فرمایا اور دور طالب علمی ہی میں آپ کے علم کا چرچا عراق کے جامعات وشہروں میں ہونے لگا اور دور طالب علمی ہی میں آپ دینی مسائل کے مشکلات کو دلائل کے ساتھ حل فرمادیا کرتے تھے۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۴ تا ۳۵ لطیفہ ۲۲) جو والد محترم کے وصال کے بعد سلطنت سمنان کے بادشاہ بنے جبکہ آپ اس وقت صرف ۱۵ سال کے تھے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۶۶ / دوسرا صحیفہ) جنھوں نے پندرہ سال کی عمر سے پچیس سال کی عمر تک یعنی دس سال شان وشوکت کے ساتھ سلطان سمنان بنکر حکمرانی کی اور عدل وانصاف کی وہ مثال قائم فرمائی کہ ہر چہار جانب آپ کے عدل الٰہی کے چرچے ہونے لگے۔(لطائف اشرفی جلد

دوئم ص ۳۵ تا ۳۸ لطیفہ ۲۲ / صحائف اشرفی حصہ اول ص ۷۱ / تیسرا صحیفہ / تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ: ص ۴۳ بعنوان بحیثیت ایک عادل حکمراں) جو بادشاہ وقت ہو کر بھی ایک وقت کی فرض نماز تو دور کی بات سنت و نوافل تک ترک نہ فرمائی۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۷۰ / تیسرا صحیفہ) جن کی عالم رویا میں حضرت خضر علیہ السلام سے بار بار ملاقات ہوتی رہیں اور جنہوں نے دنیاوی سلطنت تخت و تاج کو چھوڑ کر روحانیت کی سلطنت کو ترجیح دی اور فقیری اختیار فرمالی۔ (لطائف اشرفی ۲ / ۳۸؛ لطیفہ ۲۲) جو اپنے پیر و مرشد حضرت علاء الحق والدین گنج نبات چشتی رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کیلئے سمنان سے چل کر شہر بخارا حاضری دیتے ہوئے پھر اوچہ شریف میں حضرت مخدوم جہانیاں قدس سرہ العزیز (یعنی حضرت مخدوم جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ) سے ملاقات کر کے ملک ہند کے شہر دہلی آئے اور مزار حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ و مزار حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی چشتی رضی اللہ عنہ میں حاضری دیکر فیوض و برکات حاصل کی پھر صوبہ بہار کی طرف سے صوبہ بنگال کے شہر پنڈوا تک تشریف لاکر بیعت ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ستائیس سال کی تھی۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۳۸ تا ۴۸ لطیفہ ۲۲ / صحائف اشرفی حصہ دوم ص ۵۳ گیارہواں صحیفہ / تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ' ص ۶۱ تا ۶۴۔ بعنوان۔ ہندوستان میں ورود) (یعنی سمنان سے بنگال تک کا سفر اول دو سال میں طے ہوا کیونکہ جب سمناں سے چلے تو پچیس سال کی عمر تھی اور بیعت ہوئے تو ستائیس کی عمر تھی نتیجہ دو سال نکلتا ہے اور دو سال کا ذکر " تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ "کے ص ۷۰ میں بھی موجود ہے۔ جن کی آمد کی خبر آپ کے پیر و مرشد کو حضرت خضر علیہ السلام نے ۷۰ ستّر بار دی اور جب آپ کی آمد کی خبر آپ کے پیر و مرشد کو ہوئی تو آپ کو لانے کیلئے اور آپ سے ملاقات کیلئے آپ کے استقبال کیلئے خود آپ کے پیر و مرشد خانقاہ پنڈوا شریف سے باہر مریدوں کی جماعت لیکر نکلیں۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۸ تا ۵۰ لطیفہ ۲۲) جنہوں نے اپنے پیر و مرشد کی کئی سالوں تک خدمت کی سفر و حضر میں ساتھ رہے اور جن کے لئے لقب جہانگیری آپ کے پیر و مرشد کو اللہ عزوجل نے غیبی طور پر عطاء کی۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۵۹ لطیفہ نمبر ۲۲) جو اپنے پیر و مرشد کے عشق میں فنافی الشیخ ہو گئے اور ادب و احترام کا عالم یہ ہوا کہ بیعت کے دن سے لیکر سفر آخرت تک کبھی اپنے مرشد کے شہر کی طرف نہ پاو (پیر) پھیلایا اور نہ کبھی شہر مرشد کی طرف منھ کر کے تھوکا۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۴۳ / محبوب یزدانی ص ۴۰ / حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی / ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس رائے بریلی یوپی) جنہوں نے وصیت کے مطابق وقت کے ولی کامل مخدوم وقت مخدوم بہاری حضرت شرف الدین یحیٰ منیری فردوسی رضی اللہ عنہ کی نمازے جنازہ پڑھائی۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۴۵ تا ۴۷ لطیفہ نمبر ۲۲) جو مقام غوثیت و محبوبیت پر فائز ہوئے اسی سبب آپ غوث العالم و محبوب یزدانی بھی ہیں۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۲۱ تا ۱۲۲ اور ص ۱۴۰) جن کی سفارش پر شہزادہ حضور علاؤ الحق پنڈوی حضرت شیخ نور قطب عالم پنڈوی علیہ الرحمہ مقام قطبیت پر فائز ہوئے۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۳۶ تا ۱۳۶) جن کو ۱۴ سلاسل کی (خصوصی) خلافت و اجازت حاصل تھی۔ (مرآۃ الاسرار مترجم ص ۱۰۴۴ / ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور پاکستان / مصنف شیخ عبد الرحمٰن چشتی علیہ الرحمہ) جنہوں نے پورے تیس سال تک پوری دنیا کی سیر کی۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۵۲ / تذکرۃ الانساب ۱۸۴ / حضرت سید امام الدین احمد نقوی گلشن آبادی / اشاعت ۲۰۱۶ء / ناشر رفاعی مشن ناسک) جن کو ایک سو چودہ بزرگوں سے نعمتیں ملی یعنی ان بزرگوں میں سے کچھ سے اجازت و خلافت کچھ سے اذکار و وضائف کی اجازت خاصہ اور کچھ سے تبرکات خاصہ وغیرہ اور فیوض و برکات جیسی عظیم نعمتیں ملی۔ (لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۲۵۴ لطیفہ نمبر ۲۵) جب آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو عالم خواب میں زیارت رسول اکرم ﷺ سے مشرف ہوئے۔ (صحائف اشرفی حصہ دوم ص ۱۲۸ تیرہواں صحیفہ) جب آپ حج بیت اللہ کے لئے مکہ شریف پہنچے تو بہت سے علماء و مشائخین سے ملاقات بھی ہوئی اور امام عبد اللہ یافعی رضی اللہ عنہ سے شرف ملاقات ملی اور سند حدیث بھی حاصل ہوئی۔ (صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۴ / ساتواں صحیفہ) جنہوں نے

اپنی تبلیغ سے لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلموں کو مسلمان بنایا۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص ۹۸) جنہوں نے سرزمین بنارس میں پتھر کی مورتی سے پجاریوں کے سامنے مذہب اسلام کی حقانیت پر شہادت دلوائی جسکے بعد ایک ہزار غیر مسلم اسی وقت کلمہ پڑھ کر دامن اسلام سے وابستہ ہوگئے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص۲۶۹ تا ۲۷۰/ مرآۃ الاسرار مترجم ص ۱۰۵۴) جس نے مردے تک کو قم باذن اللہ کی صدا سے زندہ فرمایا۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص۲۳۹) جن کی صحبت میں رہ کر جانور بھی مسجد کا ادب سیکھ جاتے ہیں۔(لطائف اشرفی جلد دوئم مترجم ص ۶۶ لطیفہ نمبر ۲۲) جن کی صحبت سے صرف کمال راوت جوگی ہی فیض یاب نہیں بلکہ جوگی کمال کی بلی بھی کمال کی ہو جاتی ہے اور خانقاہ مخدومی میں آنے والے مہمانوں کی تعداد بتاتی ہے اور خانقاہ مخدومی کی جاروب کشی بھی کرتی ہے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۲۳۴ تا ۲۳۵/ محبوب یزدانی ص ۱۱۰/ مصنف حضرت سید شاہ نعیم اشرف اشرفی جیلانی جائسی/ ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی جائس رائے بریلی یوپی) جن کے مریدوں کی بخشش کا وعدہ اللہ عزوجل نے غیبی طور پر فرمالیا ہے۔ تبھی حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں "مریدوں کی قیامت میں رہائی نار دوزخ سے: کریں گے اشرف سمناں حمایت ہو تو ایسی ہو۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۲۵۴) جو صرف ایک صوفی بزرگ ہی نہیں بلکہ ساتویں صدی کے مجدد اعظم بھی ہیں۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۵/ ساتواں صحیفہ) جنہوں نے فارسی زبان میں خط نستعلیق پر ۷۲۷ ہجری میں قرآن پاک کا بہترین اور عمدہ ترجمہ فرمایا اور اس فارسی ترجمہ کو اردو ترجمہ کی شکل حضور شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ علامہ سید ممتاز اشرفی صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ رضویہ اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان نے دیا ہے اور ساتھ تفسیر کا اضافہ بھی فرمایا اور مکمل نام رکھا ہے اشرف البیان مع اظہار العرفان جس کو مخدوم اشرف اکیڈمی لان سیکٹر ۱۴ اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان نے شائع کیا۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص ۱۷۷) جنہوں نے تفضیلیت و رافضیت اور ناصبیت سے لوگوں کو بچانے کیلئے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر صدیق و عمر و عثمان و مولی علی۔(رضی اللہ عنہم اجمعین) کی فضیلت پر عقائد اہل سنت وجماعت کے مطابق کتاب تصنیف فرمائی اور فضائل مولیٰ علی رضی اللہ عنہ میں زیادہ صفحات لکھے۔(صحائف اشرفی حصہ اول ص ۱۱۷ و ص ۲۲۹) جو آخری وقت میں اپنے سارے اصحاب کو نصیحت کی کہ سید اشرف سمنانی کا عقیدہ یہ ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں سب سے افضل و اعلی حضرت صدیق اکبر ہیں پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر مولی علی (رضی اللہ عنہم اجمعین) ہیں اور یہ بھی فرمادیا کہ جو اس عقیدہ پر نہیں وہ گمراہ و بدمذہب ہے اور ایسوں سے سید اشرف بیزار ہے۔(رسالہ پیغام اشرف/ صفحہ نمبر ۷۶ تا ۸۹/ ناشر مخدوم اشرف اکیڈمی کچھوچھہ شریف) جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمت خلق و مخلوق کی ہدایت و رہبری کے لئے لگ بھگ ۱۲۰ سال کی عمر شریف عطاء فرمائی۔(تحقیقی مقالہ بنام سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی دینی روحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'ص ۳۳ بعنوان/ تحقیق سن ولادت و وفات/ ص ۹۵ مقالہ نگار: سید محمد اشرف جیلانی) جن کی مزار شریف کچھوچھہ شریف میں مرجع الخلائق بنی ہوئی ہے اور جن کے مزار پاک سے فیض کا دریا جاری ہونے کی شہادت محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب اخبار الاخیار میں دیتے ہیں۔(اخبار الاخیار مترجم ص ۳۵۸) جن کے مزار پاک کی زیارت کے لئے مصنف مرآۃ الاسرار حضرت شیخ عبد الرحمٰن چشتی رضی اللہ عنہ کو عالم رویا میں حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ تلقین فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اے عبد الرحمٰن اگر واقعی تم کو رجال الغیب اور حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شوق ہے تو سید اشرف سمنانی کی بارگاہ میں جاو۔(مرآۃ الاسرار مترجم ص ۱۰۵۶) جن کے خلفاء عظام کی تعداد کثرت میں ہیں جو کہ عالم دنیا میں پھیل کر تبلیغ اسلام فرمایا اور آج پوری دنیا میں سلسلہ اشرفیت کا بول بالا ہے اور چھ سو سال سے مسلسل آج بھی سید مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہ کی روحانی اور سید عبد الرزاق ابن سید عبد الغفور جیلانی (رضی اللہ عنہما) کی اصلی اولادیں پوری دنیا میں پھیل کر تقریراً و تحریراً تبلیغ اسلام کرنے میں رات و دن مصروف عمل ہے (بشکریہ: علامہ شبیر احمد راج محلی حفظہ اللہ خطیب و امام جامع مسجد درگاہ مخدوم شاہ ملاڈ ویسٹ ممبئی نمبر ۶۴)

مختصر تعارف انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

مہاراشٹر کے شہر ناگپور کا عظیم الشان دینی، تبلیغی، اصلاحی و فلاحی اسلامک انٹرنیشنل سنی سینٹر جو کہ پچھلے آٹھ سالوں سے خدمت دین متین میں مصروف عمل ہے۔ اس میں دینی و ملی اور فکری اعتبار سے جماعت اہل سنت کے لیے بہت ہی عمدہ کام ہو رہا ہے۔ جس سے ہماری قوم کے سینکڑوں طلبہ و طالبات نے فائدہ اٹھایا اور بحمدہٖ اللہ تعالیٰ تاہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور ان شاء اللہ عزوجل جاری و ساری رہے گا۔ اسے پورے ملک بلکہ پورے ایشیاء میں سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کے فروغ و ارتقاء اور تحفظ ناموس سنیت و اشرفیت کا ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ یقین کیا جاتا ہے۔
اس کے بانی و سرپرستِ اعلیٰ: جانشین حضور محبوب العلماء مجاہد اسلام حضور الشاہ سید عالمگیر اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی والنورانی صاحب قبلہ ہیں، نیز آپ کی سرپرستی میں یہ منزل عروج کی طرف رفتہ رفتہ گامزن ہے۔ لہٰذا فی الوقت زمانہ کی رفتار اور وقت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں:

دارالافتاء والقضاء کا قیام: اس اہم شعبہ سے عوام اہلسنت استفادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی مسائل میں تحریری فتاویٰ کی صورت میں بھی ان کی رہنمائی کی جاتی ہے نیز یومیہ کئی افراد خود حاضر ہو کر زبانی مسائل معلوم کرتے ہیں۔ فون کے ذریعے بھی مسائل میں لوگوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

شعبہ نشرواشاعت: کسی بھی عظیم مشن کے فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ اور نشرواشاعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اسی ضرورت کے تحت انٹرنیشنل سنی یہ نظام مرتب کیا ہے۔ جس کی بدولت ادارہ کے پیغام کی ترویج واشاعت کا سلسلہ قابل رشک حد تک دراز ہوتا ہے۔

انٹرنیشنل سنی چینل کا قیام: اس پر انٹرنیٹ کے ذریعے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ عوام الناس کے الجھے ہوئے مسائل کا حل اور تشفی بخش جواب قرآن و سنت اور اقوال فقہاء احناف کی روشنی میں دیتے ہیں۔

اشرفی خانقاہ کا قیام: اس میں خدمت خلق کے لئے باضابطہ طور سے اشرفی خانقاہ کا قیام بھی عمل میں ہے جس میں پریشان و مصیبت زدہ لوگوں کا فی سبیل اللہ روحانی علاج و معالجہ، دعا و تعویذات اور نقوش اشرفیہ و غیرہم کے ذریعے علاج وہ معالجہ کیا جاتا ہے اور ہر جمعرات بعد نماز عشاء محفل حلقۂ ذکر اور جوانان اہلسنت کی روحانی تربیت کی جاتی ہے۔

جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف: انٹرنیشنل سنی سینٹر میں جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف کا قیام بھی کیا گیا ہے جس میں قرب وجوار کے غیر رہائشی بچے زیر تعلیم ہے جس کے لیے فی الحال باصلاحیت اور تجربے کار عالم دین موجود ہے نیز دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی سنی سینٹر کے نصاب میں شامل ہے جس پر انتظامیہ اور اساتذہ کی خصوصی توجہ ہے۔ اسی طرح انٹرنیشنل سنی سینٹر میں قومی وملت کے لئے دینی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم وفنون کا بھی معقول انتظام کیا گیا مثلاً کالج و یونیورسٹی کے طلبا و طالبات کے لئے فی سبیل اللہ مندرجہ ذیل کورسیز ہیں:

Computer Course	Fashion Designing Course	Silai Machine Opretor	Life Skill
Hand Embroidery	Information & Guidence Center	Soft Skill Centre	Tally/Account
Computer Skills	Communication Skill	English Spoken Course	DTP& DSFA
Web Designinig	HTML Course	Digital Marketing Course	Job Placement

آئندہ کے عزائم: تربیت ائمہ مساجد کا قیام — اردو لائبریری کا قیام — ایمبولینس و نعش گاڑی کا اہتمام — عید گاہ کا قیام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ انٹرنیشنل کی معاونین حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرمائے آمین

مرے مزار میں روح

کلام: محبوب ربانی ھم شبیہ غوث الاعظم

حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

غم فراق سے رہتی ہے انتشار میں روح
جو وصل ہو تو رہے شاد جسم زار میں روح

نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو
رہے گی تیرے ہی تا حشرانتظار میں روح

سنا دے مژدہ دیدار جلد اے قاصد
بہت دنوں سے تپاں ہے فراق یار میں روح

نہ سخت ہاتھ لگاؤ سنبھل کے شانہ کرو
چھپی ہے کاکل مشکیں کے تار تار میں روح

طبیب دیکھ کے بیمارِ عشق کو بولا
بس اک حباب سی باقی ہے جسم زار میں روح

اگر نہ آئے عیادت کو وقت نزع بھی تم
تڑپ تڑپ کے رہے گی مرے مزار میں روح

خبر نہیں تن لاغر کی اشرفی ہم کو
بھٹکتی پھرتی کہیں ہوگی کوئے یار میں روح

☆☆☆☆☆

اشرفی ناز کر تو اشرف پر
کون پاتا ھے خاندان ایسا

اشرفی ترانہ

کلام: حضرت سید محدث اعظم ہند ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی نور اللہ مرقدہ

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اے شہ سمناں و غوث العالم پیر و ہدیٰ
صاحب فضل و عطا سر چشمۂ جود و سخا

تیرے در پر تیرا منگتا دست بستہ ہے کھڑا
لاج رکھ لے میرے داتا میرے خالی ہاتھ کا

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

شہریار اولیاء اے صاحب عزو قار
اے گل باغ ولایت دونوں عالم کی بہار

ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں آجکل زار و قطار
تیری چوکھٹ پر کھڑا ہوں ہاتھ باندھے اشکبار

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اک طریقے پر نہیں رہتا کبھی دنیا کا حال
ہر کمال را زوال ہر زوال را کمال

کٹ گئیں فرقت کی راتیں اب تو ہو روز وصال
ہاں نکل اے آفتاب حسن اے مہر جمال

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

آگئے ہیں اب عداوت پر بہت اہل زمن
ایک میں ہوں ناتواں اور لاکھ ہیں رنج و محن

سید محتاج کی سن لے برائے پنجتن
بول بالا ہو ترا آباد تیری انجمن